وہابیّت کا پوسٹمارٹم

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

وہابیت کا پوسٹمارٹم

حسب الارشاد

عارفِ شریعت صاحبزادہ حضرت پیر محمد شفیع صاحب قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مؤلفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب ———— وہابیت کا پوسٹمارٹم

تالیف ———— مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ

★ ———— قادری، اشرفی

طباعت ———— اوّل

صفحات ———— ۱۶۰

تاریخ اشاعت ———— یکم محرم ۱۳۹۴ھ

مطبوعہ ———— الفرید پرنٹرز لاہور

قیمت ————

فہرست

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کے لڑکے محمد عمر کا فتوے

غیر مقلدین اور وہابی حضرات کے ممدوح مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنے مجدد مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کے لڑکے محمد عمر کا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے غیر مقلدین وہابیوں کے بارے میں اُنہوں نے جو فتویٰ صادر فرمایا درج کیا ہے۔ وہ واقعہ اور فتوے ملاحظہ فرمائیں۔

"مولوی محمد عمر صاحب ایک مرتبہ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لائے۔ چند آدمی حدیث پڑھ رہے تھے۔ آپ بھی وہاں جا کر بیٹھے لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ لوگ غیر مقلد ہیں۔ فرمایا ہمیں ان کی غیر مقلدی سے کیا لینا ہے۔ ہم تو حدیثِ رسول سُننے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے حدیث پڑھتے پڑھتے کہا امام صاحب نے حدیث کے خلاف کیا۔ بس یہ سُنتے ہی آگ لگ گئی۔ کہنے لگے کہ تمہارا یہ مُنہ ہے کہ تم امام صاحب پر اعتراض کرو۔ اور غصہ ہو کر اُٹھ گئے کہ چلو بھئی یہاں سب بددین جمع ہیں۔

([illegible] الایام وعظ دوم ہفت اختر صـ ۳۲-۳۳ مطبوعہ تھانہ بھون)

مولوی حسین احمد مدنی کے نزدیک وہابی مذہب

دیوبندی حضرات کے مولوی حسین احمد مدنی وہابیوں نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ان کے متبع وہابیوں کے عقیدہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ نجدی (محمد بن عبدالوہاب) اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دُنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخ ہے۔ جو احاد امت کو ثابت ہے۔ بعض اُن کے حفظِ جسم نبی کے قائل ہیں۔ مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں دربارہ حیات نبوی علیہ السلام سُنا جاتا ہے اور اُنہوں نے اپنے رسائل و تصانیف میں لکھا ہے۔

(الشہاب الثاقب ص۴۵ سطر ۱ تا ۴ مطبوعہ دیوبند)

زیارت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے۔ بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دُعا وغیرہ مانگتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص۴۵، ۴۶ مطبوعہ دیوبند)

حسین احمد ٹانڈوی المعروف مدنی نے ہی ص۴۶ پر بھی واضح الفاظ میں رقمطراز ہیں کہ وہابیہ سفر برائے زیارت حضور اکرم علیہ السلام حرام جانتے ہیں۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین احمد مدنی واشگاف الفاظ میں وہابیت کی قلعی کھولتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شانِ نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسولِ مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ہے۔ اور اسی وجہ سے توسل دُعا میں آپ کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ اُن کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(الشہاب الثاقب ص۴۷ سطر ۶ تا ۱۲ مطبوعہ دیوبند)

مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ وہابیہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں اور گڑھنت کرتے ہیں۔ اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص۴۷)

مولوی حسین احمد دیوبندی رقمطراز ہیں کہ وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ ذکر و فکر و ارادت و مشیخیت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا

وخلوت وغیرہ اعمال کو فضول ولغو وبدعت وضلالت شمار کرتے ہیں۔ اور ان اکابر کے اقوال وافعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں۔ اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے دیارِ نجد کا سفر کیا ہوگا یا ان سے اختلاط کیا ہوگا اس کو بخوبی معلوم ہوگا کہ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۵۹-۶۰)

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں کہ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ وہابیہ خبیثیہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہلِ سنت والجماعت کے مخالف ہوگئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اُسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عملاً درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالفِ فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین کو اکابر اُمت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۶۲-۶۳ مطبوعہ دیوبند)

دیوبندیوں اور وہابیوں کے ممدوح حسین احمد ٹانڈوی المعروف مدنی رقمطراز ہیں کہ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ذات اللہ تعالیٰ کا ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۴)

مولوی حسین احمد مدنی جن کے مرجانے کے بعد وہابیوں کے امیر داؤد غزنوی، اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ نے خراجِ تحسین پیش کیا۔ لکھتے ہیں

کہ وہابیہ نجدیہ کا یہ اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوٰۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد اُن کے اُن لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں۔ جنہوں نے دیارِ نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے اُن کے عقاید پر مطلع ہوا ہو۔ یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام و دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہلِ عرب کو اُن سے نفرت بے شمار ہے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۶۵-۶۶)

وہابیہ اور دیابنہ کے ممدوح مولوی حسین احمد ٹانڈوی وہابیہ نجدیہ کی بیخ کنی کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ وہابیہ خبیثیہ کثرتِ صلوٰۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۶ سطر ۸ تا ۹ مطبوعہ دیوبند)

مولوی حسین احمد صاحب مدنی ٹانڈوی جن کا اکابرین وہابیہ نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی رقمطراز ہیں۔

وہابیہ امرِ شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں۔ وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو بھی بُرا سمجھتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۷)

قارئین کرام: مولوی حسین احمد مدنی نے غیر مقلدین وہابیوں کے جو عقاید بیان کیے ہیں ان کے یہی عقاید مسلکِ حق اہلسنت وجماعت (بریلوی) حضرات

بیان کرتے ہیں۔ تو وہابی اہلسنت وجماعت (بریلوی) حضرات پر سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر طرح طرح کے فتوے لگاتے ہیں۔ اشتہار اور پمفلٹ شائع کرتے ہیں۔ مگر مولوی حسین احمد مدنی اگر عقاید بیان کرے اور تحریر کر جائے۔ اور اس کتاب کی اشاعت آج تک ہوتی رہے۔ اس پر کوئی ناراضگی کا اظہار نہ کریں۔ نہ ہی کوئی فتوے چسپاں کیا جائے۔ اور نہ ہی اس کے خلاف کوئی اشتہار یا پمفلٹ شائع کیا جائے۔ بلکہ وہ جب مر جائے تو غیر مقلدین وہابی حضرات کے جمعیت کے امیر مولوی داؤد غزنوی صاحب ..... اور ناظم اعلیٰ صاحب اسماعیل صاحب سلفی آف گوجرانوالہ ان کے مقرر شہیر مولوی صدیق صاحب لائل پوری نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں۔ اس کو حق گو اور جید عالم دین تسلیم کریں۔ اس کے نام کے آگے رح یعنی رحمۃ اللہ علیہ لکھیں۔ مگر اہل سنت بریلوی حضرات کو مشرک، بدعتی، غالی نہ معلوم کیا کیا لکھیں اور کہیں۔

غیر مقلدین وہابی حضرات اور قارئین کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ مولوی حسین احمد مدنی نے غیر مقلدین وہابیوں کے فرقہ اور گروہ کو اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں کئی مقامات پر واضح طور پر فرقہ وہابیہ خبیثیہ لکھا ہے۔ (دیکھئے الشہاب الثاقب صہ مطبوعہ دیوبند)

اب وہابی حضرات کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیئے کہ ان کے عقاید اور مذہب کی حقیقت کا انکشاف کرنے والا اور ان کے فرقہ کو وہابیہ خبیثیہ کہنے والا مولوی حسین احمد مدنی ان کے اکابرین کی نگاہ میں کتنی عظمت والی شخصیت ہے اور ان کے دل میں اس کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

مولانا سید داؤد غزنوی صدر جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان نے مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے نام مندرجہ ذیل تعزیتی تار بھیجا۔

"مولانا حسین احمد مدنی کی وفات کی خبر سن کر مجھے ازحد صدمہ ہوا ان کی موت صرف دیوبند ہی کے لیے باعث نقصان نہیں ہے بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ (الاعتصام لاہور صا ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء)

مولانا اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ

نے بھی حسین احمد مدنی کے بارے میں اپنے تاثرات اسی ہفت روزہ میں اس طرح درج ہیں۔ "مولانا محمد اسماعیل ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان نے ایک بیان میں فرمایا، حضرت مولانا حسین احمد مدنی..... کے سانحہ ارتحال نے علمی حلقوں میں ایک ارتعاش کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ یہ سانحہ ہونا تھا۔ مگر جب بھی ہوتا اسے عام طور پر بے وقت ہی سمجھا جاتا۔ مولانا جید عالم ہونے کے علاوہ مخلص، قابل اور تجربہ کار رہنما تھے۔ ہندوستان میں ان کا وجود اللہ کی نعمت تھا۔

مولانا کے انتقال کا جس قدر رنج ان کے اقرباء اور متعلقین کو ہوگا۔ ٹھیک اسی قدر رنج علمی دنیا کو ہوگا۔ مولانا کے فیوض سب کے لیے برابر تھے۔

(الاعتصام لاہور صا ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء)

مولوی صدیق لائل پوری

ہفت روزہ "الاعتصام" میں ہے کہ جامع اہلحدیث امین پورہ بازار (لائل پور) مولانا محمد صدیق صاحب خطیب جامع نے مولانا مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھایا۔ (الاعتصام لاہور صا ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء)

غیر مقلدین وہابی حضرات کی غیرت اور حمیت کہاں ہے۔ داؤد غزنوی، اسماعیل گوجرانوالہ صدیق لائلپوری کتنے ..... ہیں کہ جو ان کو خبیث کہے ان کے فرقہ کو خبیثہ کہے اور یہ اس کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں اور اس کو جید عالم اور حق گو عالم کہیں۔

جید اور حق گو عالم پڑھنے سے مجھے یہ یقین ہو گیا کہ داؤد غزنوی اور اسماعیل آف گوجرانوالہ اور صدیق لائلپوری نے حسین احمد کے فتوے کی تائید کر دی ہے کہ واقعی وہابی .... ہیں۔

ابتدائیہ

فقیر کی وہابی کُش کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" کی مقبولیت نے دنیائے وہابیت میں تہلکہ مچا دیا۔ وہابی عوام اپنے مولویوں سے اِس کتاب میں درج کردہ وہابی اکابر کی تصانیف کے حوالہ جات ان کے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ کے بارے میں استفسار کرنے لگے۔ وہابی مولویوں نے اپنے عوام کو تسلّا دینے کے لئے ایک پمفلٹ بریلوی جھوٹ اور فریب کاریوں کی حقیقت شائع کیا۔

اس فقیر کے خلاف اشتہار بازی کی۔ مگر جب فقیر کی طرف سے "قہرِ وہابیت پر بم" پمفلٹ ان کے پمفلٹ کے جواب میں شائع ہوا۔ اور اشتہارات کے جواب میں یکے بعد دیگرے اشتہار شائع ہوتے۔ تو وہابی مولویوں نے فقیر سے جان چھڑانے اور اپنی عزت کے تحفظ کے لئے پولیس کو اطلاع کی۔ تاکہ وہ مداخلت کر کے ان کی جان بچاتے۔

بعد ازیں وہابی مولویوں نے پروگرام بنایا کہ اکثر اہلسنّت وجماعت کے احباب اِس کو باہر مذہبی جلسوں پر مدعو کرتے ہیں۔ اور یہ پاکستان بھر میں تقاریر کے لئے جاتا ہے۔ اُسوقت اس کے پاس تو وہابی مذہب کی حقیقت میں درج کردہ حوالہ جات والی کُتب نہیں ہوتی اِس لئے اس کی کتاب کی شہرت اور مقبولیت کو نقصان پہنچانے کے لئے یہ طریقِ کار اچھا ہے کہ وہاں پہنچ کر اسکو مناظرہ کا چیلنج کیا جائے۔ اِس حربے سے بھی ان کو سوائے ذلّت اور عبرتناک شکست کے کچھ حاصل نہ ہُوا چیلنج کرنے والے کو ہر مقام پر راہِ فرار ہی اختیار کرنی پڑی۔ چند ایک مقامات کے واقعات اِس کتاب میں درج کر دیئے ہیں۔

پاکستان بھر کے وہابی رسائل اور اخبارات مثلاً الاعتصام،

صحیفہ اہلحدیث کراچی، الاسلام گوجرانوالہ وغیرھم میں اِس کتاب کے خلاف وہابیوں نے ہمہ گیر تحریک چلائی اور حکومت سے اپیلیں کیں کہ اِس کتاب کو ضبط کیا جائے۔

پھر وہابیوں نے یہ سوچا کہ اِس پر مقدّمات مختلف مقامات سے دائر کئے جائیں۔ چنانچہ جہلم شہر میں وہابی مولوی حافظ عبد الغفور کو اِس کام کے لئے منتخب کیا۔ انہیں بھی منہ کی کھانی پڑی۔

وہابی مولویوں کی مکارانہ اور عیارانہ چالیں فقیر پر منکشف ہوتیں گئیں۔ عدالتوں میں حلفاً جھوٹ بولنا تقیہ کرنا۔ فریب کاری اور دھوکہ دہی اپنی آنکھوں سے جب دیکھا۔ تو یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ اپنے آپ کو غیر مقلد کہلانے والے سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ، سیّدنا امام شافعی، سیّدنا امام احمد بن حنبل سیّدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم جیسی پاکباز علم وعرفان کی ماہتاب اور مجتہد ہستیوں کی تقلید کو شرک قرار دینے والے وہابی تو ثناء اللہ امرتسری جیسے مرزا قادیانی کے ایجینٹ اور معاون، محمّد حسین بٹالوی جیسے انگریز کے پٹھو، عبد الوہاب دہلوی جیسے ناقص العقل، عبد اللہ روپڑی جیسے فسادی اور احمق اور اسماعیل سلفی جیسے کانگریسی نام نہاد مولویوں کے مقلّد ہیں۔

وہابیوں کی حرکات اور پروگراموں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے احباب نے اصرار کیا کہ وہابی اکابر نے جو کارنامے سرانجام دیئے درج کئے جائیں کیونکہ وہابیوں کی کتب اور رسائل کا بہت بڑا ذخیرہ آپ کے پاس ہے۔ اس لئے اِن کے ہی اوزاروں یعنی کتب ورسائل سے وہابیّت کا پوسٹمارٹم کرنا بہت مفید اور ضروری ہے۔ تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ وہابیّت کیسی مہلک مرض ہے۔ اور اس مرض کو پھیلانے والے ان کے نمائندوں کی اس مہلک مرض میں جو جراثیم یعنی مولوی کتنے خطرناک ہیں۔ یہ جراثیم (مولوی)

کیسے پرورش کرتے ہیں۔ بعدازیں جراثیم مرض کو پھیلا کر کیسے تباہی و بربادی کرتے ہیں۔

پس فقیر نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اس موذی مرض وہابیت کا پوسٹمارٹم ان کے ہی اداروں سے کرنا شروع کر دیا۔ جس کی تفصیلی رپورٹ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کو فقیر نے اس لئے ملحوظ نہیں رکھا۔ کیونکہ ایک مہلک مرض کا پوسٹمارٹم کیا ہے۔ پوسٹمارٹم جب کیا جاتا ہے تو ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس پوسٹمارٹم میں جو کمپوڈر فقیر کے معاون تھے۔ ان میں سے چنداں کے نام درج کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ حافظ عبداللہ روپڑی۔ محمد حسین بٹالوی۔ فقیر اللہ مدراسی۔ قاضی عبدالاحد خانپوری۔ عنایت اللہ اثری گجراتی۔ ابراہیم میر سیالکوٹی۔ عبدالوہاب دہلوی۔ محمد دہلوی۔

یہ کتاب فقیر نے حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی کو بذریعہ رجسٹری ارسال کی ہے۔ تاکہ اگر ان میں ہمت ہے تو اس کتاب کا جواب لکھیں۔ یاد رہے۔ اس سے قبل فقیر کی کتاب "وہابی مذہب" بھی روپڑی صاحب کے پاس پہنچ چکی ہے۔ مگر روپڑی صاحب اور ان کی جماعت کے کسی مولوی صاحب کو اس کا جواب لکھنے کی جرآت نہیں ہوتی۔ ویسے مولوی رفیق خان صاحب پسروری آخری وقت تک یہی کہتے رہے کہ اس کتاب کا جواب ضرور چھپنا چاہیے۔ مگر وہ بھی حسرت دل میں ہی لیکر چلے گئے۔ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

مہلک مذہبی امراض کا سرجن

محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم رح

تحصیل بازار سیالکوٹ

غیر مقلدین وہابیہ کے عبدالعزیز سیکرٹری جمعیۃ مرکزیہ اہل حدیث ہند لاہور لکھتے ہیں کہ جس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن شائع ہوئی تو علمائے خاندانِ غزنویہ قطعاً ناآشنا تھے۔ کہ اس میں کیا ہے کیا نہیں ہے۔ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی ہی وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت امام مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوتے، اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہل حدیث کے لئے ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے۔ متعدد ملاقاتیں کیں۔ تفسیر ثنائی (عربی) کے مختلف مقامات دکھائے۔ بالآخر بڑے اصرار کے بعد علمائے خاندان غزنویہ کو آمادہ کیا۔ کہ وہ اس پر کچھ لکھیں۔ چنانچہ صوفی عبدالحق صاحب غزنوی .. .. نے اربعین لکھی۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کی چالیس ایسی غلطیاں لکھیں۔ جن کے متعلق مصنف رسالہ اربعین نے یہ ثابت کیا کہ ان مقامات میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بعض جگہ احادیث اور بعض جگہ صحابہ کرام اور تمام محدثین کے خلاف تفسیر کی ہے۔ اور متکلمین معتزلہ جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا اتباع کیا ہے۔ اس پر پنجاب، دہلی، بنگال، مدراس اور تمام ہندوستان کے سربرآوردہ ۷۰، ۸۰ کے قریب علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ ان مقامات میں بے شک سلف صالحین، محدثین کرام کے مسلک کے خلاف تفسیر کی گئی ہے۔ اور معتزلہ، جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا اتباع کیا گیا ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب، اہل حدیث سے خارج ہیں۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بھی دستخط کئے۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ کچھ دنوں بعد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وہ سارا جوش و خروش وہ غیرت و حمیت رخصت ہوگئی۔ اور امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر کے سارے ولولے جاتے رہے۔ "کجا آں شوری شوری کجا ایں بے نمکی" کہاں یہ مسجد غزنویہ کی صفیں گھسا دیں۔ اور آئے دن یہ تقاضا کہ اس فتنہ کی روک تھام کیجئے۔ کہاں یہ کہ کچھ دن بعد انہی مولوی ثناء اللہ صاحب کے ممدو معاون اور ایڈووکیٹ

بن گئے۔ اور ان کی حمایت میں مختلف مقامات پر تقریریں کرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

وهل افسد الدين الا الملوك۔ واحبار سوء ورهبانها

(فیصلہ مکہ صا-۲)

ناظرین! جس جماعت کے سردار ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کو ان کی جماعت کے ہی مقتدر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ قرار دیں۔ تو اس ثناء اللہ امرتسری کو عوام مرزا قادیانی سے بڑھ کر ملحد اور مرتد نہ کہیں تو کیا کہیں. جس جماعت کے امام اور سردار ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کو ان کی جماعت ہی کے مولوی، احادیث، صحابہ کرام اور تمام محدثین اور سلف صالحین کے خلاف کہیں۔ تو عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہیں. کہ وہابی قرآن پاک کو صحیح نہیں سمجھے۔ اور نہ ہی صحیح سمجھا سکتے ہیں. یہ قرآن دانی سے کورے ہیں۔ جس جماعت کے مفسر، محدث اور مناظر ثناء اللہ کے بارے میں ۷۰ — ۸۰ وہابی مولوی ہی یہ متفقہ فیصلہ کر دیں کہ امرتسری نے فرق ضالہ کا اتباع کیا ہے۔ نیز محدثین کے خلاف تفسیر کی ہے۔ تو اس سے اب بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ثناء اللہ امرتسری گمراہ ہے۔ اور جو اس کو اپنا امام بزرگ اور سردار سمجھے وہ بھی گمراہ اور بھٹکا ہوا ہے۔

الحمد للہ اہل سنت و جماعت حضرات کا ثناء اللہ امرتسری سے کوئی تعلق نہیں ہے جس گروہ اور فرقہ کا سردار محدثین کے خلاف تفسیر کرتا ہے۔ وہ فرقہ ناجی، اور جنتی کیسے ہو سکتا ہے۔ اس گروہ کو فرقہ حقہ کیسے کہا جائے ؎

ناصحا کہدے محبت میں خدا لگتی کچھ!
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری!

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا جو کردار بیان کیا گیا ہے۔ وہ پڑھ کر لوگ کیوں نہ ایسے مولویوں پر لعن طعن کریں۔ مولوی ابراہیم میر کوئی عام مولوی نہیں، وہابیوں کے مقتدر مولویوں میں ان کا شمار ہے۔ سیرت المصطفٰے نامی کتاب جو مکتبہ اہلحدیث میانہ پورہ سیالکوٹ اور لسپرور ضلع سیالکوٹ نے شائع کی ہے، یہ مولوی ابراہیم میر کو

امام العصر لکھا ہے۔ جس جماعت یا گروہ کے امام میر صاحب کا کردار یہ ہو کہ غزنوی خاندان کے مولویوں کو اکسایا اور ان کی مسجد کی صفوں کو بھی گھسا دیا۔ پھر ثناء اللہ امرتسری کے ممد و معاون ایڈووکیٹ بن گئے۔ تو لوگ ابراہیم میر کو پنجابی زبان کے مثل انگل دینے والا ہی کہیں گے۔

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے ایسے ہی حضرات کے لئے لکھا ہے۔

"دین ملّاں فی سبیل اللہ فساد۔"

مندرجہ بالا عبارت کا یہ مجبلہ کہ کچھ دنوں بعد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وہ سارا جوش وخروش وہ غیرت و حمیت رخصت ہوگئی۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سارے ولولے جاتے رہے۔ پڑھ کر ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ وہابی مولوی ابراہیم صاحب کو وہابی مولوی عبدالعزیز سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند لاہور نے بے غیرت اور امر بالمعروف کا پاس نہ رکھنے والا قرار دیا ہے۔ تو یہ شعر ان کی شان پہ خوب چسپاں ہوگا ؎

اہل تمیز کہتے ہیں اس آدمی کو خر
جس میں نہ ہو مروت و شرم و حیا لحاظ

وہابی مولوی رنگ بدلنے والے ہیں!

مولوی عبدالعزیز سیکرٹری جمعیت مرکزیہ ہند لاہور لکھتے ہیں کہ اہل حدیث جو: "ایمانیات اور عقائد کی پختگی میں ضرب المثل تھے۔ ایسے ہی ... ... کی طرح رنگ بدلنے والے علماء کی وجہ سے متزلزل ہوگئے۔" (فیصلہ مکہ صہ۲)

یہی مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ جو نہی معتزلہ اور متکلمین کی شریعت کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہم میں پیدا ہوگئے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ جماعت میں مذہبی احساس دن بدن کم ہونے لگا ہے۔ (فیصلہ مکہ صہ۳)

حضرات! جب جماعت کے مرکزی سیکرٹری کی شہادت اپنے مولویوں کے بارے میں یہ ہو، کہ یہ رنگ بدلنے والے، نیز معتزلہ اور متکلمین کی شریعت کو زندہ کرنے والے ہیں تو

تو پھر اس جماعت کے مولویوں کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست اور ضروری ہے۔ ؎

عیار ہو، مکار ہو، جو آج ہو تم ہو
بندے مگر خوفِ خدا رکھتے نہیں ہو

امام الوہابیہ کا سوقیانہ بازاری حملے کرنا

مولوی عبدالعزیز سیکرٹری لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے الکلام المبین

اور رسالہ فیصلہ آرہ میں خاندانِ غزنویہ اور بالخصوص حضرت امام مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی کے متعلق حد درجہ مبتذل اور سوقیانہ بازاری حملہ کر کے دل کی بھڑاس نکالنے کی کوشش کی۔

(فیصلہ مکہ صٓ)

سیکرٹری صاحب نے لکھا ہے کہ ثناء اللہ امرتسری نے اپنی جماعت کے غزنوی مولویوں پر، سوقیانہ، بازاری حملے کئے ہیں۔ تو پھر لوگ یقیناً کہیں گے کہ ثناء اللہ امرتسری تو بازاری آدمی ہے، کیونکہ بازاری حملے کرنا مولویوں کا شیوہ نہیں ہے۔ جس جماعت کا امام اور سردار بازاری ہو۔ تو پوری جماعت کی حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ وہ کیسی ہے۔ ؎

اقوالِ شہ دیں کے جو پابند نہیں ہیں
احمق ہیں زمانہ کے خردمند نہیں ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مصلحت شناس ایمان

کی سُرخی جما کر مولوی عبدالعزیز مرکزی سیکرٹری لکھتے ہیں کہ جب کبھی کسی نے مولوی ثناء اللہ سے بات چیت کی اور سختی سے باز پرس کی جاتے اور مولوی صاحب کو کوئی مفر یا جائے پناہ نہ ملی، تو آخر یہ حربہ اختیار کرتے کہ میرا عقیدہ تو یہ نہیں ہے۔ چونکہ میں مناظر[1] ہوں اس لئے محدثین کرام کے خلاف یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ (فیصلہ مکہ ص۵)

جس جماعت کے مناظر کا یہ نظریہ ہو۔ اور مناظرے سے اسلام کی برتری کے لئے تیار کرتا ہو تو بتاؤ ایسے نظریات رکھنے والا، اور محدثین کرام کے خلاف عقائد اور نظریات رکھنے والا کیسے

---

[1] پتہ چلا کہ وہابیوں کے مناظر، مناظرہ میں کفر بھی جائز سمجھتے ہیں۔

حق پر ہو سکتا ہے۔ اس کا مسلک کیسے سچا ہو سکتا ہے۔ کسی نے ایسے ہی شخص کے لئے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

اے اشک ڈوب مر تری تاثیر دیکھ لی
اُلٹی ہنسی اُڑی مری چشمِ پُر آب کی!

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق مولوی شمس الحق صاحب کی چٹھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نام!

میرے نزدیک جیسا کہ ہم نے اس وقت سمجھا ہے۔ اقتداء، فرق ضالہ مثل مرزا قادیانی واتباع مرزا اور روافض وغیرہم من اہل البدعۃ والھواء ہرگز جائز نہیں ہے اور اقتداء کو جائز کہنا درمیان جماعت اہل حدیث کے تفرقہ ڈالنا اور فساد کی جڑ[1] بونا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اِنَّمَا اَشْکُو بَثِّیْ وَ حُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ ہم نے اپنی یہ رائے جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری، اور مولوی حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی، مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی، مولوی محمد بشیر صاحب سہوانی، مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے چھ سات اہل علم پر ظاہر کر دیا ہے ہم کو اس مسئلہ امامت و اقتدار میں جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا ہے۔ اور قادیانی اقتدار کو جائز کہہ دیا ہے۔ اور قبل اس کے چند مسائل منکرہ کو شائع کیا ہے۔ تو اب آئندہ اندیشہ اس کا ہے۔ کہ نہ معلوم اب کیا مسائل اس میں شائع ہوں۔ اب اس کو پرچہ اہل حدیث کہنا خطا[2] ہے بسبب اشاعت مسئلہ امامت و اقتدار کے فتنہ عظیم پھیل گیا ہے۔ اس بارے میں کتنے خطوط آئے ہیں۔ اور کتنے لوگوں نے ہم کو لکھا ہے۔ کہ پرچہ اہلحدیث میں جتنے مسائل شائع ہوتے

---

[1] معلوم ہوا کہ ثناء اللہ امرتسری فساد کی جڑ بونے والا ہے۔

[2] ابراہیم میر اہلحدیث کو اخبار گوہر بار کہتے تھے۔ لہٰذا اکابر وہابیہ کے نزدیک یہ کہنا خطا ہے۔

ہیں۔ اُن کل مسائل کو خلاف مذہب اہلحدیث و معمول بہ اہل حدیث سمجھتے ہیں۔ اور واقعی وہ مسائل خلاف مذہب اہلحدیث ہیں۔ اور صرف مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک رائے ہے پس اس کا انسداد ضرور ہونا چاہیئے۔ اور عام طور پر اس کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ اس مضمون کو ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب، مولوی حافظ عبد اللہ صاحب، مولوی عبد العزیز صاحب کو لکھ دیا ہے۔ آپ کی اشاعت السنّۃ کو ہم نے اشاعت المنازعۃ اس واسطے نہیں لکھا کہ چونکہ آپ نے اغلاط تفسیر ثنائی کا اظہار کیا۔ بلکہ اس کے اکثر اغلاط کے ساتھ تو ہم کو آپ سے اتفاق کیا۔ بلکہ ہم تو بالاعلان اسکو بھی کہتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اغلاط کو مکابرہ تسلیم نہیں کیا باوجود ثابت ہونے پر براہین قاطعہ علی الاغلاط کے۔

(الانصاف لرفع الاختلاف ص۱۶، فیصلہ مکہ ص۸)

مندرجہ بالا مکمل عبارت پڑھنے سے ہر کوئی یہی کہے گا۔

کیوں نہیں حکم الٰہی سے کرے وہ سرکشی!
جس لعین و روسیاہ کا پیشوا شیطان ہے

پھر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز قرار دینے پر اصرار اور ہٹ دھرمی سے کام لینا، نیز تفسیری اغلاط جو کہ براہین قاطعہ سے وہابی مولویوں نے ہی غلط قرار دی ہیں۔ ان کو تسلیم نہ کرنا، اور ہٹ دھرمی پر قائم رہنا یہ سب کچھ وہابیوں کے مرکزی سیکرٹری نے جو درج کیا ہے، پڑھ کر یہی شعر آتا ہے کہ :-

گلشن سُنّت کی بُو جس کو نہیں آتی پسند
کیسے پائے گا بد خُو جنّت کی مہک

وہابی عوام کا خطوط کے ذریعے اپنے اکابرین سے یہ مطالبہ کرنا ہے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر میں جو مسائل شائع ہوتے ہیں وہ اہلحدیث مذہب کے خلاف ہیں۔ اس پرچہ کو اہلحدیث کہنا خطا ہے۔ جب ثناء اللہ کے پرچہ کے بارے میں عوام اور خواص کی یہ رائے ہے تو پھر جو کوئی امرتسری صاحب کو سردار اہلحدیث کہیں یا لکھیں اُن کے لیے تو اتنا کہنا ہی کافی ہو گا ؎

بچو گے تم اور نہ ساتھی تمہارے!
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

مولوی شمس الحق صاحب جو کہ وہابیوں کی مقتدر اور عظیم المرتبت شخصیت ہے کا مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ذات کو جماعت اہل حدیث کے درمیان تفرقہ اور فساد کی جڑ ہونے والا قرار دینا، ایک ایسی گواہی اور ایسی تحریر ہے اور وہابیوں کے ماتھے پر ایک ایسا کلنک ہے، جو کبھی بھی دور نہیں ہو سکتا۔ نیز اب ہر کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ وہابی گروہ کے اکابر تفرقہ ڈالنے اور فساد کی جڑ ہونے والے ہیں۔ اب وہابی کسی کو تفرقہ باز نہیں کہیں گے۔ کیونکہ ان کے سردار کے ہاتھ خود رنگے ہوئے ہیں ؎

سامنے غیر کے تم فتنہ مجھے کہتے ہو
چھائی جاتی ہے دیکھو سراپا کس پر
یہ نہ سمجھے ہائے یہ آغاز بد انجام ہے
میری رسوائی میں اُن کا بھی تو آخر نام ہے!

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے متعلق قاضی ریاض کا فتویٰ

ریاض کے قاضی محمد بن عبد اللطیف جو کہ مجدد الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی اولاد سے ہیں امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں واشگاف الفاظ میں فتوے صادر فرماتے ہیں۔ کہ :

"فرایت کلامہ علی آیات الصفات کلام مبتدع ضال مخالف لما علیہ اہل السنّۃ والجماعت و اہل الحدیث وقد جمع فی تفسیرہ ہذا بین مذہب الحلولیّۃ والاتحادیۃ والجہمیۃ والمعتزلۃ و نقل عمن لا یرتضی و من لیس بحجۃ فلا یجوز الاخذ منہ و الا

قتداء بہ ولا تقبل شہادتہ ولا نقلہ ولا تصح امامتہ فانی اقمت علیہ الحجۃ واصر علی مقالتہ فلا شک فی کفرہ صفاتِ الٰہی کے متعلق اس کی تفسیر کو دیکھنے کے بعد میں اس رائے پر پہنچا ہوں کہ ایک بدعتی اور گمراہ کی کلام ہے اور مذہب اہلِ سنّت والجماعت اور اہلِ حدیث کے خلاف ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ نے اپنی تفسیر میں حلولیہ، اتحادیہ، جہمیہ اور معتزلہ کے مذاہب کو جمع کر رکھا ہے اور اپنی تائید میں ان لوگوں کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو نہ تو حجت کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں اور نہ ان لوگوں کے متعلق (محدثین کی) اچھی رائے ہے۔ پس نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا جائز ہے اور نہ اس کی اقتداء جائز ہے اور نہ اس کی شہادت قبول کی جائے اور نہ اس سے کوئی بات روایت کی جائے۔ اور نہ اس کی امامت صحیح ہے۔ میں نے اس پر حجت قائم کر دی۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ پس اس کے کفر اور مرتد ہونے میں کوئی شک نہیں[1]۔ پس اس سے بچنا اور کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے اور جو شخص مولوی ثناء اللہ کی حمایت میں کسی سے جھگڑے اس سے بھی کنارہ کشی اختیار کرنی واجب ہے۔ (فیصلہ مکہ صـ۱۶-۱۷)

قارئین کرام! جس جماعت کے سردار اور امام کا صفاتِ الٰہی کے بارے میں عقیدہ درست نہیں ہے جس جماعت کے امام اور رہنما سے علم حاصل کرنا، اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا اس کو امام ماننا اور اس کی گواہی ناقابل قبول ہے۔ جس کے کفر اور مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جس سے علیحدگی اختیار کرنا واجب ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ یہ سب فتوے ان کی جماعت ہی کے مقتدر شخصیت کے ہیں۔ لوگ اس جماعت کے بارے میں کیا خیال کریں گے۔

ہم تو سیدھی راہ پہ بلاتے ہیں یار و تمہیں
کس لئے غصّہ سے ہو اخگر ہمارے واسطے

محمد بن عبد اللطیف قاضی ریاض کے فتویٰ کی رو سے موجودہ وہابی حضرات بھی آجاتے ہیں فتویٰ کے یہ الفاظ غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ پس اس کے کفر اور مرتد ہونے میں کوئی شک نہیں

[1] مفتی ریاض کے فتویٰ کی رو سے ثناء اللہ کافر ہے اور جو اس کو اپنا سردار اور امام کہتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

پس اس سے بچنا اور کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے۔ جو شخص مولوی ثناء اللہ کی حمایت میں کسی سے جھگڑے۔ اس سے کنارہ کشی اختیار کرنی واجب ہے ؎

کب سیاہی سفید ہوتی ہے لاکھ دھویا کرے کوئی
ماش کی دال سے نہ ہو گندم پیدا لاکھ بویا کرے کوئی

صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کا مخالف

حرم شریف کے مدرس حسن بن یوسف دمشقی نے بھی واضح الفاظ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق اپنا فتویٰ یوں لکھا ہے:

"ما قالہ ثناء اللہ مخالف التفاسیر الصحابۃ والاحادیث الصحیحۃ
ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کے مخالف ہے۔
(فیصلہ مکہ صـ۱۸-۱۹)

مسلک اہلِ سنّت وجماعت پر طعن و تشنیع کرنے والے وہابی حضرات ذرا حرم شریف کے نجدی مدرس کے فتویٰ کو غور سے پڑھیں اور سوچیں ؎

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ثناء اللہ سے بائیکاٹ کا فتویٰ

سعودی عرب کی مقتدر نجدی شخصیت سلیمان بن محمد بن جہور النجدی اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں۔ کہ:

"نظرت فی تفسیر القرآن بکلام الرحمن تصنیف ثناء اللہ المولوی فرایتہ مخالفا لما علیہ السلف وآئمۃ الخلف فالمفسر للآیات التی نظرت فی التفسیر المذکور ضال مضل ولا ریب انہ جہمی قد ذاب سعیہ فی مصنفہ وجہ فیجب علی المسلمین ہجرہ وعلی ولاۃ الامور زجرہ فان لم تتب فلا یسلم علیہ ولا یجالس ولا

يُصَلِّيْ خَلْفَهٗ ولا يقيم على قبرہٖ عياذاً باللّٰه من عذاب بهٖ و اليم عقابهٖ ۔"

یعنی میں نے مولوی ثناء اللہ کی تفسیر "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" دیکھی۔ میں نے اس کو سلف صالحین اور آئمہ خلف کے مسلک کے خلاف پایا۔ پس تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن میں جن آیات کی تفسیر میں نے دیکھی ہے۔ اس کا مفسّر خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنیوالا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ جہمی ہے۔ اس کی تمام کوششیں اس تصنیف میں ضائع ہوگئیں۔ اور اٹھا ان سب لوگوں کا سمیٹ لیا۔ جنہوں نے اس کی مبتدعات کی اتباع کی۔ پس مولوی ثناء اللہ شرعاً ہر طرح پایۂ عدالت سے ساقط (یعنی انکی شہادت نامقبول) پس مسلمانوں پر تو یہ واجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ سے مقاطعہ کریں اور حکام کا یہ فرض ہے کہ اس کو زجر و توبیخ کریں۔ اگر بایں ہمہ وہ توبہ نہ کرے۔ تو نہ تو اس کو سلام کہا جائے۔ اور نہ اس کے ساتھ نشست برخواست کی جائے۔ اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ اور نہ اس کی قبر کہ دعا کے لئے کھڑا ہو[1]۔ (فیصلہ مکہ صہ ۱۹، صہ ۲۰)

سلیمان بن محمد بن جمہور کا یہ فتویٰ پڑھ کر ہر کوئی یہ کہے گا کہ ثناء اللہ ایسا بدترین آدمی ہے کہ جس سے ملنا، کلام و سلام کرنا، اس کے پاس بیٹھنا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، حتیٰ کہ اس کی قبر پہ کھڑا ہونے کی بھی ممانعت۔ ان کی جماعت کے ہے مولویوں نے کر دی ہے۔

نیز اس کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا بھی قرار دیا گیا۔ یہ صفت مولوی کی تو نہیں ہوتی ہاں البتہ شیطان کی ہوتی ہے۔ اغلباً عارف رومی نے ایسے ہی لوگوں سے پہلے ہی متنبہ کر دیا ہے،

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست!

اس کی تفسیر کو سلف صالحین کے خلاف قرار دینے سے معلوم ہوا کہ ثناء اللہ قرآن

---

[1]: اس سے ثابت ہوا کہ مولوی ثناء اللہ کو مرحوم کہنا گناہ ہے!

پاک کو نہ خود ہی سمجھا ہے نہ ہی وہ اپنے حواریوں کو صحیح سمجھا سکا ہے۔ یعنی قرآن کو سمجھنے کے معاملہ میں وہ صفر ہے۔

کیا گلہ اُس شوخ و ستمگر سے جس کی آنکھیں!
ذوق رکھتی ہیں ڈھٹائی سے بدل جانے کا!

ثناء اللہ کی تفسیر کو دیکھنا حرام ہے

سعودیہ کے عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل بشر نے تو یہاں تک اپنے فتویٰ میں لکھ دیا ہے کہ بل يحرم النظر فيه الا لمن يريد و دافكذا هذا المسفر هذا۔ بلکہ تردید کی غرض سے دیکھنے کے سوا اسکا دیکھنا بھی حرام ہے (فیصلہ مکہ صہ ۲۰-۲۱)

غور فرمایئے کہ وہابیوں کے امام ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر اور اس کی ذات کے بارے میں فتوے ہیں۔ کیوں نہ لوگ ایسے شخص کے بارے میں یہ کہیں ؎

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں!

اسماعیل غزنوی مرزائی ہے

غیر مقلدین حضرات کے سیکرٹری عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہماری جماعت کے مشہور مخلص مجاہد (مولانا سید محمد اسماعیل صاحب غزنوی) نائب صدر کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ وہ مرزائی ہیں۔ اور یہ جلسے جس قدر ہو رہے اور یہ سارا خرچ اسی طرف سے آ رہا ہے۔ (فیصلہ مکہ صہ ۳۴، صہ ۳۵)

اسماعیل غزنوی کو کسی اہل سنت و جماعت بریلوی نے نہیں کہا۔ آخر مرزائی کہنے والے اور مشہور کرنے والے وہابیوں کے رہنما ہیں۔ صرف رہنما ہی نہیں بلکہ مقتدر رہنما، شیر پنجاب سردار اور مجدد ثناء اللہ امرتسری ہی ہیں ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ!
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے!

ثناء اللہ امرتسری کی تقریریں فرسودہ ہیں

عبدالعزیز صاحب سیکرٹری ہی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کے فرسودہ لیکچر اور بے محل اشعار اور اُلٹی سیدھی کہاوتوں سے لوگ بیزار ہونے لگے ہیں۔ (فیصلہ مکہ)

قارئین کرام! مولوی ثناء اللہ امرتسری کی قرآن دانی اور تفسیر نویسی کا حال پڑھا ہے۔ اب تقریر کے بارے بھی ان کے گھر کی گواہی ہے کہ اُن کے لیکچر فرسودہ ہیں اور ثناء اللہ مجدد اور محقق نہیں بلکہ اُلٹی سیدھی کہاوتوں سے کام لیتا ہے۔ اس کو تو اشعار کو موقع محل پر پڑھنے کا بھی سلیقہ نہیں۔

پھر جو اس کو مجدد، سردار اور محقق گردانے اور سمجھے۔ اس کے لئے یہی کہا جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو نورِ بصیرت عطا فرمائے۔

ثناء اللہ امرتسری کی بہادری

عبدالعزیز مرکزی سیکرٹری جمعیت اہل حدیث ہند لاہور مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ خلافت کمیٹی امرتسر کے نائب صدر تھے۔ جب گرفتاری کا زمانہ آیا تو مع اپنے بہادر بیٹے کے خلافت سے بھاگے۔ جب رضاکاروں کی گرفتاری کا وقت آیا تو آپ نے ہی اسلامی ہمدردی سے متاثر ہو کر فرمایا تھا۔ کہ یتیموں کو قید کراؤ۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ میرا بچہ جو رضاکاروں کا نائب کپتان ہے بچ جائے۔ تو خلافت کے ارکان میں سے مجلس میں ایک شخص نے آپ سے کہا کہ آپ خود میدان میں آجایئے۔ آپ خود یتیم ہیں۔ پھر آپ لاجواب ہو کر دُم دبا کر بھاگ گئے۔ آپ اپنی طرح دوسروں کو بزدل خیال نہ کریں (فیصلہ مکہ صفحہ ۳۶)

مولوی عبدالعزیز صاحب کا بیان پڑھ کر یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ مولوی صاحب کو اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کی آیت مدِنظر نہیں یا اُن کے نزدیک اس کا معنےٰ کچھ اور ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ تفسیر بالرائے کرنے کے عادی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہُوا کہ مولوی صاحب ظالم ہیں کہ یتیموں کو قید کرانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مولوی صاحب شیر نہیں بلکہ ۔۔۔ ہیں۔ وہابیوں کے مرکزی سیکرٹری کی تحریری شہادت کے بعد بھی اب جو اُنہے کو شیخ الاسلام یا شیر سمجھے، اس کو خدا سمجھے!

ہم تو سیدھی راہ پہ یارو بلاتے ہیں تمہیں!
کس لئے غصّہ سے ہو اخنگر ہمارے واسطے

حجرِ اسود کو ثناء اللہ نے بوسہ نہیں دیا۔ ۲۵ وہابیوں کی گواہی

عبدالعزیز صاحب حرم میں الحاد کی سُرخی جما کر امرتسری کی بدعقیدگی کو مزید نمایاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حجرِ اسود کو اپنی بدعقیدگی کی وجہ سے نہ چُوما۔ نہ اشارہ کیا۔ جس پر ۲۵ مسلمان اہل حدیث شاہد موجود ہیں۔ اس بدعقیدگی کی وجہ سے آپ نے خود رمی جمار نہیں کیا۔ (فیصلہ مکہ صفحہ ۳۷)

کیوں نہیں حکمِ مصطفےٰ سے کرے وہ سرکشی
جس لعین و روسیاہ کا پیشوا شیطان ہے!

ثناء اللہ کا مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور اُن کو عدالت میں مسلمان تسلیم کرنا!

وہابیوں کی مرکزی جمعیت کے سیکرٹری عبدالعزیز صاحب مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:-

"آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ نے فتوےٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ آپ نے مرزائیوں کو عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔ (فیصلہ مکہ صفحہ ۳۶)

وہابی مولوی عبدالعزیز کا یہ بیان پڑھ کر ہر کوئی یہی کہے گا کہ یہ شیخ الاسلام نہیں، بلکہ شیخ الشیطان ہے جو مرزائیوں کے معاملہ میں لوگوں کو لڑاتا ہے۔ اور خود مرزائیوں کو مسلمان بھی سمجھتا ہے اور ان کے پیچھے خود بھی نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی ترغیب، جواز کے فتوےٰ سے دیتا ہے ؎

ہر چند وہ ایک ہی عیّار ہے مگر — دشمن بھی وہ پچھنے ہوئے سارے جہان کے

ثناءُ اللہ امرتسری کیا ہے؟

سُلطان عبدالعزیز آل سعود کے سامنے وہابی مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری کا بیان۔ قاضی عبدالاحد غیر مقلدین وہابیوں کے مقتدر عالم ہیں۔ نیز دلچسپ یہ معاملہ ہے کہ ثناءُ اللہ امرتسری کے ہم اُستاد بھی ہیں۔ اُنہوں نے مکہ مکرمہ میں عبدالعزیز آلِ سعود کے وہابی مولویوں کی ایک محفل میں وہابیوں کے سردار مولوی ثناءُ اللہ کے بارے میں یہ جملے اور الفاظ بیان کیے۔ اس میں مولوی اسماعیل غزنوی، مولوی عبدالقادر قصوری، مولوی عبدالعزیز مرکزی سیکرٹری جمیعۃ و سیکرٹری انجمن اہلحدیث مسجد چینیانوالی لاہور۔ مولوی مظفر الدین ساکن راولپنڈی۔ ان کے علاوہ چالیس پچاس پاک و ہند کے وہابی حضرات شریک تھے۔ قاضی عبدالاحد خانپوری نے کہا کہ :-

ثناءُ اللہ ملحد۔ زندیق، جعد اور جہم سے ہزار درجہ بدتر ہے۔ بلکہ تمام کفار روئے زمین سے بدتر ہے۔ چنانچہ کتاب اظہارِ کفر ثناءُ اللہ میں ص۴۲ سے ص۱۳۹ تک بہت وجوہ سے بیان کیا گیا۔ تو وہ جعد بن درہم اور جہم بن صفوان سے زیادہ تر قتل کا مستحق ہے۔ اگر حکومت اسلام کی ہو۔

اس ثناءُ اللہ ملحد زندیق کا قتل تمام علمائے تابعین کے اجماع سے بلکہ ہر قرن کے تمام علمائے اہلِ سُنّت کے اجماع سے ثابت ہے۔

(اس پر سُلطان عبدالعزیز نے) خوشی اور بشاشتِ طبع اور طلاقت پیشانی سے بار بار فرمایا کہ :

عقیدتنا عقیدتك وكلما كتبت فهو حق و وضعنا كتابك في كتبنا یعنی کتب اهل السنّة و الجماعة و وضعنا كتابه یعنی كتاب ثناء الله في كتب الجهمية و لو كان ثناء الله (متوطنا) عندنا فعلنا به كذالك و لكن ليس لنا حكومة على اهل هند و لا مصر۔ (ترجمہ) ہمارا عقیدہ وہی ہے جو تمہارا عقیدہ ہے اور تم نے

جو کچھ بھی لکھا وہ سب سچ اور حق ہے۔ اور تمہاری کتاب ہم نے اپنی کتابوں میں رکھی ہے یعنی اہلِ السنۃ والجماعۃ کی کتابوں میں اور ثناءُ اللہ کی کتاب (اہلِ بدعت) جہمیہ کی کتابوں میں رکھی ہے۔ اگر ثناءُ اللہ ہمارے ہاں کی رعیت ہوتا تو اس کے ساتھ ہم ویسا ہی کرتے (جو جعد بن درہم کے ساتھ ہوا۔) لیکن اہلِ ہند اور اہلِ مصر پر ہماری حکومت نہیں ہے۔

(الفیصلة الحجازیة السلطانیه بین اهل السنّة و بین الجهمية الثنائيه ص۱۰۶)

بلاشک ثناءُ اللہ زندیق ہے۔ بہت دفعہ توبہ کر چکا ہے۔ پھر توبہ کو توڑ دیا اور اس سے پھر گیا۔ (الفیصلة الحجازیه ص۸)

ثناءُ اللہ ملحد زندیق کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اس کا کچھ دین تو فلاسفہ و دہریہ نما رد صابئین کا ہے، جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں۔ اور کچھ دین اس کا معطلین فراعنہ کا ہے، جو دشمن ہیں کلیم اللہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کچھ دین اس کا دجالوں، نیچریوں، مرزائیوں کا ہے۔ جو دشمن ہیں عیسےٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جو لوگ ان تین پیغمبروں کے مقابل میں الوہیت و ربوبیت کے مدعی و مفتر ہیں۔ اور کچھ دین اس کا ابوجہل کا ہے جو اس اُمت کا فرعون تھا۔ بلکہ اس سے بدتر ہے۔ کیونکہ وہ (ابوجہل) تثلیث کا قائل نہ تھا۔ اور یہ زندیق اللہ عزوجل کے ہزاروں مثلیں قرار دیتا ہے۔ بلکہ اس کا دین غیر اللہ کا ہے۔ بلکہ وہ اصولِ ستہ آمنت باللہ کا منکر ہے۔ پس وہ بحکم قرآن واجب القتل ہے۔ (الفیصلة الحجازیه ص۸)

سو جس شخص کے بارے میں اللہ عزوجل خود فرماوے لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم۔ سو ایسے شخص کو کوئی ایماندار مومن کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو وہ صریح حکم قرآن شریف کی رُو سے منافق، کافر، مرتد ثابت ہوا۔ تو ثناءاللہ پر اس آیت کا حکم صاف طور پر منطبق ہوا۔ اور اس کے کفر کے بے شمار وجوہ ہیں۔ جو میں نے کتاب اظہار کفر ثناءُ اللہ، بجمیع اصول آمنت باللہ میں بتفصیل بیان کر دیئے ہیں بلکہ میں نے بوجوہ کثیرہ ثابت کیا ہے۔ کہ وہ تمام کفار روئے زمین سے بدتر ہے۔ خواہ مشرکین

بُت پرست ہوں جیسے ابوجہل وغیرہ یا کوئی اور قسم ہو۔ اُن سب سے زیادہ اکفر ہے۔ دیکھو اُس کتاب کے صفحات ۴۲، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۵۰، ۵۶، ۵۵، ۶۸، ۷۳، وغیرہا (الفیصلۃ الحجازیہ صلا)

ثناءُ اللہ بڑا بے حیاء ہے۔ اور اکفر الکافرین ہے

وہ بڑا ہی بے حیاء ہے۔ کہ نہ خدا سے شرماتا ہے، اور علماء سے اور نہ عباداللہ الصالحین سے، اگر اس میں رائی کے دانہ کے برابر بھی شرم و حیاء ہوتی۔ تو وہ ضرور بضرور میری کتاب کا جواب دیتا۔ اور اگر نہیں دے سکتا تو اُن کفریات سے صریح تحریری توبہ کرتا۔ اور اس کا کفر بجمیع اصول آمنت باللہ ثابت کیا ہے۔ بلکہ اس کو اکفر الکافرین ثابت کیا ہے۔ اس پر اس کا خاموش رہنا حرام تھا، شرعاً اور عقلاً اور عرفاً اور درحقیقت وہ اجہل الناس واضل الناس ہے۔ (الفیصلۃ الحجازیہ صلا)

ثناءُ اللہ کی مناظرہ بازی اُسکی دُکانداری اور ایمانفروشی ہے

ثناءُ اللہ ملحد، زندیق کا عوام و جہال کے ہمراہ اشتہار دے کر جلسہ میں آریہ وغیرہ کفار سے مباحثہ کرنا بھی بدعت و الحاد و زندقہ اور حرام بلکہ کفر ہے۔ مع جہالت و ضلالت کے اور بعوض ثمن قلیل کے اپنے دین و ایمان کو بیچا ہے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر پڑھنے والے سب احمق ہیں

اخبار اہلحدیث امرتسر میں عبدالکریم از لاہور، فضل الدین کلرک میونسپل کمیٹی لاہور، حاجی عبداللہ علاقہ نواب صاحب لاہور، انارکلی کہنہ خلف میاں عبداللہ، محمد اسماعیل عبدالمجید لاہور انارکلی کہنہ، عبدالکریم ولد بدرالدین لاہور محلہ ڈھائی، منشی بدرالدین ٹھیکیدار لاہور نے ایک مضمون لکھا، تاکہ

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ ذیقعد ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء پرچہ نمبر ۴۷ جلد نمبر ۱۲

ص۱۲ کالم سوم میں ایک مضمون ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث مولانا صاحب بٹالوی کا نقل کیا ہے۔ جس میں تمام ناظرین اہلحدیث کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، عالم ہو یا امّی، صوفی ہو یا معمولی درجہ کا مسلمان، وکیل ہو یا بیرسٹرایٹ لاء سب کو مولانا صاحب بٹالوی (محمد حسین) نے احمق کا خطاب عنایت فرمایا ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر صلا، کالم ۳، ۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

قارئین کرام: مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے اخبار اہلحدیث امرتسر کو پڑھنے والے حضرات کو احمق قرار دیا جائے۔ یہ مولوی ثناءُ اللہ کے اُستاد کے اُستاد ہیں، نیز مولوی ثناءُ اللہ صاحب امرتسری نے ان کو اپنی جماعت کے مجتہدین میں بھی شمار کیا ہے" دیکھئے

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۳ ۶ اگست ۱۹۳۷ء)

لکھتا ہے:

"وہابیوں کی اتنی بڑی شخصیت۔" جس شخصیت کے مقتدر ہونے کا تذکرہ خود ثناءُ اللہ امرتسری نے کیا ہے یہ اُن کا فتویٰ اور فیصلہ ہے کہ اخبار اہلحدیث امرتسر کو پڑھنے والے احمق ہیں۔ یہ عام اور معمولی فیصلہ نہیں ہے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر پڑھنے والے وہابی مولویوں کی تعداد بھی کثرت سے ہے۔ جس میں حافظ عبداللہ روپڑی، حافظ عبدالمنان وزیرآبادی، عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی شمس الحق اوڈیانوی، مولوی ابوالقاسم بنارسی، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی، مولوی عبدالوہاب لاہور، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولوی داؤد غزنوی، مولوی عبدالجبار غزنوی مولوی اسماعیل غزنوی، مولوی عبدالستار لاہور، مولوی رفیق خان پسروری، مولوی عبدالقادر حصاری، مولوی محمد گوندلوی، مولوی اسماعیل ، مولوی بدیع الدین سندھی، مولوی محمد حسین شیخوپوری، مولوی صدیق لائل پوری، مولوی محمد رفیق مدن پوری، حکیم صادق سیالکوٹی حافظ شریف سیالکوٹی بھی ہیں۔ لہٰذا سب کے سب احمق ہیں۔ بیوقوف ہیں۔ اور خود مفتی صاحب یعنی بٹالوی صاحب بھی احمق ہوئے۔ کیونکہ ان کا شمار بھی اہل حدیث امرتسر پڑھنے والوں میں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وہابیوں کے مجتہد بٹالوی صاحب کے فتوے کے مطابق سب وہابی مولوی

بے وقوف اور احمق ہیں.

گستاخ شہ دین کے جو بھی ہیں !
احمق ہیں زمانہ کے خرد مند نہیں ہیں !

وہابی مولوی روپے کی محبت میں اپنے قول و قرار بھول گئے

مولوی ثناءاللہ امرتسری اپنے جماعت کے مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اہلحدیث مورخہ ۲۴ ستمبر میں مولانا بٹالوی کی تحریر کے مطابق لکھا گیا تھا. کہ

آپ حسب وعدہ تین سو روپیہ حاجی علیخان سوداگر دہلی کے پاس جمع کرادیں اور منصف علماء کو منظور کریں، روپیہ جمع کرانے کی مہلت ایک ہفتہ دی گئی تھی. مگر جناب موصوف نے وہی کیا جس کی اُن سے اُمید تھی. روپیہ کی محبت میں اپنے قول و قرار کو بھول گئے."

(اہلحدیث امرتسر صہ۱۲ کالم بمبر۱، ۸ر اکتوبر ۱۹۱۵ء)

ثناءاللہ امرتسری نے اپنی جماعت کی مقتدر شخصیت اور اپنے اُستاد کے اُستاد کے بارے میں فیصلہ کُن یہ بات لکھی ہے. کہ جناب موصوف نے وہی کیا جس کی اُن سے اُمید تھی، "روپیہ کی محبت میں اپنے قول و قرار کو بھول گئے."

یہ جملہ بتا رہا ہے کہ وہابیوں کے بڑے، "روپیہ کی محبت میں اپنے قول و قرار کو بھول جاتے ہیں. جب ثنائی فیصلہ یہ ہے، تو عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے. کہ:
"وہابیاں دے وڈّے مولوی پیسے دے پُتّر نیں." اگر یہ بھی کہا جائے کہ ان مولویوں کا وظیفہ یہ ہے. کہ

"جی او ٹِڈّا جی تُوں ایں پُتّر، توں ایں دھسے !

جس وہابی مذہب کے اکابر کا یہ حال ہے تو ایسے اکابر کے پیروکار حضرات کا کیا حال ہوگا.

کیوں نہ حُکم الٰہی سے کرے وہ سرکشی
جس لعین و روسیاہ کا پیشوا شیطان ہے!

اہلِ حدیث بدعتی فرقہ ہے

مولوی ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی میں اور مجھ میں مُدّت سے نزاع ہے. بظاہر تو نزاع بہت سی باتوں میں ہے مگر دراصل ایک بات ہے یا بالفاظ دیگر ان سب باتوں کا مرکز ایک ہی ہے. یعنی "اہلِ حدیث مذہب کی تعریف." میں (ثناءاللہ) اس مذہب کی تعریف ایسی کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں جس سے یہ مذہب قدیم رہتا ہے. اور مولوی صاحب اس کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے یہ جدید مذہب بن کر بدعتی فرقوں میں آجاتا ہے

(اخبار اہل حدیث امرتسر صہ۹ - ۵ر نومبر ۱۹۱۵ء)

جس مذہب کے اکابر اپنے مذہب کی تعریف پر متفق نہیں ہو سکے، وہ مذہب اور مسلک کیسے حق پر ہوگا. معلوم ہوا کہ وہابیوں کا مذہب ان کا اپنا بنایا ہوا ہے.

ثناءاللہ امرتسری صاحب کا یہ کہنا کہ "بٹالوی صاحب اہلحدیث کی تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے یہ جدید مذہب بن کر بدعتی فرقوں میں آجاتا ہے." سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی مذہب بدعتی فرقہ ہے. جب فرقہ بدعتی ہے تو اس فرقہ کے مولوی اور عوام سب بدعتی ہوئے، اس مذہب کے عقائد بھی قرآن و حدیث کے مطابق نہیں، بلکہ ان کے اپنے نظریات پر ہیں. جیسا کہ وہابیوں کی جلیل المرتبت شخصیت مولوی وحید الزمان نے اس حقیقت کا اظہار خود اپنے کتاب وحید اللغات میں ان الفاظ میں کیا ہے.

"غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں. اُنہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائلِ اجتماعی کی پرواہ نہیں کرتے. نہ سلف صالحین اور صحابہ اور تابعین کی. قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں. حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے. اس کو بھی نہیں سُنتے ."

(حیات وحید الزمان صہ۱۰۲ وحید اللغات)

مولوی فقیر اللہ مدراسی کی گواہی

وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی بھی اپنی جماعت کی مقتدر شخصیت حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کے بارے میں گواہی دیتے ہیں. ملاحظہ ہو.

جناب حافظ صاحب اتباعِ سلف کے صاف منکر ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع صحیح کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور اپنی رائے و قیاس کو اقوال صحابہ خیار فتاویٰ سابقین اوّلین من المہاجرین والانصار پر بلکہ حدیث صحیح پر بھی مقدم کرتے ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر صد۵، کالم ۳، ۶ جون ۱۹۱۳ء)

ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کے بارے میں روپڑی کی گواہی!

حافظ عبداللہ روپڑی رقمطراز ہیں۔ کہ قرآن مجید کی تفسیر میں باہر کی بھی ضرورت ہے؟ یا قرآن آپ ہی اپنی شرح ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب کا خیال ہے کہ قرآن آپ ہی اپنی شرح ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے ایک تفسیر تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن لکھی ہے۔ جس نے جماعت کو ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس سے اُنہوں نے بتلایا ہے کہ قرآن کو باہر کی ضرورت نہیں۔ اب وہ آزاد ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ مروڑ تروڑ کر جس عندیہ پر چاہیں چسپاں کر لیں۔

(تنظیم اہلحدیث روپڑ صد۹، کالم ۱، یکم فروری ۱۹۳۳ء)

وہابی مولویوں کی تفسیریں خطرناک ہیں

وہابیہ نجدیہ کے مولوی احمد دین صاحب مولوی عنایت اللہ گجراتی کی تفسیر آیات للسائلین کے متعلق سناتے ہیں کہ جب آپ کی یہ تفسیر نئی شائع ہوئی تو حافظ محمد شریف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کی دوکان پر بیٹھے ہوئے حافظ عبداللہ روپڑی اُسے مطالعہ فرما رہے تھے۔ تو میں نے دریافت کیا کہ اس کی عربی کیسی ہے۔ فرمایا عربی دریافت کرتا ہے، یہ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اور خلافِ سلف ہے۔

(العطر البلیغ صد۳۰، سطر ۳ تا ۶)

صحیح احادیث اور تفسیر صحابہ کے مخالف تفسیر

حرم شریف کے نجدی مدرس حسن بن یوسف دمشقی واضح الفاظ میں رقمطراز ہیں۔ کہ ما قاله ثناء الله مخالف التفاسير الصحابة والاحاديث الصحيحة ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کے مخالف ہے۔

(فیصلہ مکہ صد۱۸-۱۹)

وہابی مولوی بدزبان اور تبرا بولنے والا اور جی کھول کر گالیاں دینے والا!

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت کے اور اپنے ہم اُستاد مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی کے بارے لکھتے ہیں کہ:

"ایسی گفتگو (بٹالوی اور ثنائی) کے دوران میں مدراس کا مشہور بدزبان فقیر اللہ بول پڑا، اُس نے ایک چو ورقہ شائع کیا۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب کی حمایت میں حسب عادت قدیم جی کھول کر گالیاں دیں۔ مجھے ہی دیتا تو شکایت نہ تھی۔ غضب تو یہ کیا کہ رافضیوں کی طرح اصحابہ ثلاثہ کو بھی نہیں چھوڑا۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر صد۱۰، ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

وہابیوں کے شیخ الاسلام اور شیر پنجاب ثناء اللہ امرتسری نے بدزبان، حسب عادت، قدیم جی کھول کر گالیاں دینے والا، اور رافضیوں کی طرح تبرا بولنے والا یہ صفات جس مولوی کی بیان کی ہیں۔ کیا وہ اہلسنت وجماعت سے تعلق رکھنے والا ہے؟

نہیں، نہیں، توبہ، توبہ۔ تو یہ وہابی مولوی ہے۔ ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اُستاد بھائی اور وہابیوں کے مجتہد بٹالوی صاحب کا چہیتا اور لاڈلا ہے!

ثنائی گواہی پڑھ کر عوام علماء کو بُرا بھلا نہ کہے۔ اور نفرت نہ کرے تو اور کیا کرے۔ جب بازاری اور فحش گالیاں اگر مولوی نکالنا شروع کر دیں عوام بیچاروں کو کیا معلوم کہ یہ وہابی مولوی کی خصلت ہے یا اہلسنت وجماعت کی؟

دراصل مولوی ثناء اللہ امرتسری کو افسوس زدہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے مذہب میں سب سے پہلا سبق گستاخی اور بے ادبی ہے۔ وہ خود ہی اپنی کتابوں کی تحریروں سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ نہ سمجھے ہائے یہ آغاز بد انجام ہے
ان کی رسوائی میں آخر میرا بھی تو نام ہے

اکابرین وہابیہ، جاہل، گمراہ، ملحد اور گمراہ کرنے والے ہیں!

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی فقیر اللہ اس رسالہ (ظفرابی سعید) کے شروع میں لکھتا ہے۔ کہ :

"اصحابہ ثلاثہ کشمیری (ثناءُ اللہ) غازیپوری (عبداللہ) رحیم آبادی (عبدالعزیز) نہ تو عالم ہیں۔ کہ ان کو عالم کہا جائے، نہ راہِ راست پر ہیں۔ کہ ان کو اہلسنّت میں داخل کیا جائے: باہیں بے بضاعتی، و بے استعدادی و گمراہی و کجروی و نافہمی۔ ان کو مجتہد اور مدِ مقابل مجتہدین صادقین آئمہ دین کے ہونے کا دعوے لہٰذا ان کو ملاحدہ ثلاثہ اوراق کی تحریف کو حدیث خرافہ کہا گیا ہے اور ان کی تعریف کو حدیث خرافہ کہا گیا۔ اور ان کو جاہل، ضال، مضل کر کے لکھا گیا۔ یہ گالیاں نہیں ان کے القاب و صفات ہیں۔ جو اُن میں موجود ہیں۔ ایسی گالیاں دینا کتاب و سُنّت و سیر سلف امت سے ثابت ہے بلکہ ضروری ہے"۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر صدا، کالم ۲/۱، ۵ ر نومبر ۱۹۱۵ء)

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری نے اپنے ہم سبق اور ہم مسلک مولوی فقیت اللہ مدراسی کے اپنی جماعت کے اکابر کے متعلق جو نظریات اور خیالات ہیں وہ درج کئے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک ان کے اکابر عالم کہلانے کے بھی مستحق نہیں۔ نہ ہی وہ راہِ راست پر ہیں اور نہ ہی وہ اہلِ سُنّت و جماعت میں داخل ہیں۔ بلکہ ملحد، جاہل، گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ ان کو عالم، مجتہد تصور کرنا، بے بضاعتی بے استعدادی، گمراہی، کجروی اور نافہمی ہے۔

وہابی اکابرین کے بارے یہ الفاظ اور القاب استعمال کرنے والا کوئی اہلِ سُنّت و جماعت نہیں بلکہ کٹّر وہابی اور غیر مقلد فقیر اللہ مدراسی ہے۔

پس مدراسی فتویٰ کے مطابق تمام وہابی مولوی اور عوام جو ثناءُ اللہ امرتسری، عبداللہ غازی پوری، عبدالعزیز رحیم آبادی اپنے جید علماء اور اکابر تصور کرتے ہیں

وہ سب کے سب بے استعداد، بے بضاعت، گمراہ، کجرو اور نافہم ہیں۔ جن میں مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی، حکیم صادق سیالکوٹی، حافظ شریف سیالکوٹی، ماسٹر ساجد میر سیالکوٹی، ماسٹر ابراہیم سیالکوٹی، عبداللہ روپڑی، عبدالقادر روپڑی، اسماعیل روپڑی عبدالجبار غزنوی، داؤد غزنوی، اسماعیل غزنوی، ابوبکر غزنوی، اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ بدیع الدین پیر آف جھنڈا، محمد حسین شیخوپوری، رفیق خان پسروری، صدیق لائل پوری حبیب الرحمٰن کاموکی، عبدالغنی کاموکی، یحییٰ حافظ آباد، عبدالوہاب دہلوی، عبدالستار دہلوی، احسان الٰہی ظہیر، عبدالقادر حصاری، عبدالغفار سلفی، عبدالجلیل سامرودی، ابراہیم کیمرپوری اور رفیق مدن پوری وغیرہم بھی شامل ہیں۔

قارئین کرام! دیکھا یہ وہابی مولویوں کا حال ہے۔ اور یہ بھی اُن کے ہی مولویوں کی زبانی نیز اُن کے اخباروں اور کتابوں سے!

اُنہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی!
اُنہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں قلم میرا ہے بات اُن کی

وہابی مولوی ظالم اور روسیاہ، بزدل اور بداعتقاد

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی فقیت اللہ مدراسی کے بارے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔ کہ

"اس (فقیر اللہ) ظالم کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ اپنی روسیاہی میں خدا و رسول اور سلف اُمت کو بھی شریک کرتا ہے۔ علیہ ما یستحقہ مگر حوصلہ اتنا ہے۔ کہ نہ سامنے آکر بات کرتا ہے اور نہ کسی کو منصف مانتا ہے۔ یہ سب باتیں بزدلی اور بداعتقادی کی علامات ہیں"۔ (اہلحدیث امرتسر صدا، کالم ۲/۱، ۵ ر نومبر ۱۹۱۵ء)

فقیت اللہ مدراسی وہابی کو ظالم، روسیاہ، بزدل اور بداعتقاد کہنے والا کوئی دوسرے مذہب کا مولوی نہیں بلکہ سردار وہابیہ ثناءُ اللہ امرتسری ہی ہیں۔

وہابی بدگو مولوی سے پنجاب کو پاک رکھنے کی ثنائی آرزو

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنے فرقہ کے فقیہ اللہ مدراسی کے بارے لکھتے ہیں
کہ یہ صاحب (فقیر اللہ) دراصل پنجابی ہیں۔ بعض مدراسی احباب اُن کو مدراسی سن کر ناراض ہوتے ہیں اور ہمیں لکھتے ہیں کہ آپ اُن کو مدراسی کیوں لکھتے ہیں۔ پنجابی کیوں نہیں لکھتے؟ ہمارا عذر یہ ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کو ایسے بدگوؤں سے پاک ہی رکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے بلحاظ اقامت ان کو مدراسی لکھتے ہیں۔

(اہلحدیث امرتسر ص۱۰، کالم ۱، ۵ ر نومبر ۱۹۱۵ء)

توبہ، توبہ۔ وہابی مولوی اتنا پلید ہے کہ ثناءُ اللہ بھی پنجاب کو ایسے مولوی سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔

وہابیو! ذرا ہوش کرو اور اپنے مولویوں کا مقام دیکھو!

ہم تو سیدھی راہ پر یارو بلاتے ہیں تمہیں،
کس لئے غصہ سے ہو اٹھے ہمارے واسطے!

وہابی مولویوں کا شیوہ

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی فقیہ اللہ مدراسی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔ کہ:

آپ کا یہی شیوہ ہمیشہ سے ہے۔ کہ مسلمانوں کو خارج از اسلام کرتے ہوئے ہزلیات، مغلظات سے کام لینا اور آپ کا مخاطب بدنصیب کوئی ایسا خدا کا بندہ نہیں دیکھا گیا۔ جس کو کافر، مرتد، ملحد، زندیق، دجال، منافق، نیچری، قادیانی وغیرہ خطاب سے آپ نے ملقب نہ فرمایا ہو۔ اگر یوں ہی اور چندے آپ کو موقع مل جائے۔ تو نہایت تشدد کے کے ساتھ اہل اسلام پر آفت ڈھائیں گے۔ اور مسلمانوں کو خارج از اسلام کر کے کفر

کا نمبر بڑھانے کے ساعی رہیں گے۔ اور اس کفر و اعتداں کے فتووں کی بوچھاڑ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان سے کوئی بھی آپ کے ٹھیکہ کی جنت میں جانے نہ پائے گا۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱، کالم ۱، ۵ ر نومبر ۱۹۱۵ء)

ثنائی تبصرہ سے بالکل عیاں ہے کہ مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دینا۔ کافر، مرتد، ملحد، زندیق، دجال، منافق، قادیانی وغیرہ کے فتوے چسپاں کرنا اور جنت کا ٹھیکیدار بننا یہ وہابی مولوی کا شیوہ ہے۔ جس کی تصدیق خود ثناءُ اللہ امرتسری نے کر دی ہے!

لیکن مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اور دیگر وہابیوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ صرف مولوی فقیر اللہ کا شیوہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ آپ کے بڑوں ابن تیمیہ۔ قاضی شوکانی۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی، وغیرہم کا بھی شیوہ رہا ہے۔ جیسا کہ ان کی کتب سے اظہر من الشمس ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے اس دور کے حضرات ثناءُ اللہ امرتسری، عبداللہ روپڑی، عبدالقادر روپڑی، عبدالوہاب دہلوی، عبدالستار دہلوی وغیرہم حضرات کے نزدیک بھی سب مسلمان یارسول اللہ، یا علی، یاغوث کہنے والے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم غیب عطائی کا ذکر پاک کرنے والے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرحمہ کو باذن الٰہی مددگار سمجھنے والے سب کے سب مشرک اور کافر ہیں

وہابی مولوی علم و شرافت سے کورے ہیں

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی فقیہ اللہ مدراسی کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ پس اس صورت میں ناحق و ناروا کفر و الحاد کے فتوے اہل قبلہ پر لگائے جانا اور سب و شتم و خرافات کا سلوک جو آپ کرتے ہیں، مقتضائے علم و شرافت نہیں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۵ ر نومبر ۱۹۱۵ء)

کفر و شرک اور الحاد کے ناروا فتوے چسپاں کرنا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتوے کے مطابق مقتضائے علم و شرافت نہیں ہیں۔ پس اس ثنائی تحریر کے مطابق وہابیہ، نجدیہ، خارجیہ کے اول سے لے کر اب تک جتنے بھی اکابر ہیں۔ جن کے نزدیک، یا

رسول اللہ، یا علی، یا غوث، یا معین الدین چشتی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب کا مالک سمجھنا باذن اللہ حاکم و مختار اور مددگار سمجھنا کفر و شرک ہے۔ جیسا کہ کتاب التوحید، تقویۃ الایمان، الدر النضید، فتح المجید، اخبار اہل حدیث امرتسر، فتاوی ستاریہ وغیرہ کتب کے مطالعے سے یہ بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔ انہوں نے یہ جو کفر و الحاد کے فتوے لگائے ہیں۔ ثنائی تحریر کے مطابق سب کے سب علم و شرافت کے خلاف ہیں۔ لہٰذا واضح طور پر یہ نتیجہ نکلے گا کہ وہابیہ کے اکابر علم و شرافت سے کورے اور خالی ہیں۔

عیار ہو، مکار ہو، جو آج ہو تم ہو!!
بندے ہو مگر، خوفِ خدا رکھتے نہیں ہو!

وہابی مولوی کے رسائل کا نقشہ

سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی کے رسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے فقیر اللہ مدراسی کو مخاطب کرتے ہیں، کہ آپ کے رسائل جو میرے پیشِ نظر ہیں، ہر فقرے، ہر سطر اور ہر صفحہ میں بجز کافر، مرتد، ملحد کی بنرٹ، دجال، منافق، زندیق کے رٹ کے سوا کوئی مستحسن علمی مبحث یا پند و نصائح کا نام تک نظر نہیں آتا۔ گو آپ مولوی ہیں۔ عامل بالحدیث ہیں مگر ان تمام ناجائز مکروہات کی بناء پر جو عمداً آپ سے آئے دن سرزد ہوتے جاتے ہیں، میں آپ سے مستفتی ہوں کہ انجاناً آپ یہ تو بتلایئے کہ آیت:۔ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا کے آپ مصداق ہیں یا نہیں۔"

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۱، ۵ر نومبر ۱۹۱۵ء)

مندرجہ بالا ثنائی عبارت سے اظہر من الشمس کہ وہابی کی کتاب کے ہر فقرہ، ہر سطر، ہر صفحہ پر کفر و شرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مستحسن علمی مبحث اور پند و نصائح کی بات تک نہیں، آخر یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ ایسا کیوں ہے۔ وہابی مولوی کو سوائے کفر و شرک کی رٹ کے کچھ آتا ہی نہیں۔ علمی بحث تو وہ کرے جس کے پاس علم ہو۔ جس نے علماء سے کچھ حاصل کیا ہو۔ جس کا استاد عالم ہو۔ جو سراسر جاہل ہی جاہل ہے۔ وہ اپنی کتاب میں علمی بحث

کیسے کرے، پند و نصائح بھی وہی کر سکتا ہے۔ جس کا دینی اور اسلامی کتب کا مطالعہ ہو۔ جس نے کبھی کوئی کتاب دیکھی ہو۔ وہ پند و نصائح کیسے کرے، وہابی مولوی کو مدرسہ میں علم تو پڑھایا ہی نہیں گیا کہ علمی بحث کرے۔ اس کو تو بس مسلمانوں پر کفر و شرک کا فتویٰ لگانا ہی پڑھایا گیا ہے پس اس کی کتابوں اور رسائل میں کفر و شرک ہی درج ہے۔ جس کی تصدیق امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی مندرجہ بالا تحریر کر رہی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے آیت کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ لکھ کر وہابی مولوی کی مثال گدھے پر لدی ہوئی کتابیں۔" دی ہے، اور وہابی عوام ایسے وہابی مولوی کی مثال جو ثناء اللہ نے دی ہے اُسے عبرت و نصیحت پکڑیں۔ جس جماعت کے مولوی کی یہ مثال ہے اس کے معتقدین کو کیا کہا جائے گا۔"

وہابی مولوی کی فطری جہالت کا!
خدا کے پاس بھی علاج نہیں

مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی مولوی فقیر اللہ مدراسی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہر فرد اہلِ حدیث آپ کے ستم ناز کا کشتہ بنا ہوا ہے، چنانچہ منگر بنگلور و مدراس کے چند معزز اہلِ حدیثوں سے آپ کا ذکر کیا تو جواب ملا کہ مولوی صاحب کی فطری جہالت کا خدا کے پاس بھی علاج نہیں۔

(اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص۱۱، کالم ۲، ۵ر نومبر ۱۹۱۵ء)

اے گروہ وہابیہ!
تم کو اُن سے وفا کی ہے اُمید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے!

مولوی ثناء اللہ امرتسری پر جب مولوی فقیر اللہ وہابی نے کفر و الحاد، جاہل اور گمراہ کا فتویٰ لگایا اور رٹ پٹائے کہ ہر فرد اہلحدیث آپ کے ستم ناز کا کشتہ بنا ہوا ہے اور آپ

کی فطری جہالت کا خدا کے پاس بھی علاج نہیں۔

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ دنیا بھر کے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنے والے مسلمان جن میں صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار، تابعین، تبع تابعین، محدثین، مفسرین، فقہا، محققین، مدققین، غوث، قطب ابدال، اوتاد اور اولیاء اللہ اور عام مسلمان بھی داخل ہیں۔ آپ کے عقیدہ اور فتویٰ کے مطابق کافر اور مشرک گردانے جاتے ہیں۔ تو ہم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ امرتسری صاحب ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے کہ ہر فردِ مسلم آپ کے ستمِ ناز کا کشتہ بنا ہوا ہے!

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رُخِ زیبا لے کر

وہابی مولویوں کی کتابوں میں

چنڈو خانہ کی گالیاں؟

اخبار اہلِ حدیث امرتسر میں دشنام نامے کی سُرخی دے کر لکھا گیا ہے۔ کہ اخبار اہلِ حدیث نمبر ۴۷ میں مولانا بٹالوی پھر بولے کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ یوں تو مولانا شیرِ پنجاب (امرتسری) کے مخالفوں نے بہت کچھ ہاتھ پیر مارے۔ اور اسراف میں رسالجات و پمفلٹ کے اوراق کالے کر دیئے ہیں۔ مقصد ان رسالوں کے شائع کرنے کا یہ ہے کہ لوگوں کو بدزبانی سکھلائی جائے۔

چنانچہ حال میں چند کتابیں میں نے مکرمی مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی سے منگوائیں۔ جب دلیلیں پہنچیں تو دو ورقہ کو سرسری نظر سے دیکھا گیا۔ بجز چنڈو خانہ کی گالیوں کے اور کچھ نہ پایا!

(اخبار اہلِ حدیث امرتسر صفحہ ۱۱، کالم ۳، ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

سبحان اللہ! نام اہلحدیث، مولوی کس فرقہ کا، جو اہلِ حدیث ہے۔ کتابیں بھی

خلاف اہلِ حدیث کی۔ اور ان کے اندر کیا ہے۔ چنڈو خانہ کی گالیاں۔ تعلیم کس چیز کی دی جا رہی ہے۔ بدزبانی کی!

قارئین کرام! آپ خود بھی اندازہ لگائیں اس جماعت کے مولویوں کی ذہنیت کیسی ہوگی۔ ان کی درس گاہوں اور مدرسوں میں کس چیز کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ اور ان کی تبلیغ و اشاعت سے غیر مسلموں پہ کیا اثر ہوگا!

غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے!

کیسے اہلِ حدیث؟

غیر مقلدین وہابی حضرات کے پندرہ روزہ اخبار "اہلحدیث" اس کے مدیر معاون عبدالشکور شکراوی اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کیسے اہلِ حدیث ہیں۔ اور کیسے متبعِ سنت ہیں کہ خلافِ سنت کرنے والوں اور خلافِ سنت کہنے والوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ ڈاڑھی منڈانے والوں، اس کے جواز کا فتویٰ دینے والوں اور سلف صالحین، و محدثین کرام، اور فوٹو بنوانے والوں اور حدیث کی تخفیف کرنے والوں کی کتابوں کو پڑھ کر اپنے فکر و عمل کی راہ تلاش کرنے لگتے ہیں۔

(اخبار اہلحدیث دہلی صفحہ ۱۴، کالم ۱، یکم ستمبر ۱۹۵۴ء)

وہابی نوجوانوں کا حال

غیر مقلد وہابی مولوی عبدالرؤف صاحب رحمانی اپنی جماعت کے نوجوانوں کا حال بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آج ہم اپنے نوجوانوں کے اس طرح کے انضمام و ادغام اور اس طرح کی متعصبانہ اور جامد و راسخ تقلید کی بناء پر یہ بجا طور پر اندیشہ کرنے لگے ہیں۔ کہ اگر مولانا (مودودی) نے کل مجددیت یا مہدیت کا دعویٰ کر دیا۔ یا اپنی کسی عجیب و غریب، رقیق و دقیق تحقیق سے نبوت کو جاری شدہ قرار دیدیا تو آپ یقین کیجئے کہ ہمارے نوجوانوں کا اس پر بھی ایمان و یقین ہو جاوے گا!

(پندرہ روزہ اہلحدیث دہلی صفحہ ۶، کالم ۱، ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

وہابی نوجوان مودودی کے مقلد ہو کر رہ گئے

مولوی عبدالرؤف رحمانی وہابی کہتے ہیں کہ ہمارے نوجوان مولانا (مودودی) کے جامد و راسخ مقلد ہو کر رہ گئے ہیں۔

(الحدیث دہلی ص۵، ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا مولوی عبدالرؤف صاحب کی تحریروں میں وہابی نوجوانوں کو مقلد بھی قرار دیا ہے۔ وہابیوں کے امام اور استاذالکل میاں نذیر حسین نے اپنے فتاویٰ نذیریہ مطبوعہ دہلی میں مقلد کو مشرک قرار دیا ہے۔ پس معلوم یہ ہوا کہ وہابی مولویوں کے نزدیک وہابی نوجوان مشرک ہیں!

اہلحدیث کہلانا بدعت ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی اسماعیل سلفی نے بلگن ہٹھار ضلع لاہور میں تحریر کرتے ہوئے کہا کہ "جب جماعت کی تنظیم کے سلسلے میں ہماری شبانہ روز سرگرمیاں جاری تھیں۔ اس وقت مولانا محی الدین صاحب جماعت سلامی کے مداح، ان کے موید اور ان کے جلسوں کی رونق بنے ہوئے تھے۔ اور جماعت اہلحدیث کو کمزور کرنے کے لیئے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کہ اہلحدیث کہلانا بدعت ہے!

(ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور ص۴ کالم ۲، ۲ر اکتوبر ۱۹۵۹ء)

مولوی محی الدین صاحب لکھوی کا فتویٰ "اہلحدیث کہلانا بدعت ہے۔" کے مطابق جو بھی اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ وہ بدعتی ہیں۔ اہل سنت و جماعت کو بدعتی کہنے والو، ذرا اپنے مولوی کے فتویٰ کو تو دیکھو، اس نے آپ سب کو بدعتی بنا دیا ہے!

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا!
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا!

لکھوی کا فیصلہ سے منحرف ہو جانا

مولوی محمد اسماعیل سلفی نے کہا کہ "ہم نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح جماعت اس نزاع میں مبتلا نہ ہو، ہم نے اپنے خرچ پر لاہور میں ایک کنونشن بلائی۔ اس میں کوشش کی گئی کہ تمام

جھگڑے ختم ہو جائیں۔ مولوی محی الدین صاحب جنہوں نے قصور کے ایک اجتماع میں کنونشن کے فیصلہ پر پابند ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اس سے منحرف ہو گئے!

(تنظیم اہل حدیث لاہور ص۴، کالم ۲، ۲ر اکتوبر ۱۹۵۹ء)

آج وہی مولوی محی الدین صاحب لکھوی ان کی جماعت کے امیر بنے ہوئے ہیں۔ جس جماعت کا امیر اعلانیہ وعدہ سے منحرف ہو جائے۔ اس کی جماعت کے متعلق عوام کیا کیا قیاس آرائیاں کرتے گئے!

روپڑی حضرات باہمی جھگڑا، اور نزاع میں شہرت یافتہ ہیں

وہابیہ کے اخبار الاعتصام کے ایڈیٹر...... محمد اسحاق صاحب نے لکھا ہے کہ روپڑی حضرات باہمی جھگڑا اور نزاع کے سلسلہ میں پہلے ہی اچھی شہرت کے حامل نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی اپنی عزت اور جماعت کے وقار کا تقاضا یہ ہے کہ یہ انتہائی احتیاط اور توازن سے رہیں۔

(الاعتصام ۲۵ر ستمبر ۱۹۵۹ء ص۳)

جن روپڑی حضرات کے بارے ان کی اپنی جماعت کے اخبار کے ایڈیٹر کی رائے یہ ہے کہ وہابیوں میں روپڑی حضرات باہمی جھگڑالو، نزاع و انتشار پیدا کرنے والے ہیں۔ تو علامہ اقبال نے ایسے ہی حضرات کے لیے کہا ہے۔

دینِ مُلّاں فی سبیل اللہ فساد

وہابیوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ صرف روپڑی حضرات ہی فسادی اور باہمی جھگڑا نزاع میں شہرت یافتہ نہیں بلکہ وہابیہ نجدیہ کے دیگر اکابرین کی بھی خصلت یہی ہے جس کا تذکرہ اس کتاب میں وہابیوں کی کتابوں کے حوالہ جات سے ہی کیا جا رہا ہے۔

لگا رہا ہوں مضامینِ نو کے پھر انبار!
خبر کرو اپنے خرمن کے خوشہ چینوں کو

امامیہ جماعت اہلحدیث سے خارج ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے حافظ عبدالرحمٰن صاحب ضلع فیروز پور اپنی جماعت کے مولوی ثناء اللہ امرتسری سے پوچھتے ہیں کہ کیا امامیہ جماعت (جس میں وہابیہ نجدیہ کے مولوی رفیق خان پسروری بھی داخل ہیں) اہلحدیث میں داخل ہے؟

اس سوال کا جواب امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ امامیہ جماعت کے خطبہ جلسہ دہلی سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے غیر لوگوں کو ایسے مجرم سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے صدقات وخیرات وغیرہ اعمال بھی قبول نہیں۔ یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہے۔ اس خیال کی بنا پر جماعت مذکورہ اہلحدیث نہیں ہے۔

(اہلحدیث امرتسر صہ۲ کالم عہ۲ ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء)

قارئینِ کرام :۔ مولوی ثناءُ اللہ امرتسری کے اس فتویٰ کی رُو سے مولوی عبدالوہاب دہلوی اور مولوی عبدالستار دہلوی تفسیر ستاری والے جو کہ دہلی اور کراچی سے ضمیمہ اہلحدیث نکالتے تھے۔ مولوی عبدالجلیل سامرودی، مولوی عبدالغفار مولوی رفیق خاں پسروری (سیالکوٹی) اور ان کے مریدین، اور ان کو اپنا بزرگ اور عالم خیال کرنے والے اہلحدیث نہیں ہیں!

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یارسول اللہ کہنے والوں، نور ماننے والوں، علم غیب عطائی کے قائل حضرات کو مشرک گرداننے والے حضرات کو ان کے اپنے ہی گھر کے لیڈر ثناءُ اللہ امرتسری سے ہی یہ سزا مل گئی ہے۔

پس ثناءُ اللہ امرتسری کے فتویٰ کی رُو سے رفیق خان پسروری اور ان کے اُستاد اور اُستاد کے بھائی اہلحدیث سے خارج ہیں۔

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں،
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رُخ زیبا لے کر

جماعت اہلحدیث سے خارج

اور مرزائیت سے مشابہت!

صرف ثناءُ اللہ امرتسری نے امامیہ جماعت (جس میں رفیق خان پسروری بھی ہیں) کو صرف جماعت اہلحدیث سے خارج ہی قرار نہیں دیا۔ بلکہ اُن کو قادیانی جماعت کے مشابہ واضح الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ دوسرا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو۔

"اس جماعت (امامیہ) کی حقیقت دو جزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جزو یہ کہ افرادِ اُمتِ مسلمہ کو خاص کر افراد اہل حدیث کو امامت کے سلسلے میں منسلک کر کے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ دوسرا جزو یہ ہے۔ کہ جو ان کے اس سلسلے میں منسلک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔" یہ جزو بے شک قابلِ اعتراض ہے۔ اس جزو کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہو گئی ہے!

(اہلِ حدیث امرتسر صہ۳، کالم ۳، ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء)

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اس جماعت امامیہ کے عقیدہ کے بارے میں مزید لکھتے ہیں۔ کہ مولوی عبدالستار صاحب قادیانیوں سے متاثر ہو کر اس بات کے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ جو ہماری جماعت میں داخل نہ ہوگا۔ وہ جاہلیت کی موت مر کر جہنم میں داخل ہوگا!

(اہلحدیث صہ۳ کالم ۳، ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء امرتسر)

وہابیوں کے شیخ الاسلام اور امام ثناءُ اللہ امرتسری نے واضح الفاظ میں امامیہ جماعت کو قادیانی جماعت کے مشابہ قرار دیا ہے۔

اور امامیہ جماعت والوں نے جن میں مولوی رفیق خان پسروری بھی ہیں، کے نزدیک اس جماعت امامیہ میں شامل نہ ہونے والے جن میں اکابر وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری، مولوی محمد حسین بٹالوی، ابراہیم میر سیالکوٹی، عبداللہ روپڑی، عبدالقادر جہلمی، عبدالعزیز رحیم آبادی، عبداللہ غازی پوری، عبدالمنان وزیرآبادی، عبدالجبار غزنوی، داؤد غزنوی، عبدالواحد غزنوی، ابوبکر غزنوی، اسماعیل روپڑی، فقیر اللہ مدراسی، شمس الحق اوڈیانوی، احمد دین گکھڑوی، عبدالاحد خان پوری، اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ، وحید الزمان حیدر آبادی، نور حسین گرجاکھی وغیرہم سب کے سب جاہل تھے۔ اور اب ان کا مقام اور قبر جو ہے، وہ دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ اور کل قیامت کو ان کا مقام، وہ دوزخ ہے۔ اور جو موجودہ زندہ حضرات ہیں، مثلاً:

عبدالقادر روپڑی، محمد حسین شیخوپوری، حبیب الرحمٰن کامونکی، عبدالغفور جہلمی، عطاء اللہ حنیف، حکیم صادق سیالکوٹی، بدیع الدین شاہ، محمد گوندلوی، احسان الٰہی ظہیر، عبدالقادر حصاری، ساجد میر سیالکوٹی، صدیق لائل پوری، رفیق مدن پوری، اسماعیل حافظ آبادی وغیرہم سب کے سب ان کے فتوؤں کے مطابق جاہل اور جہنمی ہیں!

گروہ وہابیہ کو کھلا چیلنج

لہٰذا گروہ وہابیہ کے پیر کار حضرات اپنی جماعت کے اکابر کے فتوے سے اپنے مولویوں کی علمی قابلیت کے حال اور ان کے انجام کے بارے خود ہی فیصلہ فرمالیں۔ وہابی مولوی اپنی روایات کے مطابق اگر کوئی پس و پیش کریں، تو فقیر سے رابطہ قائم کریں۔

فقیر کے پاس وہ فتوے وہابی مولویوں اور عوام کے جم غفیر میں، دکھانے کے لئے بھی تیار ہے!

کچھ دم ہے تو میدان میں آئیں ورنہ!
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر!

وہابی مولویوں میں گستاخی!
اور بے ادبی کا مادہ ہے

شہر سیالکوٹ کے وہابیوں کے مقتدر رہنما مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اپنی مسجد کے لئے ایک خطیب کی اپیل کی تھی۔ جس کا ہیڈنگ (Heading) "استدعا بندۂ ضعیف بخدمت علمائے اہلِ حدیث تھا۔" اس اپیل میں ہے۔ کہ "مجھے ایک ایسے جامع معقول و منقول اہلِ حدیث اہلِ علم کی ضرورت ہے۔ جو میرے سامنے یہاں پر کچھ مدت قیام کرے۔ تاکہ لوگ بھی اس سے مانوس ہو جائیں۔ اور وہ بھی شہر کے حالات سے واقفیت حاصل کرلے۔ تنخواہ حسبِ لیاقت و کارگزاری دی جائے گی۔ حافظِ قرآن کو ترجیح دی جائے گی! اور اخلاق کی سنجیدگی، اور عمل کی صلاحیت، اور عقیدہ کی صحت ضروری شرائط ہیں۔ مختصر یہ کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر سلفی العقیدہ ہو۔ امر تصوف و علم کلام کے ذوق سے آشنا ہو۔ بزرگانِ دین، آئمہ مجتہدین و محدثین کا ادب ملحوظ رکھنے والا ہو۔ گستاخ و بے ادب اور خشک مزاج نہ ہو۔

(اہلحدیث امرتسر ص۵، کالم ۱-۲، ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

قارئین کرام! مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے جو شرائط لگائی ہیں۔ ان میں عقیدہ کی صحت، بزرگانِ دین اور آئمہ مجتہدین و محدثین کا ادب ملحوظ رکھنے والا، گستاخ، بے ادب اور خشک مزاج نہ ہونا، کو پڑھ کر یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ وہابی مولوی بدعقیدہ، بے ادب، گستاخ، اور خشک مزاج بھی ہوتے ہیں۔ اگر ایسے نہ ہوتا تو کبھی بھی مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی یہ شرائط نہ لگاتے!

مولوی ابراہیم صاحب میر جو کہ وہابیوں کی جلیل القدر شخصیت ہیں، بھی بدعقیدہ، گستاخ

بے ادب اور خشک مزاج مولویوں سے ڈرتے تھے۔ اور کوسوں دُور بھاگتے ہیں۔ بلکہ اُن کو اپنی مسجد میں رکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ تو اہل سُنّت کیوں نہ اُن سے نفرت کریں گے۔

ان کو اگر بے ادب، گستاخ جیسے القاب سے یاد کریں، تو وہابیوں کو خفا نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اُن کے میر صاحب کی اپیل سے وہابی مولویوں میں گستاخ اور بے ادب مولویوں کا وجود ثابت ہے۔

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

روپڑیوں کے سرغنہ عبداللہ روپڑی کا حال

غیر مقلدین وہابی حضرات کے امام مولوی ثناءُ اللہ امرتسری رقمطراز ہیں۔ کہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اخبار تنظیم مورخہ ۶ مئی میں میرے پاس آنے اور تفسیر کے متعلق گفتگو کرنے کا جو ذکر کیا ہے اس میں بہت کچھ تحریف اور تبدیلی کی ہے۔

(اہلحدیث امرتسر صہ ۱۴، کالم ۱، ۱۳ مئی ۱۹۳۶ء)

واقعہ میں تحریف اور تبدیلی کرنے والے روپڑی خاندان کے سرغنہ اور لیڈر حافظ عبداللہ صاحب روپڑی ہیں۔ اور اس واقعہ کو بیان کرنے والے وہابیہ کے امام ثناءُ اللہ امرتسری ہیں، دونوں حضرات خارجیہ، نجدیہ، وہابیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

تحریف اور تبدیلی کرنا جو حرکات ہیں۔ یہ یہودیوں کا شیوہ ہے، آپ خود اندازہ لگا لیں، جس جماعت کے اکابر یہودیوں کے طور طریقہ اور ان کے شیوہ کو اپنائیں، بلکہ عمل بھی کر دکھائیں، اب ایسے مولویوں کے بارے میں عوام یہی کہیں گے۔

ہم کو اُن سے وفا کی ہے اُمید!
جو نہیں جانتے وفا کیا چیز ہے!

شرکیہ منتر کا جواز

غیر مقلدین وہابیہ عبدالحمید واعظ اہلحدیث کانفرنس جھانڈہ ضلع گوڑگانو لکھتے ہیں۔ کہ امامیہ مبلغ مولوی عبدالغفار بینگری، (جو کہ مولوی رفیق خان پسروری کے ہم استاذ ہیں) لوگوں سے بیعت خلافت لے رہے ہیں۔ اور شرکیہ منتر کے جواز کی تلقین کر رہے ہیں۔

(اہلحدیث امرتسر صہ ۶، کالم ۳، ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء)

قارئین کرام! یا رسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ، یا علیؓ۔ وغیرہ کو شرک کہنے والے شرکیہ منتر کے جواز کی تلقین کر رہے ہیں۔ حالانکہ یا رسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ، یا علی مشکل کُشا کہنا اکابر اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ ہے۔ اور اس کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر وہابیوں، نجدیوں کے قریب یہ شرک ہے اور شرکیہ منتر جس کا کوئی قائل نہیں۔ اس کی یہ وہابی تلقین کر رہے ہیں۔ انہیں وہابی مولویوں کے بارے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

خود غلط، املا غلط، انشاء غلط
دیکھئے ہوتا ہے اب کیا کیا غلط

عوام ایسی جماعت کے ایسے مولویوں کے بارے میں ان کو جاہل، بے وقوف اور احمق نہ کہیں گے، تو اور کیا کہیں گے، جو جمہور کے نزدیک جائز ہے۔ وہ ان کے نزدیک شرک ہے، اور جو سب کے نزدیک شرک ہے وہ ان کے نزدیک جائز ہے؛

رفیق خان پسروری، اُن کے اساتذہ اور استاد بھائیوں کا عقیدہ

وہابیوں کی اہلحدیث کانفرنس کے مبلغ مولوی عبدالحمید صاحب ہی رقمطراز ہیں۔ کہ "اِن امامیہ ارکین خلافت (جن میں مولوی رفیق خان پسروری اُن کے اساتذہ اور استاد بھائی شامل ہیں) کے نزدیک صرف نحو کے مباحث بھی کتاب وسنّت کے خلاف ہیں۔ علمائے

اہلحدیث کو گالیاں دینے اور تمام اہلِ اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔"

(اہلحدیث امرتسر ص۲، کالم ۱، ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء)

وہابی مولوی کا مندرجہ بالا بیان، وہابی مولویوں کے متعلق پڑھ کر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مولوی رفیق خاں پسروری اور ان کے اساتذہ کے نزدیک صرف مولوی عبدالوہاب دہلوی اور عبدالستار دہلوی کے مریدین اور ان کو امام ماننے والے ہی مسلمان ہیں۔ باقی سب کے سب کافر ہیں۔ جن میں وہابی مولوی اور وہابی عوام بھی آجاتے ہیں۔ کیونکہ وہابی مولویوں کی اکثریت مولوی رفیق خاں پسروری اور ان کے اساتذہ کے خلاف ہے اور ان کو امام نہیں مانتے، یہی صرف ڈھائی ٹوٹنوں ہی مسلمان، باقی سب دُنیا کے مسلمان کافر ہیں۔ اسی لئے تو وہابی مولوی نے واشگاف الفاظ میں لکھ دیا ہے کہ:

ان تمام اہلِ اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے سے کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں۔

ناظرین آپ خود ان وہابی مولویوں کے بارے میں فیصلہ فرمالیں، کیا یہ اسلام کے مبلغ ہیں یا کہ دُشمن!"

وہابیوں کے مولویوں نے اکثر یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ اہلِ سنت ہمارے مولویوں کو بُرا کہتے ہیں۔ وہابی مولوی دُنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، مشرک بناتے رہیں۔ پھر وہ کسی کو کچھ نہیں کہتے، اور علمائے اہلِ سنت، کتاب و سنت سے اسلام پیش کرتے ہیں۔ اور اہلِ سنت جماعت کے عقائد پیش کرتے ہیں۔ فرقہائے باطلہ کے بطلان کا انکشاف کریں، تو یہ ان کے نزدیک وہابی مولویوں کو بُرا کہنا ٹھہرا۔

مگر وہابی واعظ عبدالحمید کی عبارت سے وہابیوں کا یہ جھوٹ بھی عیاں ہو گیا۔ کہ وہابی مولویوں کو وہابی مولوی ہی گالیاں دیتے ہیں۔ جیسا کہ یہ جملہ بتا رہا ہے کہ علمائے اہلحدیث کو گالیاں دینے، اور تمام اہلِ اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں۔

(اہلحدیث امرتسر ص۲، کالم ۱، ۲۷ مئی ۱۹۳۸ء)

وہابی عوام اپنے مولویوں کا آپس میں گالیاں جیسی رذیل حرکات پڑھ کر فوراً ہی

کہیں گے:

بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوقِ عشق میں
دونوں کی اِس نزاع نے ہم کو مٹا دیا!

وہابیوں کے خصائل

غیر مقلدین وہابی حضرات کے منشی محمد خان دستے حال گجرات اخبار اہلحدیث میں "قابلِ توجہ اعیانِ اہلحدیث" کی سُرخی دے کر واضح الفاظ میں وہابیوں کے خصائل اس طرح واضح کرتے ہیں۔ کہ ہم (وہابیوں) میں ہمارے گھر کی لڑائیاں ہی تا حال ختم نہیں ہوئیں۔ طعن و تشنیع، غیبت، آتش حسد، وغیرہم، ہم میں موجود ہیں۔ نہ ہم میں محبت ہے نہ اخوت، نہ ہمدردی نہ یکجہتی غرضیکہ جملہ اوصافِ بشریہ ہم سے یوماً فیوماً مفقود ہو رہے ہیں۔

(اہلِ حدیث امرتسر ص۱۰، کالم ۲، ۳ جون ۱۹۳۸ء)

مندرجہ بالا تحریر میں وہابیوں کے جو خصائل وہابی منشی محمد خان نے بیان کئے ہیں: ان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ فرمائیں کہ وہابیوں کا گروہ کیسا گروہ ہے۔ یہ اب قارئین پر منحصر ہے:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر!

انصاف پسند اور زیرک قسم کے انسان تو فوراً کہہ اٹھیں گے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وبا سے

منشی محمد خان نے جو خصائل وہابیوں میں موجود ہیں، کی فہرست پڑھنے کے بعد آخر کا یہ جملہ "غرضیکہ جملہ اوصافِ بشریہ ہم سے یوماً فیوماً مفقود ہو رہے ہیں۔" سے ہم وہابیوں کو یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ پہلے اپنے میں اوصافِ بشریہ پیدا کرو، پھر مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت پر فتویٰ بازی کرنا!

وارثانِ منبر و محراب سے کیسے کہوں
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہیئے!

اہلِ حدیث کے معنیٰ!

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی محمد حنیف ندوی لکھتے ہیں کہ آج اہل حدیث کے معنے ایسے گروہ کے نہیں کہ جن کی نظر اسلام کے پورے حکیمانہ نظام پر ہو۔ جن کے عمل سے اسلام کی تمام اخلاقی، اجتماعی اور روحانی قدروں کا خصوصیت سے اظہار ہوتا ہو۔ اور جو روزمرہ کی عام زندگی میں ہر قدم پر کتاب و سنّت کی تصریحات کے متلاشی ہوں۔ آج اہلحدیث کے معنے اس کے برعکس ایک ایسے شخص یا جماعت کے ہیں۔ جن کی دلچسپیوں کا محور عموماً صرف چند مسائل، چند بحثیں اور چند فرسودہ مناظرانہ کاوشیں ہیں۔

(داؤد غزنوی صہ۴۳ سطر ۹ تا ۱۴)

وہابیوں کے ندوی بیان سے اب کسی پر بھی یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہتی کہ وہابی مولویوں میں علم کا نام و نشان ہی نہیں، بلکہ چند مسائل، چند بحثیں اور وہ بھی فرسودہ قسم کی۔ ان کا مبلغ علم ہے۔ اسی لئے تو ہر جائز چیز کو بدعت قرار دے دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے لگا دیتے ہیں؛

تحریک اہلحدیث کا مقصد!

مولوی حنیف ندوی لکھتے ہیں۔ کہ تحریک اہلحدیث کا اوّلین مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ جماعت میں محبت الٰہی کے جذبوں کو عام کرے۔ تعلق باللہ کی برکات کو پھیلائے اور اطاعت و زہد، اتقاء و خشیت اور ذکر و فکر کو رواج دے۔ لیکن ہماری محرومی و تیرہ بختی ملاحظہ ہو کہ عوام تو عوام، خواص تک تصوّف و احسان کی ان لذتوں سے ناآشنا ہیں

(داؤد غزنوی صہ۴۴، سطر ۱۲ تا ۱۴)

ندوی وہابی کا بیان سے اظہر من الشمس ہے۔ وہابیوں کی عوام میں اور ان کے

خواص یعنی مولوی نیکی اور تصوّف کی لذتوں سے ناآشنا ہیں۔ جس جماعت کے مولوی نیکی اور بھلائی کی لذتوں سے بے بہرہ اور ناواقف ہوں۔ اس جماعت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ کیسے ہو سکتا ہے۔

اسلئے تو وہابیوں کی معروف شخصیت ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اپنی مسجد کے خطیب کے اعلان پر یہ قید لگائی تھی۔ کہ تصوّف و علم کلام کے ذوق سے آشنا ہو۔ بزرگانِ دین، آئمہ مجتہدین و محدثین کا ادب ملحوظ رکھنے والا ہو۔ گستاخ و بے ادب اور خشک مزاج نہ ہو۔

(اہلحدیث امرتسر صہ۵، ۲۹ر اکتوبر ۱۹۴۳ء)

ندوی اور میر صاحبان کے بیانات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے وہابیوں اور ان کے مولویوں کی پوزیشن نیز ان کی جماعت کی حقانیت کا سارا راز فاش ہو جاتا ہے۔ اور زبان سے بے ساختہ نکل اٹھتا ہے؛

بڑا شور سنتے تھے، پہلو میں دل کا!
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں بھی نہ نکلا!

وہابی بے ادب اور توہین کرنیوالے ہیں بجا ہے

مولوی داؤد غزنوی نے ساہیوال کے خطبۂ جمعہ میں واضح طور پر سامعین (جو اکثر و بیشتر وہابی تھے) کو سخت الفاظ میں تنبیہ کی، کہ دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ اہلحدیث حضرات آئمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں۔ بلا وجہ نہیں ہے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور آئمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے۔ اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(داؤد غزنوی صہ۸۸، ۸۹)

امیر جماعت وہابیہ داؤد غزنوی کے خطبہ کے ان الفاظ کو بار بار پڑھنے کے بعد اب تو کسی کو وہابیوں کے بے ادب اور گستاخ ہونے میں کوئی شبہ نہیں!

بے ادبوں اور گستاخوں کے بارے میں عارفِ رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر بھی ملاحظہ ہو۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب!
بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

گستاخ اور بے ادب ہونے کے ساتھ ساتھ داؤد غزنوی کے خطبہ کے الفاظ کا بغور مطالعہ کرنے سے وہابیوں کا گمراہ ہونا، اور اُن کے رجحان کا گمراہ کُن اور خطرناک ہونا بھی ثابت ہے۔

یہ معمولی شخص کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ نہیں بلکہ وہابیوں کی جمیعت کے امیرِ غزنوی کے الفاظ ہیں۔ غزنوی کے ان الفاظ سے وہابیت کا پوسٹمارم ہوگیا ہے کہ اس جماعت کا رجحان گمراہ کُن اور خطرناک ہے۔ گمراہ کن اور خطرناک حضرات سے اہلِ دانش ہمیشہ بچتے ہیں۔ اور اُن کے قریب تک نہیں جاتے۔

جس جماعت کا رُجحان گمراہ کُن اور خطرناک ہو۔ وہ کبھی حق و صداقت کا پرچار نہیں کرسکتی اور نہ ہی وہ اہلِ اللہ کی جمعیت کہلا سکتی ہے۔ بلکہ اہلِ اہواء اور نفس پرستوں کی جماعت کہلا سکتی ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بَلا سے
خصوصاً۔ وہابیت کی وَبا سے

وہابیوں کو اپنی جماعت کے امیر کے اس خطبہ پر غور و خوض کرنا چاہیئے۔ اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ غزنوی صاحب نے یہ جو حقیقت آمیز الفاظ کہے اُن کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

گئی طفلی جوانی پیری آئی
کر اَب بھی ہوش اے نادان گستاخ

روپڑی کی صدارت میں! منیٰ میں بھی اختلافات کا بازار گرم!

دیوبندی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب "داؤد غزنوی کی چند یادیں" کے موضوع کے

تحت لکھتے ہیں کہ "میرے ایک عزیز جو ایک طویل عرصہ سے سعودی عرب ہی میں مقیم ہیں، اور مسلکاً اہلحدیث ہیں۔ مولانا (داؤد غزنوی) کی جانب سے قدرے سوءِ ظن میں مبتلا تھے۔ اور حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ میں مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران اُن سے متعدد بار کہا کہ چلیئے میں آپ کو مولانا سے ملواؤں لیکن وہ ٹال جاتے رہے۔ منیٰ میں اُن سے اتفاقاً ملاقات ہوئی، تو انہوں نے فرمایا کہ چلو قریب ہی شیخ المعلمین کی منزل میں حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی تشریف فرما ہیں۔ ان سے ملاقات کراؤں۔ مجھے کیا عذر ہوسکتا تھا۔ ان کے ساتھ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔

حافظ صاحب کے اردگرد اُس وقت پچاس ساٹھ افراد کا مجمع لگا۔ اور حافظ صاحب خود تو خاموش بیٹھے تھے۔ لیکن اُدھیڑ عمر کے ایک صاحب پاکستان میں جماعت اہلِ حدیث کے آپس کے اختلافات اور مولانا داؤد غزنوی سے اپنی شکایات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ میں کچھ دیر تو صبر کیساتھ سُنتا رہا۔ لیکن مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور میں نے قدرے درشتی کے ساتھ عرض کیا۔ حضرات! آپ یہاں پاکستان سے دو اڑھائی ہزار میل دُور ایک مقدس مقام پر تشریف رکھتے ہیں۔ کیا اس جگہ بھی یہ ممکن نہیں کہ وہاں کے اختلافات کو بُھلا کر باہمی اتحاد اور اعتماد کی فضا پیدا کی جاسکے۔

(داؤد غزنوی صـ ۹۰۔۹۱)

مندرجہ بالا واقعہ سے معلوم ہوا کہ وہابی مولویوں نے اپنے وہابیوں کی تربیت ہی کچھ ایسی کی ہے کہ ہر مقام پر وہ انتشار اور افتراق کا بازار ہی گرم رکھتے ہیں۔ منیٰ جیسے مقدس مقام پر بھی یہ باز نہیں آتے۔ وہابیوں کے محدث اور بظاہر تقویٰ اور ورع کا لبادہ اوڑھنے والے عبد اللہ روپڑی صاحب کو دیکھو چپکے سے مگن سُن رہے ہیں۔ دراصل وہ یہ دیکھ رہے تھے۔ کہ ہماری تربیت کا ان پر کتنا اثر پڑا ہے۔ اور ہمارے نقشِ قدم پر وہ کتنا چل رہے ہیں۔ اگر صحیح معنٰے میں تقویٰ، ورع اور زہد کا ان میں ذرہ بھر بھی نام و نشان ہوتا، تو فوراً خود ہی ان کو منع کر دیتے کہ ان باتوں کو چھوڑو، یہ غیبت میں بھی شمار ہوتی ہیں۔ یہاں پر اللہ اللہ کرو۔ ذکر و اذکار کرو۔ توبہ استغفار کرو۔ قرآن خوانی کرو، درود شریف پڑھو، مگر وہ کیسے کہتے کس طرح جب کہ اپنے شاگردوں کو ٹریننگ دے رہے تھے۔ اور ان کے ریفریشر کورس کے لئے روپڑی

صاحب نے میدانِ منیٰ کو منتخب کیا تھا:

سینہ پھٹتا ہے، جو روکوں نالۂ جانکاہ کو!
آسماں جلتا ہے، جو منہ سے نکالوں آہ کو!

روپڑی کے بارے مولوی محمد دہلوی کی رائے

وہابی شاید حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے بارے میں مندرجہ جملے پڑھ کر ناراض نہ ہو جائیں۔ اور اپنی دیرینہ عادت کی بناء پر یہ نہ کہہ دیں کہ ہمارے بزرگ کے بارے میں کیسے الفاظ استعمال کئے ہیں، ان کے گھر کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ جس میں اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ موجود ہیں، بلکہ فقیر نے تو انہی الفاظ کو پیش نظر رکھ کر یہ کچھ لکھا ہے۔ وہ شہادت وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی محمد صاحب دہلوی کی عبارت سے ملاحظہ ہو:

"عبداللہ روپڑی تو اپنی پرانی اُسی کاٹ کیسی پر قائم ہے۔ اور اُسی پھکڑ بازی، اور، تہمت طرازی پر تلا ہوا ہے۔ اس سے ناظرین اندازہ لگالیں کہ وہ اَلَدُّ الخِصَام او مفسد فی الارض ہے یا نہیں؟ محض دُنیا کی خاطر وہ عبدالوہاب کے اشارات اور مشورہ کیہ منتروں پر پردہ ڈال کر منافقانہ روش رکھ کر اس جلسہ میں آتا ہے۔

(اخبار محمدی دہلی صـ۱۳ـ۱۴، یکم اپریل ۱۹۳۹ء)

عبداللہ روپڑی کو بکنے دو

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری نے اپنی جماعت کے مولوی محمد دہلوی کو اپنی جماعت کے حافظ عبداللہ روپڑی کے متعلق ایک شکایتی خط لکھا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے مولوی محمد دہلوی (جو کہ رفیق پسروری کے ہم اُستاذ ہیں) نے ثناءُ اللہ امرتسری کو لکھا کہ:

"میرا مشورہ تو یہی ہے کہ انہیں (مولوی عبداللہ روپڑی) کو بھول جایئے۔ انہیں بکنے دیجئے جو چاہیں بکیں، جب تک چاندنی پھیلی ہوتی ہے، کتے بھونکتے ہی رہتے ہیں۔

(اخبار محمدی دہلی صـ۱۷، کالم ۱، یکم اپریل ۱۹۳۹ء)

قارئینِ کرام! یہ وہابی مولویوں کے وہابی مولویوں کے بارے میں تعریفی جملے ہیں۔ جس جماعت کے اکابر ایسے جملے استعمال کریں، تو اُن کے عوام کا کیا حال ہوگا۔

گرو جنہاندے ٹیٹنے تے چیلے جان چھڑپ

مولوی رفیق خان پسروری کے اُستاد بھائی محمد دہلوی کی شہادت کے بعد اب امید ہے کہ وہابیوں کو فقیر سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہوگا۔ اب تو اپنے ہی مولویوں کے بارے میں یہ شعر رو رو کر پڑھتے ہوں گے:

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

مقامِ ابراہیم پر بھی وہابی مولویوں کا حال

حافظ عبداللہ روپڑی نے منیٰ میں جیسی عقل جاتی تھی۔ پڑھنے کے بعد ثنائی اور غزنوی حضرات نے مقام ابراہیم پر جو کردار ادا کیا۔ وہ بھی پڑھئے اور اکابر وہابیہ کی اسلامی خدمات کو سراہیئے۔

امام الوہابیہ مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ "بلد اللہ الحرام (مکہ معظمہ) میں سب سے پہلے جب مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی مع فرزند کے میرے سامنے آئے تو میں نے السلام علیکم کہا۔ مگر جواب نہ ملا۔ پھر بعد حج ۲۵ ذی الحج کو صبح کے وقت طواف اور نوافل کے بعد مقام ابراہیم پر میں نے سلام کے بعد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کا بغرض مصافحہ ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر وہ چھڑا کر چلے گئے۔"

(تحفہ نجدیہ۔ مصنفہ ثناءُ اللہ امرتسری)

توبہ توبہ! وہابی اکابر کی آپس میں اتنی کدورت کہ: مکہ مکرمہ جیسی بابرکت سرزمین پر بھی سلام کا جواب دینا گوارا نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر مزید ستم دیکھئے کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم پر مصافحہ کرنے کے بھی روادار نہیں۔

جس جماعت کے اکابر کا آپس میں یہ رویہ و سلوک ہے۔ اُن کا دوسرے مسلمانوں سے کیا

سلوک ہوگا۔ اور ایسے اکابر میں خلوص کا تو نام و نشان ہی نہیں۔ جس جماعت کے یہ اکابر ہیں۔ اس جماعت کو مذہبی جماعت کہنا کتنی بڑی حماقت ہے۔

زیرک قسم کے انسان تو ان اکابر کا کردار دیکھ کر فوراً کہہ اٹھیں گے کہ ایسے حضرات کو مبلغ سلام کہنا صریحاً اسلام سے بے وفائی ہے۔

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں!
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی جماعت نہیں!

اپنے فرقہ کو ناجی کہنے والے وہابیو! اپنے اکابر کے کرشمے پڑھ کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے کہ کس منہ سے ناجی کہتے ہو۔

تیغ باندھے پھرتے ہو کیا اے وہابیو ناز سے
سامنے مردوں کے آؤ امتحان ہو جائے گا!

وہابیوں کو حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ

کی بددعا ہے

غیر مقلدین وہابی حضرات، فقیر کی کتابیں پڑھتے ہوئے جب اپنے وہابی اکابر کی شرمناک اور رذیل حرکات پڑھتے ہیں۔ تو انکشاف کرنے والے فقیر کو خوب گالیاں دیتے ہیں۔ اور جب اُن کے عوام اُن سے حوالہ جات کے بارے پوچھتے ہیں۔ تو عجب انداز سے مکارانہ چال چلتے ہوئے کہہ دیتے ہیں۔ کہ حوالہ جات غلط ہیں۔ اور پھر غلط ثابت بھی نہیں کر سکتے۔

حالانکہ وہابیوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے کہ ہمارے اکابر سے ایسی حرکات اور غَررات کیوں سرزد ہو گئی ہیں۔ لیکن سوچتے نہیں بلکہ اُلٹا کوستے ہیں۔

مولوی داؤد غزنوی نے سوچا اور انتشار و افتراق کا اصل سبب تلاش کیا۔ تو اپنی جماعت کے مولوی اسحاق کو بڑے دردناک لہجہ میں کہا کہ:

مولوی اسحاق! جماعت اہل حدیث کو حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی

روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے۔ ہر شخص ابو حنیفہ، ابو حنیفہ کہہ رہا ہے۔ کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابو حنیفہ کہہ دیتا ہے۔ پھر اُن کے بارے میں اُن کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے۔ یا زیادہ سے زیادہ گیارہ۔ اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے، جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطۂ نظر رکھتے ہوں۔ اُن میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔

(داؤد غزنوی صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

مولوی داؤد غزنوی صاحب نے کچھ صداقت سے کام لیا۔ اور یہ کہا کہ امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے، یا گیارہ یا سترہ، گستاخی شمار کیا ہے۔ اور جو رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ کہا جائے کہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں یا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نماز میں آجانا تو بیل، گدھے، زناء اور جماع کے خیال سے کئی درجے بدتر ہے۔ نبی مر کر مٹی میں مل گیا ہے؛ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے، وغیرہم عقائد لکھنا یا رکھنا یہ گستاخی اور بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے۔

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہے ڈھوئی
تے منزل مقصود نہیں پہنچا باہجھ ادب دے کوئی

عارف رومی نے مثنوی شریف میں کیا خوب کہا ہے۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد!
میلش اندر طعنۂ پاکاں کند!

وہابیوں کے مدرسوں میں تزکیہ نفس نہیں ہوتا

مولوی داؤد غزنوی کہتے ہیں کہ "افسوس ہے کہ ہماری درس گاہوں میں تعلیم کتاب و حکمت کا اہتمام تو کیا جاتا ہے۔ لیکن تزکیہ نفس جس کا ذکر قرآن مجید میں تعلیم کتاب و حکمت کے علاوہ الگ مستقل بالذات بار بار کرتا ہے۔ اس کا قطعی طور پر کوئی اہتمام نہیں (داؤد غزنوی صفحہ ۳۶۱)

مولوی داؤد غزنوی کے اس بیان سے اظہر من الشمس ہے کہ تزکیۂ نفس وہابیوں کے مدرسہ میں بالکل نہیں ہوتا۔ تزکیہ نفس کے بغیر انسان بارگاہِ الٰہی کا مقرب کبھی بھی نہیں بن سکتا فلاح و بہبود بھی تزکیہ نفس سے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی۔ (پ ۳۰ ع ۱۴)

غزنوی صاحب کے بیان سے واضح ہے کہ وہابی مولویوں میں مقرب الٰہی کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مقربِ الٰہی کی منزل طے کرنے والا سبق ہی وہابی مدرسوں میں نہیں دیا جاتا۔ کسی نے ایسے ہی مولویوں کے بارے میں خوب کہا ہے۔

پڑھا علم دین، دینداری نہ آئی
بخار آیا اُن کو بخاری نہ آئی

تصوف جس کو غزنوی صاحب تزکیہ نفس قرار دیتے ہیں۔ غزنوی صاحب کے نزدیک کیا ہے۔

بات بڑی سیدھی ہے۔ وضو کن باتوں سے ٹوٹتا ہے۔ نماز کن باتوں سے باطل ہوتی ہے۔ یہ فقہ ہے۔ اور نماز میں حضور کیسے حاصل ہو؟ رقت اور خشیت کیسے حاصل ہو۔ چکی کے چلنے کی آواز کیسے آئے؟ یہ تصوف ہے۔ اور دونوں کا ماخذ کتاب و سنت ہے۔

(داؤد غزنوی ص ۳۶۱)

داؤد غزنوی صاحب نے وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ نماز میں حضور، رقت اور خشیت اگر حاصل ہوتی ہے تو صرف اور صرف تصوف سے، جو آشنا ہو اس کو حاصل ہوتی ہے اس وضاحت سے مزید معلوم ہو گیا کہ وہابی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنے میں حضور قلبی اور رقت و خشیت قطعاً حاصل نہیں ہوتی:۔ علماء مسلک حق اہلِ سنت و جماعت اسی لئے وہابی مولویوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنے سے منع کرتے ہیں۔ کہ حضور قلبی اور رقت و خشیت سے وہ محروم ہیں۔ دبے لفظوں میں مولوی داؤد غزنوی صاحب نے علماء اہلسنت کے موقف کی تائید کر دی ہے۔

علامہ اقبالؒ نے بھی تو ایسے ہی مولویوں کے بارے میں لکھا ہے۔

تیری نماز بے سجود تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

بے ادب وہابی طالبعلم کا مرتد ہو جانا

مولوی داؤد غزنوی اپنے مدرسہ کے ایک طالب علم کا حال لکھتے ہیں؛ کہ

"ہمارے مدرسہ کا حال سنیئے۔ ایک روز حضرت والد بزرگوار (مولانا عبد الجبار غزنوی) کے درس بخاری میں ایک طالب علم نے کہہ دیا کہ امام ابو حنیفہ کو پندرہ حدیثیں یاد تھیں، مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں۔ والد صاحب کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا۔ اور اس کو حلقۂ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا۔ اور لکھوائے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔ فرمایا کہ اس شخص کا خاتمہ دین حق پر نہیں ہوگا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا۔ کہ وہ طالب علم مرتد ہو گیا ہے۔ اعاذنا اللہ من سوء الخاتمہ

(داؤد غزنوی ص ۳۸۴)

امام اعظم علیہ الرحمۃ کا بے ادب مرتد ہو کر مرتا ہے۔ تو رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے ادب کیونکر مرتد نہ ہوگا۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے ممدوح حسین احمد مدنی نے الشہاب الثاقب میں دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد اور شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کا عقیدہ اس طرح درج کیا ہے۔

(۱) ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کرتے ہیں۔ اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے

(الشہاب الثاقب ص ۴۷ مطبوعہ دیوبند)

(۲) وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام و درود خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے اور ورد بنانے کو سخت قبیح اور مکروہ جانتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص ۶۶)

شانِ نبوت حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مماثل ذاتِ سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب صـ۴۷)

ایسے عقائد رکھنے والے بے ادب اور گستاخ کے کفر میں کسی مسلمان کو تو کوئی شک و شبہ نہیں ہوگا۔ اعلیٰحضرت عظیم البرکت، امام اہلسنّت مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القدس نے اس لئے فرمایا ہے کہ:

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیبؐ
اس بُرے مذہب پر لعنت کیجئے!

مُنصفوں کو بُرا کہنا وہابی مولوی کا طریقہ ہے!

والا جاہ مدراسی لکھتے ہیں کہ مولانا بٹالوی (محمد حسین) کو مولانا شیر پنجاب ثناء اللہ سے کچھ بس نہ چلا تو فوراً منصفوں کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ اگر وہ منصفوں کو بُرا کہیں گے تو کوئی مہذب اُن کے مباحثہ میں منصف نہ ٹھہرائے گا کیونکہ عاقلوں کا کام ہے کہ بدزبانوں سے دُوری اختیار کرتے ہیں۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر صـ۱۱ کالم ۳، ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

والا جاہ مدراسی کی تحریر سے اظہر من الشمس ہے کہ جب مباحثہ یا مناظرہ میں وہابی مولوی کا بس نہ چلے اور شکست کھا جائے، تو پھر وہ منصفوں کو ہی بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو ان کے بڑوں کا طریقہ ہے۔ آج بھی اُن کے چیلوں کا وہی طریق کار ہے۔ چنانچہ ۹ مئی ۱۹۷۶ء کو موضع دھرنگ ضلع گوجرانوالہ میں ندائے یا رسول اللہ کا مناظرہ ہوا۔ وہابیہ نجدیہ کی طرف سے مناظر حافظ عبد القادر روپڑی تھے۔ اور اہلسنت و جماعت کی طرف سے

مناظر سلطان المناظرین، شیر پاکستان علامہ عنایت اللہ صاحب قادری خطیب اعظم سانگلہ ہل تھے اور فقیر اُنکا معاون تھا۔ اس مناظرہ میں حافظ عبد القادر روپڑی کو تاریخی شکست ہوئی۔ منصف مناظرہ چوہدری محمد رفیق صاحب تھے، انہوں نے فیصلہ سنایا کہ روپڑی صاحب شکست کھا گئے ہیں، اور علامہ محمد عنایت اللہ صاحب مناظرہ جیت گئے ہیں۔ تمام مناظرہ فقیر کے پاس ٹیپ ہے۔ منصف کا فیصلہ بھی ٹیپ ہے۔ مگر روپڑی صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اشتہار شائع کر دیا جس میں منصفِ مناظرہ کو بھی بُرا بھلا کہا۔

فقیر نے جب اخبار اہلحدیث امرتسر میں وہابیہ کے مجتہد بٹالوی کے بارے میں یہ پڑھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہابیوں کی یہ روش پرانی ہے۔ ان کے بڑے بھی ایسے ہی کرتے آئے ہیں۔

(خذلھم اللہ تعالیٰ فی الدّارین)

وہابی مولوی کا اندازِ تحریر

غیر مقلد وہابی حضرات کے ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین آف پشاور اپنی جماعت کے مقتدر مولوی فقیر اللہ کو کھلی چھٹی لکھتے ہیں۔ کہ اس رسالہ (الیقاظ المخطی) میں آپ نے مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مقیم دہلی، فاضل ، فرشتہ صفت بزرگ، مرنجان مرنج گوشہ نشین کو کس جرم میں صلواتیں سنائیں۔ اور خلافِ تہذیب سب و شتم کا نشانہ بنایا۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر صـ۸ ، ۷ فروری ۱۹۰۸ء)

ہم تو سمجھتے تھے کہ خلافِ تہذیب گفتگو کرنا۔ اور سب و شتم کرنا ایک عیاش اور بدمعاش آدمی کا طریقہ کار ہوتا ہے۔ مگر اہلِ حدیث امرتسر میں ایک وہابی ڈاکٹر کی کھلی چٹھی پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہابی مولوی کا بھی یہی شیوہ ہے؛

وہابی مولوی کی تحریر اہلِ علم کی شان کے خلاف ہے

ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین لکھتے ہیں کہ مولوی شمس الحق رئیس ڈیانواں نے مورخہ ۱۹ دسمبر کے خط میں فرمایا ہے کہ مولوی فقیر اللہ صاحب میں ایسی سختی و درشتی ہے کہ وہ حد سے متجاوز ہے۔ اُن کا ہر دو رسالہ میرے پاس پہنچا ہے، اُن کی قلم سے ایسی عبارت نکلتی ہے جو کہ شان اہلِ علم نہیں۔ سب و شتم کا بہت بڑا حصہ اس میں موجود ہے۔

(اہلِ حدیث امرتسر ص۹، ۷ فروری ۱۹۱۳ء)

الاماں قہرِ الٰہی ہے یہ عفت اس کا!
آج قاتل نے نہ اپنا نہ پرایا دیکھا

وہابی مولوی کا کذبِ محض

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اس خط میں دوسری جگہ ایک امر کی نسبت یہ لکھا ہے اس امرِ غیر واقعی کو لکھنے پر مولوی فقیر اللہ صاحب نے کیوں کر جراًت کی۔ یہ امر واقع کے بالکل خلاف ہے۔ اور کذبِ محض ہے، جبکہ آپ کی یہ بھی (جھوٹ بولنا) عادت ہے۔ تو فرمائیے آپ کی تحریر پر مسلمان کیونکر اعتبار کریں۔ لہٰذا اس کو بھی چھوڑ کر مسلمانوں میں اعتبار کی قابلیت حاصل کیجئے

(اہلِ حدیث امرتسر ص۹، ۷ فروری ۱۹۱۳ء)

عوام تو یہی سمجھتے ہیں کہ مولوی اہلِ علم ہوتا ہے۔ اور اس کی گفتگو با اخلاق اور با سلیقہ ہوتی ہے۔ مولوی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ لوگوں کو تلقین کرتا ہے۔ کہ جھوٹ نہ بولا جائے۔ مگر مندرجہ بالا تحریرات سے عوام یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ علم سے کورا، بد اخلاق اور غیر مہذب، نیز جھوٹ اور کذب باتیں لکھنا، اپنی تحریر میں زیادہ گالیاں دینا یہ وہابی مولوی کا شیوہ اور طریقہ ہے۔ نیز یہ بھی کہیں گے کہ وہابی مولوی کو وہابی خود نصیحتیں کرتے ہیں

وہابی مولوی کی کتابوں سے اُن کے بزرگ بیزار ہیں!

ڈاکٹر صاحب اپنی جماعت کے مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی کو کھلی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ آپ نے جبکہ توجیہ الکلام میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کو بے نقط سنائیں تو مولوی شمس الحق صاحب نے مورخہ ۳ مارچ ۱۹۱۱ء میں مجھے یہ عبارت لکھی :-

"مولوی فقیر اللہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اُن کے رسالہ سے ہم بہت بیزار ہیں۔ ایسے بیہودہ رسالوں سے جس قدر فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اُن کا رسالہ میرے پاس بھی پہنچا ہے۔ اس کے مطالعہ سے سخت رنج و الم ہوا۔"

(اہلِ حدیث امرتسر ص۹ کالم ۳، ۷ فروری ۱۹۱۳ء)

رسالہ یا کتاب پڑھنے سے اکابر خوش ہوتے ہیں اور دُعائیں دیتے ہیں۔ مگر وہابی مولوی کے رسالے اور کتابیں ایسی ہیں کہ ان کے اکابر ان کو پڑھ کر بیزار ہوتے ہیں اور یہ تمغہ دیتے ہیں۔ کہ یہ رسالے بیہودہ ہیں اور فتنہ و فساد کا موجد ہیں۔

نیز یہ واضح ہو گیا کہ وہابی مولوی تو اپنی کتابوں میں اپنے بڑوں اور بزرگوں کو بے نقط سنا رہے ہیں۔ اگر وہ اہلسنت و جماعت مسلمانوں پر کفر و شرک کا فتویٰ لگائیں تو کوئی تعجب نہیں!

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالب!
کیا کسی کا گِلہ کرے کوئی!

وہابیوں کے بڑے مولوی کا حال

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری نے اپنے لڑکے کے ولیمہ کا دعوت نامہ اپنی جماعت کے ایک بڑے مولوی کو دیا تو اس بڑے مولوی نے اس خط کے جواب میں مولوی ثناءُ اللہ

امرتسری کو لکھا :

"تم نے میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ لہٰذا تم فاسق ہو۔ اور فاسق کی دعوت قبول کرنا منع ہے۔" اس کے جواب میں مولوی امرتسری لکھتے ہیں کہ :

"خدا کی شان اتنے بڑے مولانا مگر تینوں مقدمے نظری بلکہ تینوں غلط، چنانچہ بوقت ملاقات تینوں مقدموں کا ثبوت مانگا، تو حیلوں حوالوں سے ٹال دیا۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱، ۲۱ نومبر ۱۹۱۳ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ وہابیوں کا بڑا مولوی بے ثبوت باتیں کرتا چلا جاتا ہے۔ اور یوں ہی فتوے لگاتا جاتا ہے۔ اگر اس سے ثبوت مانگا جائے، تو ٹال مٹول اور حیلے بہانوں کے سوا کچھ نہیں۔

جس وہابی فرقہ کے بڑے مولوی کا یہ حال ہے تو اس فرقہ کے چھوٹے مولویوں کا کیا حال ہو گا۔ اور لکھنے والا کوئی سُنی، بریلوی مولوی نہیں بلکہ وہ بھی وہابی ہے جس کو وہابی شیخ الاسلام اور شیرِ پنجاب نہ معلوم کن کن القاب سے نوازتے ہیں۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادُو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

وہابیوں کے امام عبدالجبار غزنوی
کا جنازہ پانچ تکبیروں سے

غیر مقلدین وہابی حضرات کے غزنوی خاندان کے چشم و چراغ اور وہابیہ کی جمعیت کے امیر مولوی داؤد غزنوی کے والد مولوی عبدالجبار غزنوی کا جنازہ پانچ تکبیروں سے پڑھایا گیا۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ

"ہجوم خلائق کی وجہ سے جنازہ ایک کھلے میدان میں مولوی عبدالواحد صاحب

برادر نے پانچ تکبیروں سے پڑھایا۔"

(اہلحدیث امرتسر ص۱۳، کالم ۳، ۵/۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

وہابی مولویوں کا شیوہ
حق و صداقت کی خونریزی کرنا ہے

اخبار اہلحدیث امرتسر میں مولوی فقیر اللہ مدراسی لکھتے ہیں۔ کہ میرا رسالہ "ایقاظ المخطی للرجوع عما به یفتی (جو جواب ہے جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کے فتوی اعلاء حرمت زانیہ تائبہ و دیگر مسائل محرمہ ایشاں مردودہ کا) جب شائع ہوا تو مولوی عمر پوری عبدالجبار صاحب و محمد عمر مدرسہ آرہ و جمال الدین پشاوری اور عبدالعلیم حیدر آبادی و عبدالسلام مبارک پوری وغیرہم مولوی صاحبوں نے جو کچھ بدگوئی اور کچھ عیب گوئی بہ نسبت رسالہ ایقاظ و صاحب رسالہ (فقیر اللہ) کے کی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگی۔ اگر کسی کو یاد نہیں ہے تو پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۷ ذیقعد ۱۳۳۰ھ سے لے کر اب تک ان کے تمام پرچہائے اخبار مذکورہ کو جن میں ان حضرات کی دُرفشانی و تہذیب بیانی خرچ کی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اس کے مدعی تھے۔ اور خاکسار پر طاعن الامر ملاحظہ فرما کر اس سے اندازہ کرے کہ کہاں تک انہوں نے خونریزی و آبروریزی حق و انصاف کی ہے۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۶، ۵/۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

مولوی فقیر اللہ کی تحریر سے وہابی مولویوں کی ہسٹری اور ان کی رذیل حرکات کو دیکھ کر عوام کیوں نہ علماء کے خلاف ہو۔ بھلا اس سے بڑھ کر اور کون سی گواہی اس حقیقت پر ہوگی۔ کہ وہابی مولویوں میں حق و صداقت کی بو بھی نہیں، بلکہ وہابی مولوی حق و صداقت کی خونریزی، اور آبروریزی کرنے والے ہیں۔ اس لیے یہ علماء حق نہیں بلکہ علماء سوء ہیں؛

اس کے ساتھ ساتھ وہابی مولویوں کا شیوہ بدگوئی اور عیب جوئی ہے۔ جو کہ علماء ربانی

کا شیوہ نہیں۔

وہابی مولویوں کی جوابی کارروائی غلط محض اور اتہام صرف ہوتی ہے

مولوی فقیر اللہ مدراسی وہابی اُن کا جواب دینے والے مولویوں کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ کہ "ان مولویوں نے خصوصاً عمرپوری صاحب نے جو مسئلہ حلت مال زانیہ تائبہ کے متعلق اخبار میں شائع کیا ہے۔ اور رسالہ اور صاحب رسالہ (خاکسار) کی نسبت لکھا ہے۔ سب کچھ غلط محض و اتہام صرف ہے۔ عقل و نقل، فروع واصول کا سراسر خلاف کیا ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۱، کالم ۱، ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

مدراسی وہابی مولوی خود اپنے وہابی مولویوں کی جوابی کارروائی ہیں جو وہ گل کھلاتے ہیں، انکشاف کر دیا ہے کہ جواب تو لکھنے میں بہت جلدی کریں گے۔ اور جو جواب لکھیں گے، اس میں جو کچھ ہوگا وہ عقل و نقل، فروع و اصول کے خلاف ہوگا۔ اور جو جواب ہوگا۔ وہ غلط محض اور اتہام صرف کا پلندہ ہی ہوگا۔

مولوی فقیر اللہ مدراسی کی وہابی مولویوں کے بارے میں گواہی ان کے اپنے ہی گھر کی گواہی ہے:

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

وہابی مولوی کا رسالہ دشنام دہی میں بے مثل اور بے مثال ہے

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی فقیر اللہ مدراسی کے رسالہ کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ "جو شخص ایک دفعہ اس رسالہ کو پڑھ لے گا۔ وہ مان جائے گا۔ کہ یہ رسالہ دشنام دہی کے فن میں بے مثل و بے مثال ہے۔

نہ پہنچا ہے، نہ پہنچیگا تمہاری ظلم پیشی کو!
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱، کالم ۱، ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ثنائی تحریر سے ثابت ہوا کہ وہابی مولوی کی کتاب اور رسالہ دشنام دہی میں بے مثل اور بے مثال ہے۔ جب تصنیف کا یہ حال ہے تو تقریر کا کیا حال ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے آخر میں جو شعر لکھا ہے اُس میں وہابی مولوی کو فتنہ گر لکھا ہے۔ وہابی مولوی کی کتابیں دشنام دہی میں بے مثل اور بے مثال اور خود مولوی فتنہ گری میں لاجواب۔

ایسے ہی مولویوں کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کہا ہے۔

دین مُلّاں فی سبیل اللہ فساد
الفساد و الفساد و الفساد!

وہابی حافظ کا استدلال

غیر مقلدین وہابی حضرات کے حافظ نادر بخش شجاع آبادی خلیلی خریدار نمبر ۱۹۹۰، دعوتِ ختنہ میں شمولیت کے ثبوت پر لکھتے ہیں کہ ادب مفرد بخاری میں ہے۔ باب دعوت ختان "سالم نے کہا۔ ابن عمر (میرے والد نے) میرا اور نعیم کا ختنہ کرایا۔ اور ہم پر ایک بکری ذبح کی۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم خوشی و شادی کرتے تھے۔

نواب صدیق حسن خان نے توفیق الباری ترجمہ اردو مفرد بخاری کے ص۲۹ میں لکھا ہے کہ یہ اثر دلیل ہے۔ جواز ذبح کبش بر ختنۂ اطفال

(اہلحدیث امرتسر ص۱۱، ۱۶ اگست ۱۹۱۲ء)

الادب المفرد میں امام بخاری کا باب دعوت ختان سے دعوت ختنہ کا جواز بہت جلد پیش کر دیا۔ مگر بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا جواز پیش کرنا وہابیوں کیلئے موت ہے۔

حالانکہ اسی اَدب المفرد میں امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے باب تقبیلِ الید وَباب تقبیل الرجل ۔ ہاتھ چومنے کا باب، پاؤں چومنے کا باب ۔ دو باب باندھ کر احادیث اور صحابہ کے اثر پیش فرمائے ہیں۔ کہ صحابہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔

اِس مسئلہ کے جواز اور اس پر عمل کرنے سے نامعلوم وہابیوں کو کیوں تکلیف ہوتی ہے۔

اِس سے عوام تو یہی نتیجہ نکالیں گے۔ کہ وہابیوں کا مسلک اپنا من پسند ہے۔ جو اِن کے نزدیک جائز ہے۔ وہ جائز ہے۔ اور جو اُن کے نزدیک حرام اور بدعت ہے وہ حرام اور بدعت ہے۔ گو اس کا ثبوت احادیث شریف اور اسلاف میں بھی موجود ہو۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور مُنصفی کرنا خُدا کو دیکھ کر!

وہابی مولویوں کو اِتفاق اور اِتحاد کے فوائد کا علم نہیں

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنے مولویوں کے حالِ زار پر افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"ہر ایک دردمند کو افسوس ہے۔ "خدا ہمارے علماء اسلام کو اتفاق و اتحاد کے فوائد سمجھائے!

(اہلِ حدیث امرتسر ص۶، کالم ۲، ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء)

ثناءُ اللہ امرتسری کا رونا اور افسوس کرنا یہ بتا رہا ہے کہ وہابی مولوی اتفاق و اتحاد کے فوائد سمجھنے سے بے بہرہ اور ناواقف ہیں۔

وہابی مولویوں کے بارے میں ایسی گواہی کو پڑھ کر ہر شخص یہ نتیجہ نکالے گا کہ یہ جو مذہبی انتشار

اور افتراق ہے۔ اس کے موجد بھی اور مصرف وہابی مولوی ہی ہیں۔ جن کو اتفاق اور اتحاد کے فوائد کی سمجھ ہی نہیں۔ اس لئے وہ ہر قریہ، شہر اور علاقہ میں لڑائی جھگڑے اور مذہبی انتشار کا بازار گرم رکھتے ہیں۔

نیز وہابی مولوی کی علمی قابلیت کی حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ جس جماعت اور فرقہ کے علماءِ اسلام اتفاق و اتحاد کے فوائد نہیں سمجھتے وہ قرآن اور حدیث کو خاک سمجھتے ہونگے۔

"مولانا بٹالوی اور ہم"

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری نے "مولانا بٹالوی اور ہم" کی سرخی دے کر لکھا ہے کہ اہلِ حدیث مورخہ ۱۱ر جون میں مولانا بٹالوی کے مباحثہ کا مضمون درج ہو چکا ہے احباب کو فیصلہ کا انتظار ہوگا۔ ان کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میرے آخری مضمون مورخہ ۲۰ مئی کا جواب آج گیارہ جولائی تک نہیں آیا۔ بذریعہ مُنصف صاحب کئی دفعہ تقاضا بھی کیا گیا ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۲، کالم ۲، ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء)

یہ وہابی مولویوں کا آپس میں مباحثہ ہے۔ بٹالوی صاحب، ثناءُ اللہ امرتسری صاحب کے اُستاذ الاُستاذ ہیں۔ شاگرد یہ لکھ رہا ہے کہ بٹالوی صاحب سے بار ہا تقاضا کرنے کے باوجود بھی کوئی جواب نہیں۔

اس کے جواب میں بٹالوی صاحب سے پوچھا گیا ہوگا۔ تو اُنہوں نے یقیناً یہی کہا ہوگا۔ کہ امرتسری صاحب نے بالکل جھوٹ لکھا ہے۔

جب یہ وہابی مولوی آپس میں ایک دوسرے سے مباحثہ کرنے سے ساقط الجواب ہیں۔ تو علماءِ حق اہلِ سُنت وجماعت سے مباحثہ کیسے کر سکتے ہیں۔ آپس میں ساقط الجواب ہونے کے باوجود اپنی ہی جماعت کے مولوی کو جھوٹا کہیں۔ اور شکست خوردہ کہیں تو اہلِ سُنت وجماعت کے علماء سے مناظرہ میں عبرتناک شکست کھانے کے بعد اگر اپنی جیت کا اشتہار شائع کر دیں۔ تو ان سے کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ یہ طریقہ اور ان کو اپنے اکابر سے ورثہ میں ملا ہوا ہے۔

خلفاءِ راشدین کا قولِ حجتِ شرعی نہیں!

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ "ہمیں کہیں نہیں ملتا۔ کہ صحابۂ کرام نے کسی مسئلہ میں خلفاءِ اربعہ کے قول کو شرعی حجت کے پیش کیا ہو۔

(اہلحدیث امرتسر صہ۲، کالم مہ۲۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء)

اس میں صریحاً وہابیوں کے امام نے سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمانِ مبارک کی مخالفت کی ہے۔ امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تو فرمایا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔

تم پر میری اور خلفاءِ راشدین کی سنّت لازم ہے۔

اور امام الوہابیہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کہیں پتہ نہیں چلتا کہ صحابۂ کرام نے کسی مسئلہ میں خلفاءِ اربعہ کے قول کو بطورِ شرعی حجت کے پیش کیا!

نمازِ تراویح باجماعت حافظِ قرآن کھڑا کر کے ادا کرنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے رائج ہے قرآن پاک کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا مشورہ سرکار عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ اور اس پر عمل سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شروع ہے۔ عیدگاہ میں منبر بچھانا سرکار عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ امیر المومنین کا لقب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے ہے۔ جمعۃ المبارک کی دوسری اذان سرکار عثمانِ غنی سے ثابت ہے!

مگر امام الوہابیہ صریحاً اس کی تردید کر رہے ہیں۔ جس جماعت کے امام کا مبلغ ایسا ہے اور جو صحابہ کرام علیہم رضوان کے بارے میں صریحاً کذب اور جھوٹ سے کام لے رہا ہو۔ تو دیگر حضرات کا کیا حال ہوگا۔

مِل گئی نجدی تجھے کفرانِ نعمت کی سزا۔

بٹالوی کی دیانت اور امانت پر چوٹ

ثناءُ اللہ امرتسری اپنے اُستاذ الاستاذ اور وہابیوں کے مجتہد مولوی محمد حسین بٹالوی کی امانت اور دیانت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس موقع پر میرے دل میں آیا تھا کہ میں حضرت بٹالوی کی دیانت اور امانت کا کچھ ذکر کروں، جو انہوں نے اپنے نئے رسالہ میں ظاہر کی ہے، جس کا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہوا ہے، مگر چونکہ اس امر میں مصنفوں کی تجویز فریقین کی طرف سے پیش ہے اس لئے سر دست اس کو چھوڑتا ہوں۔

(اہلحدیث امرتسر صہ۲، کالم مہ۳، یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء)

جس شاگرد کو اپنے اُستاذ الاستاذ کی امانت اور دیانت پر یقین اور اعتماد نہیں بلکہ امانت اور دیانت کا تذکرہ اخبار میں کرنے کا خواہشمند ہے۔ وہ اگر بزرگانِ دین کی گستاخی اور بے ادبی کرے، تو افسوس کیونکر کیا جا سکتا ہے! نیز ثنائی عبارت سے اس حقیقت کا بھی انکشاف ہو گیا۔ کہ وہابیوں کے اکابر اور مجتہدین امانت میں خیانت اور دھوکہ دہی سے کام لینے والے ہیں۔ مولوی ثناءُ اللہ صاحب آپ کی عبارت ہی سے ہم کو تنبیہ ہو گئی کہ آپ کی جماعت کے اکابر پر مسلمانوں کو اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ امانت اور دیانت کے معاملہ میں اُن کے مولوی کا ہی اُن پر اعتماد نہیں۔

اور وہ جو مولوی ثناءُ اللہ امرتسری ہیں۔ جن کو وہابیوں کا امام اور سردار لکھا جاتا ہے بالکل امام اور سردار پر بھی وہابی مولویوں کو اعتماد نہیں ہے۔ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالوہاب اور عبدالستار دہلوی وغیرہم وہابی مولویوں کی کتب کی عبارات شاہد ہیں۔

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا!
کہیں عابد ہے کہیں زاہد کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا

وہابی مصنفوں کا حال

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مصنفین کے بارے میں لکھتے ہوئے حافظ

عبد اللہ روپڑی کے رسالہ پر تبصرہ کرتے ہیں کہ جس مضمون پر رسالہ مذکور (درایت تفسیری) لکھا گیا ہے۔ یہ ہے، جو مصنف کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

تفسیر صحابہ کے معتبر ہونے پر دس دلائل قائم کئے گئے۔ اور شبہات خصم کا معقول اور کافی جواب دیا گیا ہے۔ (لوح نمبر ۱)

اسی موضوع کی توضیح ص۳۴ پر یوں ملتی ہے۔

گفتگو آپ کے ساتھ صرف اس بات میں ہے کہ ہمارے درمیان تفسیر صحابہ حجت ہے یا نہیں۔

پس موضوع رسالہ ہذا کا صاف ہے کہ اس رسالہ میں اس مضمون کو ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کی تفسیر حجت شرعی ہے۔ بہت خوب۔

ہم نے جو اس رسالہ کی لوح کو دیکھا تو خوشی ہوئی کہ بہت دنوں سے سنتے تھے ایک رسالہ اس مضمون پر نکلنے والا ہے۔ امید ہے اس رسالہ کے مشیر بعض بڑی عمر کے بزرگ بھی ہیں۔ جو آج تک بھی اس رسالہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ مگر افسوس کہ رسالہ دیکھ کر ہمارے منہ سے بھی نکلا۔

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

مصنفین نے رسالہ میں اس موضوع پر قلم ہی نہیں اٹھایا۔ سارا رسالہ مخالف پر جرح اور اعتراضات سے بھر دیا۔ یہ نہ سوچا کہ بحیثیت مدعی کے ہمارا فرض کیا ہے۔ لوح رسالہ پر ہم نے اپنی تصویر مدعیانہ دکھائی ہے۔ مگر رسالہ کے اندر تمام اوراق میں مدعیانہ منصب کو بھول سے بھی نہیں چھوا۔ بلکہ محض جارحانہ اور معترضانہ پہلو ہے۔ کیا فریق مخالف پر اعتراض کرنے سے آپ کا مدعا ثابت ہو جائے گا۔ مولانا بٹالوی کا طرز مناظرہ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے۔ غالباً انہی کا اتباع کیا گیا ہے۔

رنج اس بات کا ہے کہ مصنف یا مصنفین نے اپنا موضوع باوجود صاف لکھنے کے بھی محفوظ نہیں رکھا۔ یا دانستہ بھول گئے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۴ کالم ۱، ۲، ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء)

قارئین کرام! اس ثنائی تحریر سے وہابی مصنفین کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کہ وہابی مولوی اپنے دعویٰ کو دلائل سے ثابت نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف اور صرف فریق مخالف پر جارحانہ اور معترضانہ حملے کرنا ہی جانتے ہیں۔

کیونکہ دلائل سے ثبوت تو وہی پیش کر سکتا ہے۔ جس کے پاس علم ہو۔ اہل علم حضرات کی کتب کا مطالعہ کریں تو وہ اپنے موضوع اور دعوے کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں۔ مگر جہلا کے پاس علم نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ جارحانہ اور معترضانہ پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اور یہ پہلو وہابی مصنفین میں ہے۔ جس کی گواہی خود امام الوہابیہ ثناء اللہ صاحب امرتسری نے دی ہے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے، گواہی تیری!

جس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حقیقت آمیز الفاظ ثناء اللہ امرتسری نے استعمال کئے۔ اس رسالہ کا نام درایت تفسیری ہے۔ جس کا مصنف وہابیوں کی مایہ ناز شخصیت حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی ہیں۔ جن کو حافظ عبد القادر صاحب روپڑی اور دیگر وہابی مولوی محدث کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔ اسی لئے تو ثناء اللہ امرتسری نے یہ شعر لکھا ہے۔

شیخ جی کی سنتے تھے، مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا، تو عمامے کے سوا ہیچ!

اس کے ساتھ ساتھ وہابی عوام کی خصلت کا بھی ثنائی تحریر "اس رسالہ کے مشیر بعض بڑی عمر کے بھی ہیں، جو آج تک اس رسالہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں" سے علم ہو گیا۔ کہ ان کے مولوی کا رسالہ یا کتاب جہالت کا پلندہ ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے اس کی تعریف و توصیف ہی کرنی ہوتی ہے۔

ثناء اللہ امرتسری نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اور اپنے مصنفوں کی جہالت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی جماعت کے مجتہد اور اپنے استاذ الاستاذ مولوی محمد حسین بٹالوی کے مناظرہ کی طرز کا بھی انکشاف کر دیا ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ وہابی مولوی اپنے موضوع مناظرہ کو دلائل سے ثابت

کرنے اور مناظرہ میں فتح و نصرت اور کامیابی حاصل کرنے کے قابل ہی نہیں۔

مگر وہابی عوام کا یہ حال ہے کہ وہابی مولوی کو مناظرہ میں واضح شکست ہو جائے، اور اپنی آنکھوں سے اس کی ذلت و رسوائی دیکھ بھی لیں، تب بھی، وہ اپنے مولوی کی تعریف و توصیف ہی کریں گے۔

اور اس کی کامیابی کے جھوٹے اشتہارات شائع کر دیں گے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی یہ تحریر ۱۹ر فروری ۱۹۱۵ء کی ہے جو آج سے اکسٹھ سال پہلے کی تحریر ہے، سے یہ بھی عیاں ہو گیا کہ عبرت ناک شکست کھا کر شاندار فتح کے اشتہار شائع کرنا موجودہ وہابی مولوی کا ہی شیوہ نہیں بلکہ ان کے پرانے بزرگوں کا شیوہ اور طریقہ رہا ہے، یا یوں کہئے، کہ یہ رویہ ان کو ورثہ میں ملا ہوا ہے۔

ثنائی مناظرہ کی حقیقت

آج تمام وہابی اپنی کتابوں اور رسالوں میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو اپنی جماعت کا بہت بڑا مناظر اور کامیاب مناظر لکھتے ہیں۔ لیکن ثنائی مناظرہ کی حقیقت کا وہابی مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری جو ثناء اللہ کے استاد بھائی ہیں۔ اپنی کتاب الفیصلۃ الحجازیہ میں پوسٹمارٹم اس طرح کرتے ہیں۔

وہابی مصنفوں کو وہابی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج

مولوی ثناء اللہ امرتسری درایت تفسیری کے وہابی مصنفوں کو چیلنج کرتے ہوئے اپنی پیش کش اس انداز سے کرتے ہیں۔

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ہونے والا ہے، اس موقعہ پر بہت سے علماء آئیں گے۔ شمس العلماء مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی (حنفی) مولوی سید علی صاحب حائری (شیعہ) مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی (اہلحدیث) ان تینوں صاحبوں کو یکجا جمع کر کے سوال کیا جائے۔ کہ آپ حضرات صرف یہ بتلا دیں کہ مصنف نے کس صفحہ

پر اس مضمون کے ثابت کرنے کا تہیہ کیا ہے۔

یاد رہے کہ ہم یہ سوال نہیں کرنا چاہتے۔ کہ موضوع رسالہ کو کہاں ثابت کیا؟ کیونکہ یہ ایک نزاعی صورت ہے۔ بلکہ ہم صاف اور سیدھا سوال یہ کریں گے۔ کہ مصنف نے اس موضوع کے ثابت کرنے کا تہیہ اور ارادہ کہاں کیا۔ اس لئے کہ ہمارا خیال ہے کہ مصنف اور اس کے مشیرین اپنا منصب ہی بھول گئے ہیں۔ کہ ہمیں اس رسالہ میں کیا لکھنا چاہیئے۔ اگر یہ صاحب بالاتفاق یا بکثرت رائے ہم کو اس صفحہ کا نشان بتلا دیں گے۔ جہاں پر مصنف نے حسب سوال ہمارے، تہیہ بھی کیا ہو گا۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ رسالہ مذکورہ کے موجودہ نسخوں کی لاگت اپنے پاس سے دیکر مفت تقسیم کرا دیں گے۔

اسی طرح وہ مقام بھی پیش کر کے فیصلہ کرایا جائے گا۔ جہاں پر مصنف نے اس ہیچ میدان کو ایک منطقی مسئلہ کے متعلق یتیم فی المنطق لکھا ہے۔

یہی حضرات اس منطقی مسئلہ کا بھی فیصلہ کر دیں گے۔ جس سے معلوم ہو جائے گا، کہ میں یتیم فی المنطق یا بالغ بلکہ صاحب اولاد۔

میں وعدہ کرتا ہوں۔ دونوں امور میں میرے برخلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں رسالہ مذکورہ کی لاگت میں دے کر موجودہ نسخے مفت تقسیم کرا دوں گا۔ اس کے بعد جواب دینا نہ دینا میرے اختیار میں ہو گا۔ اس سے مصنفوں کو تعلق نہ ہو گا۔

مصنف (عبداللہ روپڑی) اور اس کے مشیروں کو اگر یہ صورت منظور ہو۔ تو تینوں صاحبوں کے پاس ایک ایک رسالہ ہے۔ ایک مشترکہ خط بھیج دیں۔ خط پر میرے دستخط بھی ہوں۔ کہ

یہ رسالہ آپ کی خدمت میں اس غرض سے بھیجا جاتا ہے کہ آپ اس کو اس نیت سے ملاحظہ کریں کہ مصنف نے جو لوح پر موضوع رسالہ لکھا ہے اس کے ثابت کرنے کی طرف کس صفحہ پر توجہ اور تہیہ کیا ہے۔ آپ کو یہ تکلیف نہیں دی جاتی کہ مدعا کے ثبوت کی نسبت رائے دیں کہ دلائل تو یہ سے ثابت ہوا یا نہیں۔ بلکہ تکلیف صرف یہ ہے کہ مختار ارادہ فعل کا پتہ بتلا دیں۔ ایام جلسہ حمایت اسلام لاہور میں ہم آپ تینوں صاحبوں کو یکجا کر کے فیصلہ سنیں گے۔ اتنے عرصہ تک۔ رسالہ مرسلہ

ملاحظہ فرمالیں۔ اُمید ہے اس تکلیف کو علمی خدمت جان کر قبول فرماویں گے۔

ناظرین! کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک پاکٹی اور ذی علم ایک زبردست مضمون پر قلم اُٹھاویں، وقت لگاویں، روپیہ خرچ کر کے چھپوادیں، اور دور دراز ممالک میں اس کی اشاعت کریں، اور فریقِ مخالف پر رجوع کرنے کا زور ڈالیں، مگر اپنی غلطی پر مطلع نہ ہوں۔ یاللعجب کیا سچ ہے

خیرے وارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند!

مصنف اور اس کے مشیرین کو اپنے فعل کا اگر علم ہے تو میری پیش کردہ تجویز کو منظور کرنے میں اُن کو کوئی عذر نہ ہونا چاہیئے۔

(اہلحدیث امرتسر ص۴ کالم ۲-۳، ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء)

قارئینِ کرام: مولوی ثناءاللہ امرتسری کی تجویز بہت اچھی تھی۔ مگر وہابیوں کے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اور اُن کے دیگر وہابی ساتھیوں اور مشیروں نے ثنائی تجویز اور صلح کو منظور نہیں کیا صاحب عدل و انصاف اس تجویز سے کبھی مُنہ نہ پھیرتا۔

معلوم ہوا کہ واقعی حافظ عبداللہ روپڑی کو اپنے رسالہ پر بھی اعتماد نہ تھا۔ ورنہ وہ ضرور چیلنج اور تجویز کو قبول کرتے۔

ثنائی تحریر اور روپڑی کے انحراف سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہابیوں کے عظیم المرتبت محدث روپڑی اپنے دعویٰ اور موضوع کو دلائل سے ثابت کرنے سے عاجز ہیں!

جب ان کے محدث کا یہ حال ہے تو دیگر مولویوں کا کیا حال ہے بلکہ یہ کہنا بھی بالکل درست ہوگا، جس عبدالقادر روپڑی کے چچا کا مبلغ علم اتنا ہے تو اس بیچارے عبدالقادر روپڑی کا جو اس کا بھتیجا ہے۔ اور اس سے فیض یافتہ ہے۔ اس کا زور استدلال کیا ہوگا۔

جو حال ان کی کتابوں کا ہے۔ وہی حال ان نام نہاد مناظروں کے مناظرہ کا ہے۔

ثناءاللہ امرتسری نے مصنفوں کے نام بھی بتائے۔ اور فیصلہ صرف رسالہ کے مطالعہ سے یہ کرنا ہے کہ مصنف نے اپنے موضوع کو اپنی پوری کتاب میں کس صفحہ پر ثابت کرنے کا تہیہ یا ارادہ کیا ہے!

بیٹھ کوئی اتنی مشکل بات نہیں اور انحراف کرنے والا معاملہ نہ تھا۔ مگر روپڑی حضرات انحراف کر گئے۔ کیونکہ بیچارے علم کے معاملہ میں بالکل ... ... ہیں۔

یہ ثنائی چیلنج اور تجویز ہے۔ جو کہ وہابی مناظر کی ہے۔

دھرنگ کا مناظرہ

مورخہ ۹ رجون ۱۹۷۶ء بروز اتوار کو موضع دھرنگ ضلع گوجرانوالہ میں حافظ عبدالقادر روپڑی وہابی اور شیر اہلسنت مناظر اسلام علامہ محمد عنایت اللہ صاحب قادری سانگلہ ہل (اہل سنت) کے درمیان مناظرہ ہوا۔ فقیر علامہ محمد عنایت اللہ صاحب قادری کا معاون مناظرہ تھا اور وہابیوں کے رفیق خان پسروری صدر مناظرہ تھے۔ موضوع مناظرہ ندائے یارسول اللہ تھا۔

روپڑی صاحب نے کہا کہ یا محمد یا رسول اللہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جان کر پکارنا ناجائز اور شرک ہے۔

قریباً چار ساڑھے چار گھنٹے مناظرہ ہوا۔ علامہ محمد عنایت اللہ صاحب قادری نے بار بار روپڑی صاحب سے مطالبہ کیا۔ کہ حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ایک آیت یا ایک حدیث شریف پڑھ کر سناؤ کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو۔ کہ یا محمد، یارسول اللہ حاضر و ناظر جان کر پکارنا شرک ہے۔ تو میں آپ کا مرید ہو جاؤں گا۔

مگر روپڑی صاحب ساڑھے چار گھنٹہ کے طویل عرصہ میں اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش نہ کر سکے۔ جس پر منتظم مناظرہ چوہدری محمد رفیق صاحب آف دھرنگ نے فیصلہ سنایا۔ جس کا فقت کے پاس ریکارڈ موجود ہے۔

"دونوں مناظروں کو وقت دیا گیا۔ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل والوں نے قرآن و حدیث کے حوالے دیئے مگر روپڑی صاحب نے اُن کا کوئی جواب نہ دیا۔ بار بار روپڑی صاحب سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ حدیثوں کا جواب دو۔ مگر مطالبہ کے باوجود انہوں نے جواب نہ دیا۔ اس لئے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ روپڑی صاحب ہار گئے اور عنایت اللہ صاحب جیت گئے۔"

اِلزام تراشی روپڑی خاندان کا شیوہ ہے

جب روپڑی خاندان اپنی جماعت کے ثناءُ اللہ کے سامنے اپنے دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکے۔ تو اہلِ سُنّت کے شیروں کے سامنے اُن کی کیا مجال ہے۔

ثنائی تحریر سے اس حقیقت کا بھی انکشاف ہو گیا۔ کہ روپڑی خاندان کا الزام تراشی کرنا ہمیشہ ہی سے شیوہ ہے۔

کیونکہ عبداللہ روپڑی نے ثناءُ اللہ امرتسری کو یتیم فی المنطق کہا ہے۔

ثناءُ اللہ امرتسری نے یہ بھی روپڑی صاحب کو کہا کہ تینوں منصفوں کے سامنے اس کے متعلق بھی فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ میں یتیم فی المنطق ہوں یا بالغ بلکہ صاحبِ اولاد۔

لیکن روپڑی پارٹی کو یہ ثابت کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہی ثنائی رائے کو قبول کیا۔ اس سے یہ واضح ہوا کہ وہابی مولویوں کا یہ بھی شیوہ ہے کہ دوسروں کے خلاف غلط دعوے کرتے ہیں۔ اور پھر ثابت کرنے کی بھی جرأت نہیں۔

ثنائی تحریر کے آخری جملے جو اُنہوں نے وہابی ناظرین کو مخاطب کر کے لکھے ہیں سے اظہر من الشمس کہ وہابی مولوی، وہابی عوام کا روپیہ ضائع اور فضول خرچ کرتے ہیں۔ یہ اُنہوں نے اپنی ایک دکانداری بنائی ہوئی ہے:

پھر وہابی مولویوں کا یہ بھی پرانا شیوہ اور طریقہ ہے۔ کہ خود غلطی پر ہوتے ہوئے دوسروں پر زور دیتے ہیں کہ وہ غلط ہیں۔ اور رجوع کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس ثنائی تعجب سے واضح ہے۔ کہ فریقِ مخالف پر رجوع کرنے کا زور ڈالیں۔ مگر اپنی غلطی پر مطلع نہ ہوں یا للعجب کیا سچ ہے۔

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس!
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند!

اگر مولوی ثناءُ اللہ اپنے مولویوں کی اس مکّارانہ چال پر تعجب کرتے ہیں۔ تو عوام وہابی مولویوں کے بارے میں کیا کیا رائے قائم کریں گے۔

ثناءُ اللہ امرتسری کا عجیب استدلال

مولوی ثناءُ اللہ امرتسری اپنی جماعت کے روپڑی صاحب اور ان کے مشیروں پر استدلال نہ کر سکنے کا الزام دے رہے تھے۔ مگر ثناءُ اللہ امرتسری کا اپنا حال بھی اسی طرح ہے جو کہ ان کے اس فتوے سے عیاں ہے۔ سائل اور سوال اور امرتسری کا جواب دونوں پیشِ خدمت ہیں:

س ۱۰۱۲:- بعد نماز فریضہ کامل درود شریف پڑھ کے اَللّٰھُمَّ انت السّلام پڑھیں یا درود شریف ترک کر کے فقط اللّٰھم انت السلام سے شروع کریں؟ درود شریف قبل پڑھنے کی مخالفت میں کوئی صحیح حدیث ہو تو بیان کریں۔

ج ۱۰۱۲:- اورادِ مسنونہ کے لئے یہ طریق ہے۔ کہ جو ورد کسی مقام پر ثابت ہو وہی مسنون ہے۔ دوسرا نہیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰے محمد کہا تو ابن عمر نے کہا اس موقع کے لئے ہم کو درود نہیں سکھایا گیا۔ بلکہ الحمد للہ سکھایا گیا ہے۔ اس روایت کے مطابق بعد نماز متصل وہی دُعا پڑھنی چاہیئے۔ جس کا ثبوت ملتا ہے۔ اللّٰھم انت السّلام درود کی فضیلت بجائے خود ہے۔ مگر وقت مناسب وہی ہے جو بتلایا گیا ہے۔

(اہلحدیث امرتسر ص ۱۳، کالم ۱/۲۔ ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء)

سائل سوال کرتا ہے۔ کہ درود شریف قبل پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو۔ تو بیان کریں۔

مگر مولوی ثناءُ اللہ صاحب چھینک آنے والی روایت پیش کر رہے ہیں۔

سوال گندم جواب چنا

پھر جواب میں لکھتے ہیں کہ بعد نماز متصل وہی دُعا پڑھنی چاہیئے جس کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناءُ اللہ امرتسری صاحب کو یہ حدیث شریف یاد نہیں رہی۔

إِنَّ الدُّعَا مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ بے شک دُعا آسمانوں اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے۔ اور آسمانوں کی طرف اوپر نہیں جاتی۔ (یعنی درجۂ قبولیت حاصل نہیں کرتی) جب تک تُم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھو۔

(مشکوٰۃ شریف۔ صفحہ ۸۷ مطبوعہ دہلی)

اس ارشادِ نبوی سے بالکل واضح ہے کہ جس دُعا میں درود شریف نہ پڑھا جائے، وہ قبول ہی نہیں ہوتی۔ پھر ثناء اللہ امرتسری نے درود شریف نہ پڑھنے کی اجازت دے دی۔ جبکہ خود اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ کو دعا قرار دے رہے ہیں۔ جو کہ ان کے اس جملہ "بعد نماز متصل وہی دُعا" سے ظاہر ہے۔

لفظ دُعا بھی استعمال کریں اور درود شریف کی ممانعت بھی کریں۔

بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو!

ان کی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہابی مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے بُغض اور عناد ہے۔

وگرنہ وہ کبھی اس کی ممانعت نہ کرتے۔

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح ہو گیا کہ وہابیوں کا شیخ الاسلام اور امام ثناء اللہ امرتسری لوگوں کی دُعاؤں کو ضائع کرنے والے ہیں۔

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم مبارک کی صریحاً خلاف ورزی کرنے کی تبلیغ کرنے والے تھے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو فرمائیں کہ درود شریف بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی، اور ثناء اللہ امرتسری کہیں کہ درود شریف پڑھ کر دُعا نہ مانگو۔

"شرم نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں۔

ایسے حضرات کے لئے ہی کسی نے خوب کہا ہے۔

رہبری کیا کریں، اندھے گمراہ نے والے'

ثناء اللہ امرتسری کا اعلانیہ اقرار!

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری اپنے اخبار اہلِ حدیث امرتسر میں اپنے اکابر مولوی احمد اللہ امرتسری، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی فقیر اللہ مدراسی، قاضی عبدالاحد خانپوری، کو مخاطب کرتے ہوئے تمام ناظرینِ اخبار تک اپنے جھوٹے ہونے کا اور اپنے دعوؤں میں جھوٹا ہونے کا اعلانیہ اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

میں بھی جھوٹا میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
نہیں سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے۔

(اہلِ حدیث امرتسر صفحہ ۲، کالم ۲، ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۵ء)

ثنائی اقرار کا پہلا جملہ "میں بھی جھوٹا" کو پڑھ کر پھر ارشادِ باری تعالیٰ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، کو بھی محفوظ رکھتے ہوئے دوسرے فرمانِ باری تعالیٰ کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔

مَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا۔

جس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ پس اُس کا کوئی ہرگز مددگار نہیں۔

نامعلوم وہابی مولوی اسی لئے اپنے وہابیوں کو یہ وعظ اور تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ کوئی ولی، نبی، غوث کسی کا مددگار نہیں ہے۔

جس جماعت کا شیخ الاسلام اور سردار لعنتی ہو تو اس کی پوری جماعت کا اور اس کے معتقدین کا کیا حال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ کہ میری بارگاہ میں دُعا اس طرح کیا کرو۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

یا اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا!

معنیتوں کے راستہ سے دُور رہنے کا حکم ہے۔ اور انعام یافتہ حضرات کے راستہ پر چلنے کا حکم ہے۔

اسی لئے اہلِ سنّت و جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو اپنا راہنما اور بزرگ تسلیم نہیں کرتے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا یہ اقرار کہ "میں بھی جھوٹا" بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ورگرنہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہابیوں کے مولوی حلف اٹھا کر صریحاً جھوٹ بولتے ہیں۔

مگران کو جھوٹ بولتے ہوئے قطعاً کوئی شرم حیاء اور خوفِ خدا بالکل نہیں۔

شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ثنائی اقرار کا دوسرا جملہ، کہ "میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے ہیں!" کو دیکھیں تو اور بھی کئی حقائق روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتے ہیں۔ کہ ثناء اللہ امرتسری کے جو دعوے ہیں۔ وہ سب جھوٹے ہیں۔

اَب ثناء اللہ امرتسری کا دعوےٰ ہے کہ اہلحدیث حقانیت پر قائم ہیں۔ ثنائی اقرار سے ثابت ہوا کہ اہلِ حدیث باطل پر ہیں۔

ثنائی دعویٰ یہ ہے کہ نبی پاک کو علمِ غیب عطائی نہیں ہے۔

اقرار سے معلوم ہوا کہ یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علمِ غیب عطائی ہے۔

ثنائی دعویٰ کہ اہلِ سنّت و جماعت مشرک، بدعتی ہیں۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ اہلِ سنّت و جماعت مسلمان ہیں۔

ثنائی دعویٰ کہ یارسول اللہ کہنا ناجائز ہے۔ اقرار سے ثابت ہوا کہ یارسول اللہ کہنا جائز ہے۔

ثنائی دعویٰ کہ گیارہویں شریف کھانا حرام ہے۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ گیارھویں شریف جائز ہے اور حلال ہے۔

ثنائی دعویٰ کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان اور ملک الموت کا علم نص

سے ثابت ہے۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ نبی پاک کا علم غیب شریف تمام کائنات والوں کے علم سے زیادہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مَا کَانَ وَمَا یَکُونُ علم عطا فرمایا ہے۔

ثنائی دعوےٰ کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلم ماذون و مختار نہیں ہیں؟

اقرار سے ثابت ہوا کہ نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ماذون و مختار ہیں۔

ثنائی دعوےٰ ہے کہ اولیاء اللہ کو باذنِ الٰہی مددگار اور حاجت روا سمجھنا شرک ہے۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ کو باذنِ الٰہی مددگار اور حاجت روا سمجھنا جائز ہے۔

ثنائی دعوےٰ ہے کہ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ نہ پڑھنا چاہیئے۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ کہنا جائز ہے۔

ثنائی دعویٰ ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا شرک ہے۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنا جائز ہے۔

ثنائی دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکنے سے پاک اور مبرّا ہے۔

ثنائی دعوےٰ ہے کہ نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم مردہ ہیں۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ حضور پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم زندہ ہیں۔

ثنائی دعوےٰ ہے کہ سرورِ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر نہیں ہیں۔

اقرار سے ثابت ہوا کہ سرورِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم حاضر و ناظر ہیں۔

ثناء اللہ امرتسری کے اُستاذ کا

منبر پر بھی وہابی مولویوں پر طعن و تشنیع کرنا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے اُستاذ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کے بارے رقمطراز ہیں کہ خطبوں میں منبروں کے اُوپر جہاں گرمی میں لوگوں کو پنکھا ہلانے سے بھی منع کریں، مگر سارے خطبے میں میرے نام کا وظیفہ پڑھیں (شاید یہ بھی سُنّت ہوگا) مگر جنبیلہ کے لیے ایک ایسے شخص کو اپنا امام بنا دیں۔ جس کو تاش، چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے فرصت نہ ہو۔ کیا یہ علم کی شان ہے؟

(اہلحدیث امرتسر ص۲، کالم ۲، ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء)

ثنائی تحریر سے ثابت ہوا کہ وہابیہ کے مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری جو ان کے ہاں جید عالم شمار کئے جاتے ہیں۔ جمعہ کے خطبوں میں بھی اپنی جماعت کے ایک دوسرے مولوی کے خلاف ہی زہر اُگلتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خلاف طعن و تشنیع کرنا ان کا شیوہ ہے۔

اس کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے سُنّت مُصطفوی کی تضحیک کی۔ کہ سارے خطبے میں میرے نام کا وظیفہ پڑھیں (شاید یہ بھی سُنّت ہوگا) بریکٹ کے لفظوں سے سُنّت کی تضحیک ہوئی ہے۔

معلوم یہ ہوا کہ وہابیہ کے اکابر عجیب و غریب ذہن کے مالک ہیں۔ کوئی خطبہ میں اپنے مولویوں کی تضحیک کرتا ہے۔ اور طعن و تشنیع کرتا ہے۔ اور کوئی رسالہ میں سُنّت نبوی کی تضحیک اڑاتا ہے۔

کسی نے اسی لئے کہا ہے:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے؟
خصوصاً وہابیت کی اس وبا سے

علماء کا ماحول عالمانہ ہوتا ہے، دوست احباب بھی شریف طبع ہوتے ہیں اور فیصلہ کرنے والے منصف میں بھی وہ شریف آدمی کو منتخب کرتے ہیں۔ مگر وہابیوں کے جید مولوی کا حال یہ ہے۔ کہ آپس میں مولویوں نے تنازعہ کے بارے میں منصف جس کو مقرر کر رہے ہیں۔ جس کا تذکرہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اس طرح کر رہے ہیں۔ کہ:

"فیصلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو اپنا امام بنا دیں جس کو تاش، چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے فرصت نہ ہو۔"

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے ایسے شخص کو منصف کیوں مقرر کیا۔ اس کا جواب شعر کا یہ مصرعہ ہی ہے۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

مولوی احمد اللہ کی تین شرطیں

مولوی ثناء اللہ امرتسری اور دیگر وہابی مولویوں کے نزاع کو ختم کرنے کے سلسلے میں مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے تین شرطیں لگائی ہیں؟

(۱) مباحثہ کھلے میدان میں بمقام امرتسر پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے تقریری ہوا کرے گا۔

(۲) منصف مولانا محمود الحسن صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند ہوں گے۔

(۳) خرچہ ہر حال تم (ابوالوفا) پر ہوگا۔

(اہلحدیث امرتسر ص۲، کالم ۲، ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء)

مولوی احمد اللہ میں اسلام کا درد نہیں

ان شرائط پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ ان حضرات کو اسلام کا کچھ درد یا اس نزاع سے کوئی اصلی اخبار دیکھنا ہے جس کو دور کرنا چاہتے ہیں۔

(اہلحدیث امرتسر صہ ۲، ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء)

ہم یہ کہیں گے کہ امرتسری صاحب آپ نے یہ تو لکھ دیا کہ احمد اللہ صاحب امرتسری کو اسلام کا کوئی درد نہیں۔ مگر ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو بھی اسلام کا کوئی درد نہیں۔ کیونکہ "جن کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں، اور عوام پر اظہار کر رہے ہیں کہ ان کو اسلام کا درد نہیں"، وہ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ اور مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری آپ کے اُستاذ ہیں۔ جب اُستاذ کو دردِ اسلام نہیں۔ تو آپ بھی اُن ہی کے تربیت یافتہ ہیں۔

عارف رومی نے تو بڑے تجربے کی بات کہی ہے:-

صحبتِ طالع ترا طالع کند

محمد حسین بٹالوی کا حال

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی جماعت کے مولوی محمد حسین بٹالوی کی شرائط کا جواب دیتے ہوئے اُن کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ، نہ میں نے مولانا صاحبان کا نام پیش کیا، نہ میں نے حنفی علماء کی مُنصفی سے انکار کیا۔ مولانا! میں یہ تو نہیں کہہ سکتا آپ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حاشا وکلا مگر یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کو بوجہ کبر سنی کے سہو ہو گیا۔ ورنہ یاد ہو گا۔ تو آپ علماء حنفیہ کی منصفی سے مجھے منکر نہ ٹھہراتے۔

(اہلحدیث امرتسر صہ ۳، کالم نمبر ۳، ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء)

مندرجہ بالا ثنائی جواب کو پڑھنے سے قارئین ہی اندازہ لگائیں کہ بٹالوی صاحب کے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے۔ نیز یہ مدنظر رکھیں کہ بٹالوی صاحب کو اخبار اہل حدیث امرتسر میں بزرگوں کا بہت بڑا بزرگ بھی لکھا گیا ہے۔ نیز اپنی جماعت کا مجتہد بھی لکھا ہے۔

جس جماعت کا مجتہد اپنے وہابی مولوی کے معاملہ میں دانستہ جھوٹ بولتا ہو۔ اس کی جماعت اور اس کی جماعت کے دیگر مولویوں کا کیا حال ہو گا۔

اس پر تو یہ کہنا ہی صادق آئے گا۔

اندھوں میں کانا راجہ

ثناء اللہ امرتسری کا دانستہ جھوٹ بولنا

ویسے تو سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے اپنے بزرگ اور اُستاد کے بارے میں دانستہ جھوٹ بولنے اور سہو وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر وہ بیچارے خود بھی اس مرض کے پرانے مریض ہیں۔ جیسا کہ ایک فتوے کا جواب انہوں نے اہلحدیث میں ہی شائع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ فتوے کا سوال وجواب پیش ہے۔

س نمبر ۱۷۶:- اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت کے لئے دور دراز کا سفر کر کے جانا ثواب ہے؟ یا گناہ؟

ج نمبر ۱۷۶:- بموجب حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد دور دراز سے زیارتِ قبور کیلئے جانا خواہ کسی کی قبر ہو۔ منع ہے۔

(اہلحدیث امرتسر صہ ۱۲، کالم صہ ۲، ۲ر اکتوبر ۱۹۱۴ء)

مندرجہ بالا ثنائی فتویٰ میں واضح الفاظ میں قبور کی زیارت کا قصد کر کے جانا منع قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں نے تم کو قبور کی زیارت سے منع فرمایا تھا۔ پس اب قبروں کی زیارت کیا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف)

اسی طرح امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہداء اُحد کے مزارات پر ہر سال جانا مستند کتب سے ثابت ہے۔ جیسے تفسیر کبیر ص تفسیر ابن جریر ص تفسیر روح المعانی ص تفسیر روح البیان ص

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعرات کو والدین کی قبروں کی زیارت کرنے سے گناہوں کی بخشش اور مغفرت کا مژدہ دیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خود عمل مبارک اور غلاموں کو زیارت کرنے کا حکم فرمانا جب احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ تو پھر امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اس کی ممانعت کا فتوے دینا صریحا دروغ گوئی، کذب بیانی اور اسلام دشمنی نہیں تو اور کیا ہے۔ بلکہ ارشاداتِ نبوی سے صریحاً بغاوت کا اظہار ہے۔

اور تعلیم ہے ۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہرگز بمنزل نخواہد رسید

انگریزوں کی والنیٹری کی درخواست

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں اپنے دادا اُستاد مولوی محمد حسین بٹالوی کے انگریزوں کے پٹھو ہونے کے بارے میں واضح الفاظ میں یہ تحریر کیا ہے ۔ کہ :

"جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی خدمات بذریعہ اشاعت السنہ اور رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کا ذکر کر کے مسلمانوں کو رغبت دلائی ہے کہ موجودہ جنگ میں گورنمنٹ کے دُشمنوں سے لڑیں ۔ اور لکھا ہے ۔ گو میں ۸۰ برس کا بوڑھا ہوں اور میں نے تلوار بندوق کبھی نہیں اُٹھائی ۔ تاہم گورنمنٹ مجھ کو بطور والنٹیر (خدمات کے لئے بھرتی کرے ، تو میں حاضر ہوں ۔

(اہلِ حدیث امرتسر ص۱۳ ، کالم ۱ ، ۲۰ راکتوبر ۱۹۱۴ء)

مندرجہ بالا درخواست میں پورا پورا انگریزوں کا پٹھو ہونے کا ثبوت دیا ہے ۔ اب تو وہابیوں کو کوئی شک و شبہ نہ رہنا چاہیئے ۔ درخواست دینے والا بھی وہابیوں کا بزرگ (بٹالوی) اور اس درخواست کا تذکرہ بھی کرنے والا وہابیوں کا بزرگ امرتسری ہے ۔ اور جس اخبار میں لکھا ہے ۔ وہ بھی وہابیوں کا شہرہ آفاق اخبار گوہر بار اہلحدیث امرتسر ہے :

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ !
کہتا ہوں ، سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے !

وہابیہ کے شیخ الحدیث کا حال

مولوی اسمٰعیل گوجرانوالہ

غیر مقلد مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنی جماعت کے مقتدر مولوی اسماعیل آف گوجرانوالہ کے بارے میں لکھتے ہیں ۔ کہ مولوی صاحب موصوف (اسماعیل آف گوجرانوالہ) چندہ کے لئے راولپنڈی بھی تشریف لائے ۔ موصوف نے کسی موقع پر میرے پاس بیٹھے ہوئے موصل کا ذکر فرمایا ۔ جو کہ دجلہ کے مغربی جانب واقع ہے ۔ تو میں نے کہا کہ مُوصَل نہیں بلکہ ٹھیک تلفظ مُوْصِل بہ وزن موعد اور مسجد ہے ۔ اُس وقت میرے پاس مصباح المنیر پڑی تھی ۔ جسے میں نے آپ کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ آپ اطمینان فرمالیں ۔ چنانچہ آپ اِسے دیکھ کر مطمئن ہوئے ۔

(العطر البلیغ فی حیات التبلیغ ج ۲ ص ۱۲)

وہابی اسمٰعیل گوجرانوالہ کانگریسی تھے

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں ۔ کہ مولوی صاحب موصوف (اسمٰعیل آف گوجرانوالہ) پہلے تو کانگریس و نیز دیگر سیاسی جماعتوں کے حامی اور مسلم لیگ کے سخت خلاف تھے ۔ پھر آخری ایام میں سب کے خلاف ہو کر لیگ کے حامی ہوئے ۔ مگر میں (عنایت اللہ) کانگریس ، خلافت ، احرار ، نیلی پوش ، سُرخ پوش ، خاکسار ، مودودی اور دیگر کسی سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہوا ۔ کہ میں اسلامی سیاست پسند کرتا ہوں ۔ جو کہ ان میں سے کسی کے پاس بھی نہیں ۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۱۵)

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی کی مندرجہ بالا عبارت سے عیاں ہے کہ جماعت اسلامی کی جو سیاست ہے ۔ اُس میں اسلامی سیاست نہیں ہے ۔

غیر مقلد وہابی وہ حضرات جو جماعت اسلامی کے مداح بھی ہیں۔ اور اس میں شامل ہیں اپنے جلیل المرتبت مولوی عنایت اللہ گجراتی کا بیان پڑھ کر اپنی بے راہروی پر غور کریں۔

وہابی مولوی عطاء اللہ کے شاگرد محمد یحییٰ کا صریحاً جھوٹ بولنا

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی رقمطراز ہیں کہ جمعہ پڑھا کر میں اپنے دوستوں کے ہمراہ بھاٹی دروازہ شیش محل مدرسہ تقویۃ الاسلام میں مولوی عطاء اللہ صاحب مدرس مدرسہ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ تو مزاج پرسی کے بعد میں نے عرض کی کہ آپ کے شاگرد مولوی محمد یحییٰ صاحب خطیب وامام مسجد عثمان والے نے آیات للسائلین و دیگر پرانی کتابوں کا وی پی طلب فرما کر وصول فرمایا۔ اس کے بعد القول المختار والبیان المختار وی پی طلب فرما کر واپس کر دیا۔ کہ مجھے یہ دونوں کتابیں استاد صاحب مولوی عطاء اللہ صاحب نے مفت عطا کر دی ہیں۔ اب ضرورت نہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ صریحاً جھوٹ ہے۔ میں انہیں قیمتی کتابیں مفت کیسے دے سکتا ہوں میں نے تو انہیں صرف یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ یہ کتابیں تو آپ کے مطالعہ کے قابل نہیں۔ آپ وی پی واپس فرما کر محصول ڈاک ادا کر دیں۔ میں نے عرض کہ جو عالم خطیب ہو کر سریح جھوٹ بولتا ہے اور ناجائز رقم بھی ہضم کر لیتا ہے۔ اور وہ بھی میری نہیں۔ بلکہ جماعت کی رقم ہے۔ اور ناظم صاحب اس کی عدم ادائیگی پر شاکی ہیں کہ یہ مولوی صاحب کا حال ہے۔ کیا اس کا کوئی حق ہے۔ کہ وہ مسائل شرعیہ میں کسی کی تغلیط اور تخطیۂ یا کہ تصحیح وتصویب کرے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (بقرہ)

میری کتابوں کے مطالعہ سے ایمان ضائع ہوتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے سے ایمان ضائع نہیں ہوتا اور دوسروں کا مال بٹورنے سے بھی ایمان ضائع نہیں ہوتا۔ کیا خوب ایمان ہے۔

(العطر البلیغ ص ۱۸-۱۹ ج ۲)

وہابی مولویوں کی حقیقت وہابی مولوی عنایت اللہ اثری نے خود ہی کھول کر رکھ دی کہ اس جماعت وہابیہ کے مولوی صریحاً جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ناجائز رقم بھی ہضم کر لیتے ہیں۔ اور وہ بھی جماعت کی:

مولوی عنایت اللہ صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں ایک فتویٰ بھی صادر فرما دیا۔ جو کہ یہ ہے کہ "صریحاً جھوٹ بولنے والا خطیب وامام مسائل شرعیہ میں کسی کی تغلیط اور تخطیۂ یا کہ تصحیح وتصویب کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

عبد القادر روپڑی کا صریحاً جھوٹ

اس فتویٰ کو وہابی حضرات اچھی طرح مد نظر رکھتے ہوئے اپنی جماعت کے موجودہ دور کے سرخیل حافظ عبد القادر روپڑی کا بھی صریحاً جھوٹا اور کاذب ہونا ذہن نشین کر لیں، اور وہ یہ ہے کہ ۱۹۷۵ء کو سیالکوٹ شہر میں۔ جامع مسجد ابراہیمی میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرے چچا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو کافر نہیں لکھا۔

حالانکہ حافظ عبد اللہ روپڑی نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو کافر کہا ہے۔ جس کی شہادت امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی مظالم روپڑی نامی کتاب ہے۔

مولوی عنایت اللہ کا فیصلہ

غیر مقلد وہابی مولوی عنایت اللہ اثری کے فتوے کے مطابق روپڑی، جس کا صریحاً جھوٹ بولنا بالکل واضح ہے۔ مسائل شرعیہ میں کسی کی تغلیط اور تخطیۂ یا کہ تصحیح وتصویب کرنے کا کوئی قطعاً حق نہیں۔ لہٰذا وہابیہ کو اس کو مناظر اسلام کہنا یا مبلغ اسلام کہنا قطعی طور پر غلط ہے۔

قارئین کرام:- جس جماعت کے مناظر، محقق، اور مبلغ روپڑی جیسے صریح کاذب ہوں۔ اس جماعت کی حقانیت ہر ذی علم پر اچھی طرح روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہو گی

حبیب الرحمان کامونکے کا اعلانیہ جھوٹ

وہابی فرقہ میں صرف روپڑی ہی صریحاً جھوٹ اور کذب کا عادی نہیں بلکہ اکثر وبیشتر ان کے مبلغین کا دار ومدار ہی صرف جھوٹ اور کذب پر ہے۔ آیئے موجودہ دور کی ایک دوسری وہابی شخصیت مولوی حبیب الرحمان آف کامونکی کے بارے میں بھی کچھ ذہن نشین کروا دوں، جمعۃ المبارک شہر سیالکوٹ میں جامع مسجد ابراہیمی میانہ پورہ سیالکوٹ

(حاشیہ ص ۱۹ پر)

ہیں تنظیم شبان اہلحدیث سیالکوٹ کے زیرِ اہتمام سہ روزہ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے مولوی حبیب الرحمٰن خطیب کامونکی نے مولوی شبلی نعمانی کو بریلوی کہا۔ اور عوام سے کہا کہ تم بھی کہو کہ شبلی نعمانی بریلوی ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

اس سٹیج پر بیٹھے ہوئے مولوی مدنی صاحب خطیب گجرات، ماسٹر ساجد میر وغیرہم پر سخت تعجب ہے کہ اس جھوٹے کو جھوٹی بات کہنے سے منع نہیں کیا۔ اور بلکہ جھوٹ پر زور دینے سے بھی منع نہیں کیا۔ اتنی مردہ دلی، بے غیرتی، آزادی اور صریحاً کذب بیانی ان وہابی مولویوں کو ہی مبارک ہے۔ جس جماعت کے رہنما ایسے ہوں تو اُن کے مقتدیوں اور ہم مسلکوں کا کیا حال ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دُنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی!

مولوی رفیق خان پسروری جو کہ موجودہ دور میں غیر مقلدین وہابیہ کے سرخیل ہیں، ان کا بھی منشور صریحاً کذب بیانی ہے۔ ان کا بھی واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

مؤرخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء بروز اتوار چترپڑی ضلع میرپور آزاد کشمیر میں فقیر کو تبلیغی جلسہ

سلہ ۱: عبدالقادر صاحب روپڑی نے یہ صریح جھوٹ اسلئے بولا تھا، کیونکہ فقیر نے غیر مقلدین وہابیہ کو متنبہ کیا تھا کہ اختلافی اور انتشار انگیز تقریر نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر کرنی ہے تو روپڑی صاحب سے یہ وضاحت کرا دیں کہ وہابی مولوی ثناءاللہ امرتسری صاحب کو ان کے چچا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے کافر کہا ہے۔ اب روپڑی صاحب یہ بتائیں کہ ثناءاللہ مسلمان ہے یا کہ ان کا چچا عبداللہ روپڑی کیونکہ شرعی مسئلہ ہے کہ کسی شخص کو جو کافر کہے اور جسکو کافر کہا جا رہا ہو۔ وہ کافر نہیں تو کفر کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ عبدالقادر روپڑی نے اس تحریری حقیقت کو چھپاتے ہوئے اعلانیہ جھوٹ بول دیا کہ میرے چچا عبداللہ روپڑی نے ثناءاللہ امرتسری کو کافر نہیں کہا۔

سلہ ۲:- اہل علم کو یہ اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مولوی شبلی نعمانی دیوبندی مکتب فکر کے تھے۔ بریلوی نہ تھے۔ جس جماعت کے مبلغوں کا مبلغ علم اتنا ہے۔ وہ اختلافی مسائل میں صحیح راستہ عوام کو کیا دکھائیں گے۔

(فقیر محمد ضیاءاللہ قادری عفرلہٗ)

کے لئے اہل سنت و جماعت کے احباب نے مدعو کیا۔ تو وہاں کے وہابیوں نے مناظرہ کے لئے اپنی جماعت کے رفیق خان پسروری سمیت سات مولویوں کو بلایا ہوا تھا۔ جب مناظرہ کی شرائط طے ہوگئیں اور وہابیوں کے نمائندوں نے شرائط پر دستخط کر دیئے تو وہاں مولوی رفیق خان نے راہِ فرار اختیار کر لی۔ اس کے ساتھ مکاری یہ کہ راہِ فرار خود اختیار کی۔ مگر اشتہار ہمارے فرار کے بارے میں نکال دیئے۔ اس پر اہالیان چترپڑی نے اُن کے جواب میں جو اشتہار نکال کر ان کے کذب اور عبرتناک شکست کا انکشاف کیا۔ وہ درج کیا جاتا ہے:

وہابی مولوی رفیق خان پسروری کو عبرتناک اور ذلت آمیز شکست

مولانا محمد ضیاءاللہ قادری سیالکوٹی کا چیلنج قبول

کرنے کے بعد وہابیوں کے سات مولویوں کا میدانِ مناظرہ میں نہ آنا

وہابیوں کا مناظرہ سے فرار

جمعیت اہل حدیث چترپڑی نزد نیو میرپور آزاد کشمیر نے ایک اشتہار فرار، فرار فرار کی سرخی سے شائع کر کے اپنے کذاب، دھوکہ باز اور بے غیرت ہونے کا نمایاں ثبوت دیا ہے۔ جس سے چترپڑی کے حضرات اچھی طرح واقف ہیں:-

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست!

اس اشتہار میں وہابیوں نے شیر اہل سنت، مناظر اسلام، فخر ملک و ملت علامہ محمد ضیاءاللہ صاحب قادری خطیب اعظم سیالکوٹ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ آپ چترپڑی میں وہابی مولویوں سے مناظرہ کرنے سے فرار ہو گئے ہیں، حالانکہ یہ صریحاً غلط اور کذب بیانی ہے۔ درحقیقت وہابیوں کے مشہور مناظر مولوی رفیق خان پسروری اور اُن کے ساتھ وہابیوں کے ہی چھ مولویوں نے علامہ محمد ضیاءاللہ صاحب قادری سیالکوٹی کا چیلنج قبول کرنے کے بعد ان سے اِن موضوعات پر میدانِ مناظرہ میں آنے سے بھاگ گئے۔ جس کا

تحریری ثبوت موجود ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ہماری دعوت پر شیر پنجاب مناظر اہل سنت فاتح وہابیت مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری خطیب سیالکوٹ مؤرخہ ۲ اپریل بروز اتوار چتر پڑی نزد نیو میرپور آزاد کشمیر تشریف لائے۔ رات کو انہوں نے میلاد شریف کے متعلق عالمانہ، محققانہ انداز میں مستند کتب کے حوالہ جات سے بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر اہل سنت وجماعت اور وہابیوں دونوں نے ٹیپ کی۔ علامہ قادری کی تقریر دلپذیر اس احسن انداز کی ہوتی ہے کہ جس سے ہر باطل فرقہ کے لوگ شش و پنج میں پڑ جاتے ہیں۔ چتر پڑی کے وہابیوں نے ان کے اس مؤثر انداز کو عوام کے ذہن سے نکالنے کے لئے مولانا کے متعلق چتر پڑی میں یہ مشہور کر رکھا تھا۔ کہ مولانا تقریر اور تحریر میں حوالہ جات غلط پیش کرتے ہیں۔ علامہ قادری نے اپنی تقریر دلپذیر میں اس الزام کی تردید کرتے ہوئے اور لوگوں کو ہاتھ پر سرسوں جمانے کے لئے یہ چیلنج کیا۔ کہ میرے بیان کردہ حوالہ جات کو اگر کوئی مولوی غلط ثابت کردے تو میں اپنا مسلک چھوڑ دونگا میں اس کو اختیار دیتا ہوں کہ وہ میرا منہ سیاہ کر کے اور میرے سر پر جوتیاں مار کر مجھے سارے شہر کا چکر لگائے۔ دوسرا چیلنج یہ کیا۔ کہ وہابی حضرات جو یہ کہتے ہیں۔ کہ میری لکھی ہوئی کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" میں چالیس حوالہ جات غلط ہیں۔ ان پر بھی میرا چیلنج ہے کہ جو مولوی میری کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" میں درج کردہ حوالہ جات سے چالیس حوالہ جات غلط ثابت کردے اس کو اپنے اعلان کے مطابق چار ہزار روپے دینے کے لئے تیار ہوں۔ اور مناظرہ کھلی جگہ پر ہو۔ یہ چیلنج، یہ شرائط ٹیپ ریکارڈ میں موجود ہیں۔ علامہ قادری کی جب تقریر ختم ہوئی، تو چتر پڑی کے وہابیوں کے خطیب مولوی صدیق الحسن صاحب (جن کو وہابیوں نے اشتہار میں بطل حریت لکھا ہے) نے سوا بارہ بجے رات لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا کہ ہم مولانا ضیاء اللہ قادری کا چیلنج قبول کرتے ہیں، اور صبح آٹھ بجے شرائط طے کر کے مناظرہ کر لیں۔ نیز اگر ہم "وہابی مذہب کی حقیقت" کے حوالہ جات غلط ثابت نہ کر سکے، تو ہم بھی چار ہزار روپیہ دیں گے۔ ان کے چیلنج قبول

کرنے پر مولانا ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ شرائط تو طے ہو چکے ہیں۔ چیلنج اور شرائط ٹیپ ریکارڈ میں موجود ہیں۔ صبح وہابیوں کے خطیب مولوی صدیق الحسن صاحب نے اعلان کیا کہ سیالکوٹ سے مناظرہ کرنے کے لئے مولوی رفیق خان صاحب پسروری آئے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ سیالکوٹ سے مولوی عطاء الرحمٰن صاحب اشرف ناظم نشر و اشاعت جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ بھی ہیں۔ تو مولانا ضیاء اللہ

صاحب قادری نے اس پر لاؤڈ سپیکر میں ان کی تشریف آوری اور مناظرہ کرنے کی جرأت پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ صبح قریباً آٹھ بجے مولوی رفیق خان پسروری صدیق الحسن، عطاء الرحمٰن اشرف سیالکوٹی۔ مولوی عبد الحیٔ خطیب کلیال میرپور، مولوی ابراہیم خطیب میرپور، مولوی میاں قاسم خطیب اکال گڑھ، مولوی عبد العزیز اکال گڑھ، وغیرہ وہابی مولویوں کی طرف سے وہابیوں کے سرکردہ حضرات عبد الرحمٰن صاحب ولد قطب الدین مغل جو جمعیت اہل حدیث چتر پڑی کے سیکرٹری / صدر بھی ہیں۔ اور کبھی کبھی مصلے پر کھڑے ہو کر امام بن کر نماز بھی کرتے ہیں۔ غلام علی ولد محمد شفیع قوم جٹ۔ محمد شریف ولد نور دین۔ محمد یوسف ولد کاہوں، محمد اکرم ولد محمد ابراہیم جو کہ بالغ، عمر رسیدہ، عقلمند، سمجھدار اور صاحب ہوش ہیں۔ (چتر پڑی کے وہابیوں نے اپنے اشتہار میں ان کو سادہ لوح اور انجان لکھا ہے۔ جو کہ ان کے کذاب اور مکار ہونے کی بین دلیل ہے۔) نمائندہ بن کر جامع مسجد اہل سنت وجماعت مونڈا میں تشریف لائے۔ اور کہا کہ شرائط لکھ دو۔ اس وقت جامع مسجد میں کافی حضرات موجود تھے۔ علامہ قادری نے کہا کہ پہلے اپنے مولوی صاحبان سے شرائط لکھوا کر لاؤ۔ تو وہابی مولویوں کے نمائندوں نے کہا۔ کہ آپ پہلے لکھ دیں پھر وہ لکھیں گے۔ تو علامہ قادری نے تمام حضرات کے سامنے اپنے چیلنج اور شرائط لکھ دیں۔ جو کہ ٹیپ ریکارڈ میں بھی موجود ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ موضوع چیلنج فقیر نے رات کو تقریر میں جو کہ ٹیپ ریکارڈ میں ہر دو فریق اہلسنت وجماعت اور وہابی حضرات کے پاس موجود ہے، میں چیلنج کیا۔ اور مولوی رفیق خان صاحب پسروری نے اپنی جماعت کے مولوی صدیق الحسن صاحب خطیب چترپڑی کو لاؤڈ سپیکر پر اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان کرنے کو کہا۔ جو اُنہوں نے کیا وہ چیلنج یہ ہے۔ اور اس کی شرائط یہ تھیں :

۱۔ اگر کوئی شخص فقیر کی تقریر میں بیان کردہ حوالہ جات کو غلط ثابت کر دے تو فقیر اپنا مسلک چھوڑ دے گا۔ اور اگر غلط ثابت نہ کر سکے۔ تو غیر مقلدین وہابی مناظروں کو اپنا مسلک چھوڑنا پڑے گا۔

۲۔ دوسرا چیلنج یہ تھا کہ اگر فقیر کی کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" کے چالیس حوالہ جات پر مناظر کرنا ہے۔ تو میں اپنے ساتھ جلسوں میں کتابوں کا ٹرک لئے نہیں پھرتا۔ اہالیان چترپڑی کے غیر مقلدین وہابی حضرات کتابیں لے آئیں۔ اور حوالہ جات کا غلط ہونا دکھا دیں۔ تو فقیر فی حوالہ یکصد روپیہ دینے کیلئے تیار ہے۔ اور کل چالیس حوالہ جات کے چار ہزار روپے دیگا۔ اور اپنا مسلک بھی چھوڑ دیگا۔ اور غلط ثابت نہ کرنے والے کو اپنا مسلک بھی چھوڑنا پڑے گا۔ اس چیلنج کو بھی مولوی رفیق خان صاحب پسروری نے بوساطت مولوی صدیق الحسن خان صاحب خطیب آف چترپڑی جو کہ غیر مقلد ہیں۔ قبول کر کے اعلان کیا کہ ہم بھی چار ہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ مناظرہ کے لئے یہ اعلان بھی تھا۔ کہ کھلی جگہ پر ہوں۔ عام لوگ ہوں۔ صبح پونے سات بجے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ یہاں پہ کتابیں غیر مقلدین کو مہیا نہ ہو سکیں۔ تو پھر مولوی رفیق خان صاحب پسروری کو غیر مقلد وہابی حضرات سیالکوٹ لے چلیں۔ اور میں اپنے احباب کے ساتھ سیالکوٹ چلا جاؤں گا۔ وہاں پر کتابیں مہیا ہو جائیں گی۔ اور سر عام مناظرہ ہو جائے گا۔ علامہ قادری نے یہ موضوع چیلنج اور شرائط باآواز بلند تمام حضرات کے سامنے مسجد میں ان وہابیوں کے نمائندوں کو دو مرتبہ پڑھ کر سنائیں۔ اور خود اُن کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ اُنہوں نے پڑھ لیں، اور کہا کہ درست ہے۔ تو مولانا نے انہیں کہا کہ دستخط کر دیجئے۔ تو اُنہوں نے دستخط

کر دیئے۔ اور مولانا نے اس تحریر کی نقل اُن کے حوالے کر دی۔ اس تحریر پر یہ الفاظ بھی درج ہیں۔ اس تحریر کی نقل محمد اکرم ولد محمد ابراہیم قوم مغل چترپڑی محمد یوسف ولد کالوں قوم جٹ چترپڑی، محمد شریف ولد نور دین قوم جٹ عبد الرحمٰن ولد قطب دین قوم مغل، غلام علی ولد محمد شفیع جو کہ غیر مقلدین وہابی عقائد کے ہیں۔ اور سرکردہ ہیں۔ ان چیلنج اور شرائط کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے اور خود سن اور پڑھ کر فقیر سے لکھوا کر لے گئے۔ ناظرین یہ سب معاملہ مجلس اور جامع مسجد میں بیٹھ کر ہوا۔ جس کو وہابیوں نے اپنے اشتہار میں چالاکی اور ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے محمد ضیاء اللہ قادری کی چالاکی، ہوشیاری اور دھوکہ دہی قرار دیا ہے۔ حالانکہ دستخط کرانا عدل اور انصاف پر مبنی ہے۔ وہابی مولویوں کے ان نمائندوں پر قطعاً دستخط کروانے میں جبر و تشدد سے کام نہیں لیا۔ بلکہ ان نمائندوں نے اس کو حقانیت اور دیانتداری سمجھتے ہوئے دستخط کر دیئے۔ اور کوئی انکار نہ کیا۔ دراصل وہابی نمائندوں کو اپنے اکابر مولویوں کے منافقانہ کردار اور مکارانہ طریق اور طرز عمل کا علم نہ تھا کہ ہمارے وہابی مولوی مناظرہ کا چیلنج قبول کرنے کے بعد شرائط مناظرہ طے کر کے مقابلہ میں آنے کی ہمت اور جرأت نہیں رکھتے۔ بس اپنے گھونسلے میں ہی شیر ہوتے ہیں۔ وہابی نمائندگان جب اپنے مولویوں کے پاس تحریر لے کر گئے۔ اور بتایا کہ ہم یہ تحریر موضوع اور شرائط کو پڑھ اور سن کر اس کی تصدیق دستخطوں سے کر کے لے آئے ہیں۔ تو وہ مولوی بہت سٹپٹائے اور پانی پانی ہو گئے۔ کیونکہ ان کا مناظرہ کے چیلنج کو قبول کرنا، سراسر عوام کو دھوکہ دینا اور فراڈ تھا۔ اور اپنے نام نہاد تاج کو برقرار رکھنا تھا۔ اب دستخطوں سے ان کو معلوم ہو گیا کہ اب ہمارا سارا کر و فر، علم اور مناظر بننا، حقانیت اور شہرت کا سارا راز فاش ہو جائے گا۔ اور ڈھول کا پول کھل جائے گا۔ اس خدشہ کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اپنے وہابی نمائندگان پر بہت پیچ پا ہوئے۔ اب مولوی رفیق خان پسروری اور عطاء الرحمٰن اشرف سیالکوٹی اور دیگر پانچ وہابی مولویوں نے بجائے شرم سے زمین میں گھس جانے اور چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کے کئی مکارانہ چالیں چلنے کی کوششیں کیں۔ لیکن شیر اہل سنت

علامہ محمد ضیاء اللہ قادری نے اسی نعرۂ حق سے کہ "جو چیلنج قبول کئے ہیں، اُن پر مناظرہ کے لئے میدان میں نکلو۔" ان کی سب چالوں کو خاک میں ملا دیا۔ اور اچھی طرح اُن کو بے نقاب کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہابی مولویوں کی طرف سے اُن کا ایک نمائندہ آیا، اور اس نے کہا کہ اپنے آدمی بھیجو، جو ہماری طرف سے شرائط لے آئیں۔ تو ہماری (اہلسنّت وجماعت) کی طرف سے حافظ عبدالمالک، محمد شعبان مغل سیکرٹری انجمن اہلِ سُنّت وجماعت، بابو محمد اعظم، میاں عبدالرب خازن انجمن اہلسنّت وجماعت اور مولوی عبدالواحد صاحبان وہابیوں کی جامع مسجد میں گئے۔ تو وہابی مولویوں نے کہا کہ ان شرائط پر دستخط کر دو۔ تو حافظ عبدالمالک صاحب نے شرائط نامہ پڑھا، تو اس میں مسئلہ نور موضوع مناظرہ لکھا تھا۔ حافظ عبدالمالک صاحب نے کہا کہ یہ موضوع مناظرہ وہ تو نہیں جس کا آپ نے رات کو چیلنج قبول کیا تھا۔ نیز وہابی مولویوں نے کہا کہ اپنا مسلک چھوڑنے والی شرط ہمیں قطعاً منظور نہیں۔ حافظ عبدالمالک صاحب نے کہا کہ آپ اُن موضوعاتِ مناظرہ سے منحرف نہ ہوں۔ جن کا آپ نے چیلنج قبول کیا ہے۔ آپ کو اپنے اعلان کے مطابق ان موضوعات پر مناظرہ کرنا پڑے گا۔ لیکن مولوی رفیق خان پسروری نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ جب وہابی مولوی رفیق خان پسروری نے مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے لئے کئی حیلے اختیار کئے۔ تو حافظ عبدالمالک صاحب نے کہا کہ ہم نور کے مسئلہ پر مناظرہ کرنے پر بھی تیار ہیں۔ مگر ہم کو ایک تحریر لکھ دو۔ جو یہ ہے کہ رات کو مولوی محمد ضیاء اللہ قادری نے جو چیلنج کیا تھا۔ اور مولوی رفیق خان پسروری نے بوساطت مولوی صدیق خان صاحب چترپڑی جو کہ غیر مقلد ہیں، وہ چیلنج اعلانیہ طور پر کیا تھا۔ ہم اس چیلنج سے منحرف ہوتے ہیں۔ اور اب ہم اپنی طرف سے مسئلہ نور پر مناظرہ کرنے کے لئے چیلنج کرتے ہیں۔ لیکن ان مولویوں نے اس تحریر پر دستخط کرنے سے بھی صاف انکار کرتے ہوئے مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کی۔ اور مولوی رفیق خان پسروری اور اس کے ساتھی چھ وہابی مولویوں کو شیرِ اہلسنّت، فاتح نجدیت مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری سیالکوٹی نے وہ عبرتناک اور ذلت آمیز شکست فاش دی۔ کہ ساری عمر

یاد کریں گے۔ صبح آٹھ بجے سے سوا ایک بجے تک شیرِ اہلسنّت وہابی مولویوں سے مناظرہ کرنے پر اصرار کرتا رہا۔ مگر وہ نہ آئے تو فاتح نجدیت کو سوا ایک بجے بعد دوپہر کھانا کھلا کر ہم نے فتح مبین کے ساتھ چترپڑی سے روانہ کیا۔ اور ہر فرد علامہ قادری کی حق گوئی، بیباکی اور جوانمردی پر داد دے رہا تھا۔ اور درازیٔ عمر کی دُعا کرتا تھا۔ یاد رہے اس سے قبل بھی مولوی صدیق حسن خان وہابی، علامہ قادری کے بالمقابل آنے سے بھاگا ہوا ہے۔ جس سے چترپڑی کے لوگ اچھی طرح واقف ہیں۔ اشتہار میں وہابیوں نے اپنی عزت بحال کرنے کیلئے اور لوگوں کو مُنہ دکھانے کے لئے کئی رونے روئے۔ اور حربے استعمال کئے ہیں۔ مگر جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اشتہار کے آخر میں وہابیوں نے اکال گڑھ کے ایک واقعہ کا تذکرہ کیا ہے۔ لہٰذا ہم اس کی حقیقت اور اکال گڑھ میں بھی وہاں دو مولوی میر قاسم اور عبدالعزیز صاحبان غازیٔ اہلسنّت علامہ قادری سیالکوٹی سے مناظرہ کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے جس طرح دُم دبا کر بھاگے، کا انکشاف کرتے ہیں۔ مورخہ ۶ر اپریل ۷۴ء کو علامہ محمد ضیاء اللہ قادری اکال گڑھ تقریر کے لئے تشریف لائے۔ اور مورخہ ۷ر اپریل کو فجر کی نماز کے بعد آرام کی خاطر لیٹے ہوئے تھے۔ کہ مرکزی جامع مسجد اہلِ سُنّت وجماعت اکال گڑھ میں قریباً ۹ بجے صبح وہابیوں کے دونوں مولوی میر قاسم، اور عبدالعزیز صاحبان آئے۔ تو وہاں پر وہاں کے خطیب مولٰنا حافظ سلطان محمود صاحب اور حافظ عبدالمالک صاحب سے کہنے لگے۔ کہ ہم نے مولوی ضیاء اللہ صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ تو مولانا سلطان محمود صاحب اور حافظ صاحب نے جواب دیا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں۔ آپ بارہ بجے آئیں اور ملاقات کریں۔ نیز کہا اگر کسی مسئلہ پر یا حوالہ پر بحث کرنی ہے۔ تو پھر ہم اکال گڑھ کے سر دو فریق اہلسنّت وجماعت، اور وہابی حضرات کو بُلا کر سرِ عام بحث اور مناظرہ کریں گے۔ اِسی دوران گفتگو میں محمد سلیمان صاحب آف اکال گڑھ ایک کاپی لے آئے۔ اور دونوں وہابی مولویوں کو کہنے لگے۔ کہ مناظرہ کرنے کے لئے شرائط لکھ دیں۔ حق و باطل کا امتیاز بھی ہو جائے۔ تو دونوں مولوی ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔ اور حالت دِگرگوں ہو گئی۔ اور مناظرہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ جب شیر

اہلسنت وجماعت قادری صاحب بیدار ہوئے، تو اُن کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ ظہر کی نماز پڑھ کر رکھیال چوک جو اکال گڑھ کا مرکزی چوک ہے۔ وہاں حافظ عبدالمالک صاحب کی دُکان پر چلتے ہیں۔ اور وہاں ہی ان وہابی مولویوں کو بلالیں گے۔ اور اُن سے کہیں گے کہ مناظرہ کرنا ہے۔ تو بھی تیار ہیں۔ اور ملاقات کرنی ہے تو بھی ہو جائے گی۔ ساڑھے تین بجے مولانا قادری رکھیال چوک تشریف لے گئے۔ اور دو آدمیوں کو وہابی مولوی میاں قاسم اور مولوی عبدالعزیز صاحبان کے گھر اُن کو بلانے کے لئے بھیجا۔ تو گھر سے معلوم ہوا کہ وہ چتر پڑی چلے گئے ہیں۔ تو شیرِ اہلسنت چتر پڑی تشریف لے گئے۔ پھر وہاں پر جوان کے گرو اور اُنکے چیلوں کی گت بنی۔ اور عبرتناک شکست ہوئی۔ عقلمند آدمی اس سے ہی عبرت حاصل کر لیتا ہے۔

المشتہرین

صوفی عبدالعزیز، حاجی چراغ دین، احمد خان، محمد مطلوب، محمد نذیر، صوفی منوں، حاجی اللہ داد میاں عبدالرب و دیگر احباب چتر پڑی سے نیو میرپور آزاد کشمیر،

اس کے بعد مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۷۴ء کو موضع ہموں گکھڑ ضلع سیالکوٹ اور ۳۱ مئی ۱۹۷۵ء کو کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں وہابیوں کے مولوی رفیق خان پسروری کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور اُن کے جھوٹے چیلنج کی جس طرح بیخ کنی ہوئی۔ وہ اہلیان کوٹلی لوہاراں کے شائع کردہ اس اشتہار سے عیاں ہے۔ وہ یہ ہے۔

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ ط

مسلکِ حق اہلسنت وجماعت بریلوی کی شاندار فتح اور وہابیت کی بیخ کنی

کوٹلی لوہاراں مغربی میں وہابی مولوی رفیق خان پسروری کو عبرتناک شکست

مناظرِ اسلام مولانا ضیاءُ اللہ صاحب قادری خطیب جامع مسجد

علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل باناد سیالکوٹ نے جب وہابیوں کا چیلنج قبول کیا۔ تو وہابی مولوی رفیق خان پسروری کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کی

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں مورخہ ۳۱ مئی بروز ہفتہ وہابیوں نے لاؤڈ سپیکر پر مناظرہ کا چیلنج کیا۔ اور مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری کا نام لے کر کہا کہ اگر اپنے باپ کی اولاد ہے۔ تو وہ مولوی رفیق خان صاحب پسروری سے مناظرہ کرے۔ چنانچہ مورخہ ۳ جون بروز منگل وہابیوں نے اپنی جماعت کے مولوی رفیق خان صاحب پسروری کو بلایا۔ اُنہوں نے اہلِ سنت وجماعت کو خوب دل کھول کر کافر و مشرک بنایا۔ حتیٰ کہ یہ بھی کہا کہ پہلے کفار سے یہ کفار زیادہ رہے ہیں۔ مولوی رفیق خان صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں رات سوا بارہ بجے مناظرہ کا چیلنج کیا۔ اور مولوی صاحب نے تقریر ساڑھے بارہ بجے ختم کی۔ کوٹلی لوہاراں مغربی کے اہلسنت وجماعت کے احباب مناظرِ اسلام مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری خطیب سیالکوٹ کو رات کے دس بجے سیالکوٹ سے لے آئے۔ مگر مولوی رفیق خان صاحب پسروری اور وہابیوں کو اُن کی آمد کا علم نہ تھا۔ اختتامِ تقریر پر مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری نے نہایت مہذبانہ انداز میں وہابی مولوی رفیق خان صاحب پسروری کا چیلنج ان الفاظ میں قبول کیا:-

"میں محمد ضیاءُ اللہ کوٹلوی بول رہا ہوں۔ اور وہابی مولوی رفیق خان صاحب پسروری کا چیلنج بڑی خوشی سے قبول کرتا ہوں۔ کہ احسن طریقہ سے مناظرہ ہو جائے، مولوی رفیق خان صاحب اب یہ اعلان کریں کہ صبح مورخہ ۴ جون بروز بدھ کو کس وقت مناظرہ کیا جائے۔"

وہابی مولوی رفیق خان صاحب پسروری نے جب مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری کی آواز سُنی۔ تو اُن پر رعشہ طاری ہو گیا۔ اور اپنی گھبرائی ہوئی آواز میں مناظرہ سے ان الفاظ میں راہِ فرار اختیار کی۔ کہ:

"دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے۔ ڈی سی سے اجازتِ مناظرہ لو۔ مناظرہ میں ڈی سی اور مجسٹریٹ

موجود ہوں۔ نیز مناظرہ سیالکوٹ میں ہو۔"

مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری نے مولوی صاحب کو کہا کہ اب مناظرہ سے فرار کے بہانے نہ بناؤ۔ آپ نے آج جس جلسہ سے خطاب کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو کافر اور مشرک بنایا ہے۔ کیا ڈی سی کی منظوری سے جلسہ کیا ہے؟ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ تو آج بھی نافذ ہے۔ کیا آپ کے خطاب کے وقت ڈی سی صاحب یا مجسٹریٹ صاحب موجود تھے۔ لہٰذا جب آپ ڈی سی صاحب کی منظوری کے بغیر جلسہ سے خطاب کر سکتے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں مسلمانوں کو کافر اور مُشرک بنا سکتے ہیں۔ تو اُن کی اجازت اور حاضری کے بغیر مناظرہ کیوں نہیں کرتے؟ مناظرہ کا موضوع ہی کفر اور اسلام ہوگا۔ نیز مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری نے کہا کہ مناظرہ کا چیلنج آپ نے کوٹلی لوہاراں میں کیا ہے۔ نہ کہ سیالکوٹ میں، یہاں چیلنج کیا ہے۔ وہاں مناظرہ کرو۔ جب سیالکوٹ چیلنج کرو گے تو ہم وہاں بھی چیلنج قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔" مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ اگر میں مناظرہ ہار گیا۔ تو میں آپ کا مسلک اختیار کر لوں گا۔ اور اگر آپ مناظرہ ہار گئے تو آپ کو مسلک اہلسنّت وجماعت (بریلوی) اختیار کرنا پڑے گا۔ مولانا قادری نے یہ بھی کہا۔ کہ اہلسنّت وجماعت کی طرف سے ذمہ داری فقیر لیتا ہے۔ کہ کوئی فساد، جھگڑا وغیرہ نہ ہوگا، وہابیوں کی طرف سے آپ یا آپ کی جماعت ذمہ داری لے۔ نیز جو فریق شور یا جنگ و جدل کرے گا وہ فریق شکست خوردہ سمجھا جائے گا۔ مولانا قادری نے کہا کہ مولوی رفیق خان صاحب آپ قطعاً نہ گھبرائیں۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ آپ مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں، اپنے چیلنج کی لاج رکھو۔ فقیر تو یہ چاہتا ہے کہ ڈی سی صاحب کے دفتر کھلنے سے پہلے پہلے ہمارے مناظرہ کا فیصلہ ہو جائے۔ انشاءاللہ المولیٰ پندرہ منٹ میں ہی حق و باطل کا فیصلہ ہو جائیگا۔"

جب مولانا محمد ضیاءُ اللہ قادری کا اعلان وہابیوں نے سُنا اور اپنے مولوی رفیق خان صاحب پسروری کی حالت دِگرگوں دیکھی، تو وہابیوں نے ہاتھ باندھ کر، اور اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتے ہوئے مولوی رفیق خان صاحب کو کہا، کہ مولوی صاحب ہمارے عزت رکھ لو۔ اس سے مناظرہ کر کے جاؤ۔ لیکن مولوی رفیق خان صاحب کے حواس باختہ

ہو چکے تھے۔ اُن کو مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری کے سامنے آنے کی جرأت کہاں آخر واضح الفاظ میں مولوی رفیق خان صاحب پسروری نے مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا۔ جو اہالیانِ کوٹلی لوہاراں نے سُنا۔ (کیونکہ یہ سب سوالات اور جوابات لاؤڈ سپیکر پر ہو رہے تھے) کہ:

"میں مسافر ہوں، میں نے تو چلے جانا ہے۔"

مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری نے مولوی رفیق خان صاحب پسروری کو بہت حوصلہ اور تسلی دی کہ:

"حق و باطل واضح ہو جائے گا۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی عوام کے سامنے عیاں اور ظاہر ہو جائے۔ آپ ضرور مناظرہ کریں، اگر آپ مجھے شکست دے لیں۔ تو سیالکوٹ میں فقیر آپ کا جلسہ کرائیگا۔ اور اہل سُنّت وجماعت بریلوی حضرات کو آپ سے مناظرہ کرنے کی دعوت دوں گا۔"

مگر مولوی صاحب کو پھر لاؤڈ سپیکر پر آنے اور اعلان کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ غیر اللہ سے مدد مانگتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ میرا پیچھا چھڑاؤ۔ اور مناظرہ کرنے سے بھاگ گئے۔ اور وہابی مولوی رفیق خان پسروری میدان کے .. .. .. نکلے۔ اس سے پیشتر چیڑ بٹی آزاد کشمیر میں بھی مناظرِ اسلام مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری وہابی مولوی رفیق خان صاحب پسروری کا مناظرہ ہونا تھا۔ وہابیوں کے سرکردہ حضرات شرائط طے بھی کر گئے۔ شرائط نامہ پر دستخط بھی کر دیئے۔ مگر مولوی رفیق خان صاحب پسروری کو وہاں بھی مناظرہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور اپنے چیلنج سے بھاگ گئے۔ شرائط نامہ جو حضرات دیکھنا چاہیں، مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری سے دیکھ سکتے ہیں۔ موضع ہموں گکھڑ نزد کوٹلی لوہاراں میں بھی مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک رات قریباً بارہ بجے جب مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری تقریر کر رہے تھے۔ کہ مولوی رفیق خان صاحب پسروری نے وہابیوں کی مسجد سے لاؤڈ سپیکر کھول کر مناظرہ کا چیلنج کیا، تو مولانا محمد ضیاءُ اللہ صاحب قادری نے مولوی رفیق خان صاحب پسروری کا چیلنج قبول کیا۔ اور مولوی رفیق خان صاحب

پسروری کو مناظرہ کے لئے بلایا۔ مگر مولوی صاحب مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوئے۔ حتیٰ کہ مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری نے یہ اعلان کیا کہ مولوی رفیق خان صاحب پسروری اگر آپ نہیں آتے، تو اعلان کرو کہ ہم آپ کی مسجد میں آجائیں۔ تو فقیر آپ (وہابیوں) کی مسجد میں حاضر ہو جائے گا۔ مگر مولوی رفیق خان صاحب کو جرأت نہ ہوئی اور بالکل خاموش ہو گئے۔ سینکڑوں حضرات اس کے بھی شاہد ہیں جس کا جی چاہے تحقیق کرے۔ کوٹلی لوہاراں مغربی کے تمام واقعہ کو سننے والے حضرات میں سے چند کے نام یہ ہیں؛

(۱) علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں۔

(۲) شیخ غلام قادر مالک حنیفیہ کریانہ سٹور، (۳) محمد ارشد ولد نور محمد کوٹلی لوہاراں۔

(۴) فیروز دین مہر سبزی فروش بازار کلاں۔ (۵) قاری غلام محمد صاحب امام مسجد کوٹلی لوہاراں۔

(۶) صوفی عزیز احمد صاحب سابق چیئرمین یونین کونسل کوٹلی لوہاراں۔ (۷) حکیم عبدالغفور صاحب چھوٹا بازار کوٹلی لوہاراں۔ (۸) حافظ نذیر احمد صاحب۔ (۹) حافظ محمد صادق صاحب میراں صاحب کوٹلی لوہاراں مشرقی۔ (۱۰) صوفی محبوب احمد سرجیکل والے۔ (۱۱) ماسٹر عبدالغفور صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول۔ (۱۲) الحاج محمد حسین صاحب منہاس محلہ نکھووال (۱۳) گل داد خان مسلم کمرشل بنک۔ (۱۴) محمد نذیر انصاری کریانہ مرچنٹ (۱۵) محمد نواز چند بیر۔ (۱۶) محمد یونس سنٹل نزد جامع مسجد، (۱۷) شیخ محمد رفیق۔ (۱۸) عبدالقدوس ٹھٹھی محلہ لگیوال۔ (۱۹) محمد عاشق سبزی فروش، (۲۰) محمد جاوید شاہ کوٹلی لوہاراں مغربی۔ (۲۱) شاہ صاحب خطیب جامع مسجد کوٹلی لوہاراں۔ (۲۲) مولوی محمد بشیر صاحب امام جامع مسجد۔ (۲۳) محمد سکندر سنٹل نزد جامع مسجد وہابیاں، (۲۴) محمد افضل سنٹل، (۲۵) محمد امجد ولد نذیر احمد چغتائی۔ (۲۶) ضیاء المصطفیٰ (۲۷) محمد سلیم ولد نور محمد صاحبان۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں

وہابی مولوی احمد دین کا مداہنت اور تقیہ سے کام لینا

مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد وہابی اپنے گروہ وہابیہ کے ایک مولوی احمد دین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ (مولوی احمد دین صاحب) صاف انکار کر دیتے کہ میں اس (عنایت اللہ اثری) کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ دوسروں کو بھی روک دیتے، مگر انہوں نے مداہنت اور تقیہ سے کام لیا ہے۔ جو کہ ٹھیک نہیں۔ اللہ پاک ہمارے (وہابی) علماء کرام پر رحم فرمائے۔ (العطر البلیغ ص ۳۰ ج ۲)

حضرات! جس گروہ کے لیڈر اور سرکردہ مولوی مداہنت اور تقیہ سے کام لیتے ہیں۔ وہ سربراہ کلمۂ حق کہنے کی کیسے جسارت کر سکتے ہیں۔ نیز دینِ اسلام کی کیا خدمت کریں گے؛

ابراہیم میر سیالکوٹی کا آپس میں مصالحت پر ناراضگی کا اظہار

مولوی عنایت اللہ گجراتی رقمطراز ہیں کہ (۲۲ نومبر ۱۹۵۴ء کو سیالکوٹ)، میں فجر کی نماز مولانا محمد ابراہیم صاحب کی اقتداء میں ادا کی اور موصوف کا درس بھی سنا۔ جس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں تیرے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ شکریہ ہے۔ مگر جس کی مجھے ضرورت ہے اس کی دعا کیا کریں۔ فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یہاں (سیالکوٹ) کی جماعت میں اختلافات ہیں، کچھ لوگ آپ کے ہمراہ ہیں، اور کچھ حافظ محمد شریف صاحب کے حامی ہیں، تبلیغ کا دروازہ بند ہے۔ اگر کچھ کیا بھی جاتا ہے۔ تو وہ بھی پارٹی بندی کی وجہ سے بیکار ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا مصالحت کی اشد ضرورت ہے، یہ میری ضرورت ہے۔ اس کے لئے دعا کریں تو میں خوش ہوں۔ میرے اس معروضہ پر دوسرے دوست بھی بول پڑے۔ کہ مصالحت ضروری ہے۔ موصوف (ابراہیم میر صاحب) قدرے ناراض ہو کر گھر چلے گئے۔

(العطر البلیغ ص ۳۴ ج ۲)

صلح دونوں ہم مسلک (وہابی) مولویوں کے درمیان ہونی تھی۔ اور صلح کرنے پر ناراضگی

اختیار کرنے والا اور اپنے گھر کا راستہ اختیار کرنے والا، وہابیوں کا جلیل القدر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی جن کو موجودہ دور میں امام العصر کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے، کی ذاتِ گرامی ہے۔

قارئین کرام:- آپ نے اکثر و بیشتر مرتبہ یہ سُنا ہوگا کہ صلح کو پسند نہ کرنے والا، اور صلح کی کوشش کو ناکام بنانے والا، اس کو عوام شیطان کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ اب آپ خود ہی وہابیہ کی اس شخصیت کے بارے (جن کو آج امام العصر کہتے ہیں) اپنا نقطۂ نظر قائم کریں کہ وہ امام العصر تھے یا کہ ۔۔۔۔۔

وہابی مولوی کا اپنی جماعت کے عالم کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

مولوی عنایت اللہ اثری ۲۶ رجون ۵۵ء کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ۲۶ رجون کو نماز مغرب کے لئے مجھے (عنایت اللہ) کہا گیا۔ تو میں نے انکار کر دیا۔ جس پر مجھے پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا گیا۔ اُدھر میں نے نماز شروع کی اُدھر مولوی احمد دین صاحب صف سے نکل کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور نماز اکیلی پڑھی۔ ہاں مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب تاندلیانوالہ اور دیگر ذی علم سب کھڑے رہے۔ نماز کے بعد دوستوں نے دریافت کیا۔ تو مولوی صاحب موصوف (احمد دین) نے فرمایا کہ اپنا اپنا خیال ہے۔ میری حافظ صاحب کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔ اس پر سب احباب نے افسوس کا اظہار کیا اور خاموش رہے۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۳۸-۳۹)

اللہ کریم کا شکر ہے کہ اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ایسی جماعت سے بچا کر رکھا ہے، جس جماعت کے اکابر، عمائدین اور مصنفین کا یہ حال ہے۔ سب حضرات کے خاموش رہنے پر عوام کو تعجب نہ کرنا چاہیئے، جس جماعت کے مولویوں میں حق گوئی کا جذبہ نہیں اُن کے عوام میں وہ جذبہ کیسے آسکتا ہے۔ ہاں ان وہابیوں کے مولویوں سے مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے پیروکار حضرات کے خلاف کفر و شرک اور بدعت کے فتووں کی جتنی چاہو بوچھاڑ کرا لو۔ وہاں ان کی زبان بند نہیں ہوگی۔ اور جہاں حق گوئی اور

انصاف کا معاملہ آتا ہے۔ وہاں ایسے ہو جاتے ہیں۔ جیسے گونگے اور بہرے۔

مولوی احمد دین کی مکاری اور شعائرِ اسلامی کی توہین

مولوی حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی رقمطراز ہیں کہ: ایک مجلس میں جس میں حافظ محمد شریف صاحب (سیالکوٹی) اور مولوی عبد اللہ صاحب ثانی، مولوی ابراہیم صاحب اور مولوی اسماعیل صاحب روپڑی و دیگر ذی علم موجود تھے۔ دوستوں نے مجھ سے بیان فرمایا کہ مولوی احمد دین صاحب روزہ سے تھے۔ کہ ایک صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ اس وقت روزہ افطار کر دیں۔ تو میں آپ کو ایک بکری دوں گا۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ لاؤ اس کی قیمت ادا کرو، میں ابھی روزہ افطار کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے رقم ادا کر دی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں شام کو روزہ افطار کروں گا۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۴)

حیف صد حیف ایسی جماعت پر جس میں اس قسم کے مکار مولوی ہوں۔ اور شعائرِ اسلامی کی اس طرح توہین کرنے والے ہوں، جن کا مثل پنجابی زبان میں کسی نے خوب بیان کیا ہے:

جی او ٹڈا جے، توں ای پُتر تو ای دھی۔

سلام کا جواب معاف کرو اور مصافحہ کرنے سے بیزاری

غیر مقلد وہابی مولوی حافظ عنایت اللہ اثری رقمطراز ہیں کہ "سیالکوٹ کے جلسوں پر جو ذی علم بھی تشریف لاتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی میرے سوا مولوی ابراہیم صاحب سے ملاقات نہیں کرتے۔ اس لئے انہیں ترغیب دلائی کہ اُن کے درس میں شامل ہوں، جس پر مولوی محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی، مولوی علی محمد صمصام، مولوی محمد صدیق صاحب لائل پوری، مولوی محمد ابراہیم صاحب تاندلیانوالہ نے فرمایا کہ ہم شامل ہوں گے، بشرطیکہ آپ یہاں رات ہمارے پاس قیام کریں۔ میں نے کہا کہ نہیں، شاید آپ جائیں یا نہیں، مجھے تو ضرور جانا ہے۔ میں اپنی پھوپھی صاحبہ کے ہاں محلہ سلہریاں ٹھہرا ہوا ہوں۔ وہاں سے جگہ قریب ہے۔ میں بہر حال حاضر ہوں گا۔ انشاء اللہ۔

چنانچہ میں صبح کو درس میں حاضر ہوا۔ اور اثنائے درس میں یہ سب علماءِ کرام بھی تشریف لائے۔ درس کے بعد میں نے مولوی ابراہیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور وہ اُٹھ کر چل دیئے۔ اگرچہ اس حرکت کو سب نے بُرا منایا، مگر عذر پیش کیا، کہ انہیں خیال پیدا ہوا ہو گا۔ کہ شاید آپ حافظ محمد شریف صاحب کی مصالحت کے لئے بمثلِ سابق کوئی تذکرہ نہ شروع کر دیں۔ کہ موصوف اس کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ میں نے کہا کہ میرا تو ایسا خیال نہیں تھا۔ اچھا اگر ذکر کرتا تو وہ روک سکتے تھے۔ اس طرح اُٹھ کر چلے جانا ٹھیک نہیں۔ ایک صاحب نے کہا۔ اچھا میں گھر جاتا ہوں، تھوڑی دیر بعد وہ واپس تشریف لائے۔ اور کہا کہ مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ حافظ عنایت اللہ کے سوا دیگر تمام ذی علم جو ملنے کے لئے آئے ہیں، وہ یہاں گھر آکر مل سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ سب ذی علم گھر تشریف لے گئے۔ اور میں مسجد میں بیٹھا رہا۔ پھر کافی انتظار کے بعد میں چلا آیا۔ پھر جلسہ پر ان مولوی صاحبان کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ موصوف آپ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے تھے۔

خدا کی شان ایک طرف میرے لئے تہجد میں، دعائیں اور دوسری طرف سلام کا جواب معاف کرو، مصافحہ نہیں، ملاقات نہیں، کیا خوب تلون مزاجی ہے۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۴۵، ۴۶)

قارئین کرام :- اکابر وہابیہ نجدیہ کا اخلاق دیکھا کہ اپنی جماعت کے مولوی کو سلام تک کا جواب دینا گوارا نہیں کیا۔ اور مصافحہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ تحریر بالا کے مطابق سلام کا جواب معاف کرو۔ اگر کوئی دوسرے مذہب اہل سُنّت و جماعت مسلک کا ہوتا۔ تو اس سے اس قسم کی بے رُخی مذہبی غیرت کی بناء پر ہو سکتی تھی۔ مگر اپنے ہم عقیدہ مولوی سے اس قسم کی بے رُخی اور اخلاق سے گرا ہوا رویّہ اور شریعتِ اسلامیہ کا بنیادی امر السّلام علیکم کا جواب معاف کرو۔ کتنی شرم کی اور رذیل قسم کی حرکت ہے۔ اس پہ تُف یہ ہے کہ ایسی حرکات کا مرتکب کون ہو رہا ہے۔ جو کہ وہابیہ نجدیہ کا امام اور فخرِ جماعت ہے، جس کا نام نامی، اسم گرامی **محمد ابراہیم میر** ہے :

ابراہیم میر کی داؤد غزنوی عبداللہ روپڑی اور اسماعیل آف گوجرانوالہ سے ناراضگی

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنی جماعت کی مقتدر شخصیت مولوی ابراہیم صاحب کے جنازہ کے بارے لکھتے ہیں۔ کہ جنازہ پر جو علماء تشریف فرما تھے۔ اُن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں :-

مولوی سیّد داؤد صاحب غزنوی، مولوی عبداللہ صاحب روپڑی، مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ، ورثاء نے اپنے کسی عزیز کو تار کے ذریعہ لاہور اطلاع دی۔ تو ان بزرگوں کو بھی معلوم ہو گیا، تو وہ خود تشریف لائے کہ اہلحدیث کے ایک جیّد عالم فوت ہوئے ہیں۔ مگر افسوس کہ جمعہ کے لئے کسی کو بھی ورثاء نے پسند نہیں فرمایا، ایک مقامی صاحب نے ان سب کی موجودگی میں جمعہ پڑھایا۔ کہ موصوف ان سب سے ناراض تھے۔

(العطر البلیغ ص ۴۸)

ناظرین مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اپنی جماعت کے تمام مولویوں سے جن کو وہابی اپنی جماعت کے اکابر شمار کرتے ہیں، سے کیوں ناراض رہتے تھے۔ کسی مولوی سے راضی بھی تھے۔

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے خاندان والوں نے یہ بہت بڑی غلطی کی تھی۔ کہ مولوی ابراہیم صاحب میر کا جنازہ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے پڑھوایا۔ کیونکہ عبداللہ روپڑی تو وہ وہابیوں کے مولوی ہیں۔ جن پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی ناراض تھے۔ غالباً خاندان والوں نے سوچا ہو گا کہ کس سے پڑھوائیں۔ مولوی ابراہیم اپنی جماعت کے کسی بھی مولوی پر راضی نہ تھے۔ چلو عبداللہ روپڑی صاحب کو ہی آگے کھڑا کر دیتے ہیں۔

مولوی اسماعیل آف گوجرانوالہ کی بد اخلاقی ؟

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں۔ کہ "نماز سے پہلے میں نے مولوی اسماعیل صاحب (گوجرانوالہ) سے مصافحہ تو کر ہی لیا تھا، بعد میں درخواست کی کہ میں آپ سے معانقہ کرنا چاہتا ہوں، مگر آپ نے توجہ نہیں فرمائی، پھر عرض کی تو آپ کھڑے ہوئے تو میں نے بھی بمشکل کھڑے ہو کر معانقہ کیا، کہ باپ کے زمانہ میں کنواں میں گرا۔ اور اب ہاتھ توڑ لیا ہے۔ جیسے

سُن کر مجھے بہت رنج ہوا۔ کہ یہ بیمار پُرسی ہے اور تعزیت ہے یا کہ تمسخر ہے جو کہ عالم کی شان نہیں، اور دیگر دوستوں نے بھی بُرا محسوس کیا۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۶۰-۶۱)

قارئین! یہ تو اسماعیل آف گوجرانوالہ کی بد اخلاقی ہے۔ اب آپ کے سامنے اِس فرقہ وہابیہ کے مجدّدِ اعظم اسماعیل دہلوی کی بد اخلاقی کا بھی نقشہ پیش کرتا ہوں۔

مجدّد الوہابیہ کا حال

مولوی اشرف علی تھانوی نے تحریر کیا ہے۔ کہ:

اسماعیل صاحب ... ... کی خدمت میں لکھنؤ کے ایک پُرتکلف شہزادے حاضر ہوئے۔ اور فرشی سلام کیا۔ مولانا نے انگوٹھا دکھا دیا۔ پھر انہوں نے ایک اشرفی پیش کی۔ مولانا نے منہ چڑا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شہزادہ بیحد مکدر ہو کر کسی بہانہ سے چلے گئے۔

(قصص الاکابر ص ۲۴ از اشرف علی تھانوی)

یہ ہے وہابیوں کے مجدد اور اکابر کا حال، عوام تو یقیناً کہیں گے۔ کہ جس گروہ کے یہ اکابر ہیں۔ اُس گروہ سے خدا کی پناہ۔

اسماعیل گوجرانوالہ کا قوم کی امانت سے سلوک

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں کہ دوستوں نے تمام اندرونی حالات سے مجھے آگاہ فرمایا۔ کہ تین صد ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے مکان اس کے علاوہ ہے۔ اور اس کی بجلی اور پانی کا خرچ بھی جماعت ادا کرتی ہے۔ اور پچاس روپے اس کے علاوہ تھے۔ اور رمضان المبارک کی آمدنی اُن کو جدا گانہ ہے۔ پھر قرض اُٹھا کر جماعت سے کہتے ہیں۔ کہ اُسے اُتار دیا جائے جو کبھی اُتار دیا جاتا ہے۔ نیز تقاضا ہو رہا ہے کہ گھر میں ٹیلیفون لگوا دیا جائے۔ اور اکثر جمعیت کے کاموں میں باہر رہتے ہیں۔ اور دیگر جلسوں میں بھی جاتے رہتے ہیں۔ اور

ماہ بماہ یہاں تنخواہ وصول کر لیتے ہیں۔ ۱۱ سے ۱۸ تک غائب، پھر ۱۸ سے ۲۰ تک غائب رہے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث راولپنڈی صدر کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ مسٹر نذر محمد صاحب نے انہیں کتابوں کے لئے مبلغ سات سو روپیہ دیا۔ جس کا کتابوں اور رجسٹروں میں کوئی اندراج نہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بیان کیا۔ کہ ہزارہ میں جلسہ کرایا اور رجسٹروں میں یوں درج کروایا کہ دو صد روپیہ فلاں مولوی صاحب کی معرفت، تین صد فلاں مولوی صاحب کی معرفت خرچ ہوا۔ ان واقعات کو سُن کر مجھے بہت رنج ہوا۔ کہ قومی روپیہ کے ساتھ یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۶۲-۶۳)

مولوی داؤد غزنوی کی دورنگی چال

مولوی عنایت اللہ اثری اپنی جماعت کی ایک نہایت ہی مقتدر شخصیت داؤد غزنوی کے کردار کی ایک جھلک اس طرح لکھتے ہیں کہ حکیم عبدالواحد صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مولوی داؤد صاحب غزنوی تشریف لائے۔ تو میں نے اُن سے دریافت کیا کہ جمعیت میں حافظ عنایت اللہ صاحب کو کیوں شامل نہیں کیا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ وہ کچھ مفید نہیں، تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ نہ تو خود پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔ اور نہ دوسروں کو پیٹ بھر کر کھانے دیتا ہے۔ حکیم صاحب کو تو مولوی صاحب نے یوں جواب دیا۔ مگر دوسروں کو یوں جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم بلاتے ہیں، وہ آتا نہیں۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۱۱۱)

آہ! جس گروہ کے لیڈر اس کردار کے مالک ہوں، اُس گروہ کا خدا حافظ۔

مولوی اسماعیل سے مصارف کا محاسبہ ہونا اور حساب نہ دے سکنا

غیر مقلد وہابی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں۔ کہ ۷-۸ نومبر ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب کو عشاء کے وقت مجھے استفتاء کے رنگ میں ایک تحریر ارسال ہوئی جواب موصول ہوئی۔ کہ ہم نے اپنے خطیب مولوی اسماعیل صاحب کو مدرسہ کے لئے سو دو ہزار روپیہ

دیا تھا جس میں سے ایک ہزار تو انہوں نے خزانہ میں داخل کرایا تھا۔ کہ گوشوارہ میں درج ہے۔ جس میں سے ایک ہزار کا کوئی پتہ نہیں۔ دریافت کرنے پر انہوں نے جواب دیا کہ میں مقروض تھا۔ تو اسے اپنے قرضہ میں خرچ کر لیا ہے۔ جس کا آپ کو ثواب ملے گا۔

مولوی صاحب موصوف (اسماعیل) کی بابت یہ شکایت عام ہے۔

علاوہ بریں مسجد کے مہمانوں کو ہوٹل سے پرتکلف کھانا کھلا کر جماعت کو ہمیشہ زیر بار کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی کھا پی کر اُن کی حمایت پر تُلے رہتے ہیں۔ میرے روبرو مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس کے ایک رکن نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ آج رات اجلاس میں موصوف (اسماعیل) سے بعض مصارف کا محاسبہ ہوا۔ تو موصوف حساب نہیں دے سکے۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۱۱۴)

عنایت اللہ گجراتی جماعت اہلحدیث سے خارج ہے

غیر مقلد وہابی مولوی عنایت اللہ گجراتی کے بارے میں وہابیہ کے مولوی حافظ عبداللہ روپڑی کا فتویٰ بھی ذرا ملاحظہ فرمالیں۔ جس کو مولوی عنایت اللہ صاحب نے خود درج کیا ہے۔ کہ

"مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ میرا دوست اور میں دونوں (حافظ عبداللہ صاحب روپڑی) کے پاس گئے۔ سلام و مصافحہ کے بعد میرے دوست نے تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ حافظ عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کے شاگرد ہیں۔ سنن اربعہ اُن سے پڑھ چکے ہیں۔ اور صحیح مسلم پڑھ رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ وہ پڑھاتے وقت بیان کرتا ہے۔ تجھے اس کی سماعت کی برداشت ہے۔ میں نے کہا کہ میں تو اپنے دوست سے جناب کا ذکر بڑے احترام سے کرتا رہا ہوں۔ اور آپ نے میرے اُستاد کا ذکر بڑی حقارت سے فرمایا ہے۔ پھر میرے دوست نے فرمایا کہ آخر حافظ صاحب میں کیا بات ہے۔ فرمایا کہ وہ جماعت سے خارج ہے۔ اور اُن کی کتابیں بالکل سلف کے خلاف ہیں۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۱۱۸-۱۱۹)

قارئین! ان وہابی اکابر کی آج تک نہ ہی وہابیوں کو سمجھ آئی ہے۔ اور نہ ہی دیگر فرقے والوں کو۔ اگر ان کی کُتب، اخبارات اور رسائل کا مطالعہ کیا جائے۔ تو انہوں نے ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالا ہے۔ اور کفر و شرک کے فتوے لگائے ہیں۔ بلکہ جماعت اہل حدیث سے خارج قرار دے دیا ہے۔ ان وہابی مولویوں کی داستان[1] بھی عجیب و غریب ہے۔ ان نا عاقبت اندیشوں نے اپنے اکابر کو ابوجہل کے برابر تو کجا۔ بلکہ ابوجہل سے بڑھ کر کافر قرار دے دیا ہے۔ قاضی عبدالاحد کی لکھی ہوئی کتاب "الفیصلۃ الحجازیہ" کا مطالعہ کیا جائے۔ تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور انسان بے ساختہ ان وہابی مولویوں کے بارے میں کہہ اُٹھتا ہے۔

"اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں"

حافظ محمد شریف کی چالاکی اور مکاری

مولوی حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی اپنے ساتھ درپیش ایک واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے شہر سیالکوٹ کے ایک غیر مقلد وہابی حافظ محمد شریف کی چالاکی کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ "درس ہو چکنے کے بعد (حافظ محمد شریف) صاحب موصوف نے نومبر ۱۹۶۱ء کے جلسہ سیالکوٹ کا ذکر فرمایا۔ کہ آپ تقریر کے بعد مجھ سے ملاقات کئے بغیر چلے گئے۔ جس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ کرایہ لئے بغیر چلے گئے۔ مگر حافظ صاحب کو خوب معلوم ہے کہ میں صرف کرایہ کے لئے ٹھہرنا اپنی علمی وجاہت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اگر اس کی ادائیگی کا عندیہ خیال تھا۔ تو وہ منی آرڈر کے ذریعے ادا ہو سکتا تھا۔ پھر میں اب بھی حاضر موجود تھا۔ صرف تذکرہ سے کیا فائدہ۔ پھر یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ ہاں! اگر ایسے مواقع پر قومی رجسٹروں میں میرے نام کرایہ درج کر دیا گیا ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑی خیانت ہے۔ جو کہ ذی علموں کی شان کے خلاف ہے۔

(العطر البلیغ ج ۲ ص ۱۴۷)

حافظ عنایت اللہ صاحب اثری نے صرف ایک دو مولوی کی چالاکی، ہوشیاری

---

[1] اگر اس کا مختصر نمونہ دیکھنا ہو تو فقیر کا وہابی مولویوں کی کُتب سے ہی ترتیب کردہ اشتہار "وہابی مذہب کے ڈھول کا پول" منگوا کر دیکھیں۔

اور قومی مال میں خیانت کا تذکرہ ہی نہیں کیا بلکہ اپنے اُستاذ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کا کردار بھی روزِ روشن کی طرح عیاں وہابی عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ وہابی عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ کہ یہ وہ ہیں تمہارے اکابر جو دین کے ٹھیکیدار بنے ہوتے ہیں۔

مالی خیانتوں کی وجہ سے شاگرد کی اُستاد سے علیحدگی!

غیر مقلد وہابی مولوی حافظ عنایت اللہ اثری لکھتے ہیں۔ کہ مارچ ۱۹۲۲ء میں جو میں نے مولوی عبدالوہاب صاحب کے ساتھ سفرِ بنگال کیا تھا۔ اس میں آپ کی بعض مالی خیانتوں و نیز دیگر امور پر مطلع ہو کر ان سے علیحدگی کا دل میں فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر اُن سے علیحدہ ہو کر ستمبر ۱۹۲۳ء میں گجرات میں قیام کر لیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ یہاں پر ہی مقیم ہوں۔ پھر اس کے بعد مولوی عبداللطیف صاحب، مولوی عبدالجبار صاحب اور مولوی داؤد صاحب ہر سہ میرے تلامذہ بھی اُن سے علیحدہ ہو گئے۔ مولوی عبدالستار کلانوری ایڈیٹر ہمدرد اہلحدیث دہلی تو اس سے پہلے ہی علیحدہ ہو چکے تھے۔ (العطر البلیغ ص ۱۵۶-۱۵۷ ج ۲)

قارئین! یہ ہے وہابی مولویوں کے اُستاد کا حال۔ اور وہابیہ فرقہ میں مولوی عبدالوہاب دہلوی کو امامیہ کہا جاتا ہے۔ جس فرقہ کے اماموں کا یہ حال ہے اس فرقہ کی کیا پوزیشن ہو گی؟ مولوی عبدالوہاب دہلوی سے جو ان کے شاگرد علیحدہ ہوئے، ان کی کم عقلی کا اندازہ لگاؤ کہ جس گروہ میں ایسے حضرات ہوں۔ اس گروہ سے علیحدگی کیوں نہ کی۔ عدل و انصاف تو یہ ہے کہ ایسے اماموں سے بھی علیحدگی اختیار کی جائے، نیز ایسے گروہ اور فرقہ سے بھی احتراز کیا جائے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

مرزائیوں کا تجزیہ کہ اکثر وہابی مرزائی ہوتے ہیں

مولوی حافظ عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں کہ ۱۹ اگست ۱۹۶۲ء کو میں ظہر پڑھ کر مسٹر بدر الاسلام صاحب سٹوڈنٹ بی۔ ایس۔ سی سال سوم کو بلوغ المرام پڑھا رہا تھا، کہ دو مسافر تشریف لائے۔ اور ظہر و عصر دونوں کو بصورت جمع پڑھا۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی ہوں گے۔ چنانچہ فارغ ہو کر ایک صاحب نے

فرمایا کہ میں ربوہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ کہیں المسوی فی ملتن یکتال علیہ معنی المتو فی جو شائع ہوا ہے۔ اس حدیث کو محولہ کتاب ترغیب و ترہیب میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کا جواب میرے سپرد ہوا ہے۔ دوسرے کو دیکھ کر میں نے دریافت کیا کہ مجھے خیال پڑتا ہے کہ آپ پہلے بھی تشریف لائے تھے۔ اور ازالہ اوہام کو آگ لگائی تھی۔ جیسے کہ ۱۹۶۱ء میں گذر چکا ہے۔ ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے عرض کی کہ اس وقت دھوپ کی وجہ سے لائبریری میں شدت کی گرمی ہے۔ عصر کے بعد کتاب دکھائی جا سکے۔ فرمایا کہ بہت اچھا ہم عصر کے بعد حاضر ہوں گے! میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا نام و پتہ تحریر کر دیں۔ کہ مجھے یاد رہے۔ چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل پتے تحریر کر دیئے۔ (۱) قاضی محمد نذیر لائلپوری ربوہ (۲) حکیم عبداللطیف شاہد۔ مکان نمبر ۱۴ بین بازار گوالمنڈی لاہور۔

انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا۔ کہ اکثر اہلحدیث احمدی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا، مرزا صاحب تو حنفی تھے۔ فرمایا کہ نہیں وہ بھی اہلحدیث ہی تھے۔ (العطر البلیغ ص ۱۵۶)

ناظرین! مولوی ابوالکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ جس کا تذکرہ ابوالکلام آزاد نے ہی ان الفاظ میں کیا ہے۔

"والد مرحوم کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں کہ پہلے وہابیت پھر نیچریت۔ نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی ہے۔ اس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ وہ نیچریت کو ہی الحاد قطعی سمجھتے تھے۔ لیکن میں (ابوالکلام) اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد ہے۔ اور ٹھیک مجھے وہی پیش آیا۔ سر سید احمد خان ... ... کو بھی پہلی منزل وہابیت ہی پیش آئی تھی۔

(آزاد کی کہانی ص ۳۸۱)

غزنوی خاندان والے ابن تیمیہ کی تقلید کرتے ہیں!

غیر مقلد وہابی عنایت اللہ اثری وزیر آبادی لکھتے ہیں۔ کہ غزنوی بزرگ خصوصاً اور دیگر اہلحدیث عموماً امام ابن تیمیہ کی عملاً تقلید کرتے ہیں۔

(العطر البلیغ ص ۱۵۹ ج ۲)

تقلید کو شرک کہنے والے وہابیو! اپنی جماعت کے ایک عظیم خاندانِ غزنوی کے بزرگوں اور دیگر وہابی حضرات بھی آپ کے فتوے کے مطابق مشرک ہوئے۔

خوب! آپ لوگوں نے ان کو صلہ دیا۔

رفیق خان پسروری کے اُستاد کا حوالہ غلط دینا!

مولوی عنایت اللہ اثری رقمطراز ہے۔ کہ مفسر صاحب (عبد الستار دہلوی) تو امام کہلاتے ہیں۔ اور حوالہ غلط دیا ہے۔"

(العطر البلیغ ج۲ ص۱۶۲)

مندرجہ بالا تحریر سے اظہر من الشمس، رفیق خان پسروری کے اُستاد عبد الستار دہلوی حوالہ جات غلط بھی دیتے ہیں۔ سو جس کے اُستاد کا یہ حال ہے تو اس کے شاگرد رفیق خان پسروری کا کیا حال ہوگا۔ "خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔

عبد الستار دہلوی بے شرم ہے

عنایت اللہ اثری اپنے شاگرد عبد الستار دہلوی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ شرمندہ وہ ہوتا ہے جس میں شرم ہو، اور اپنے کئے کا اعتراف ہو۔ لیکن یہاں اس کا کوئی امکان نہیں۔

(العطر البلیغ ج۲ ص۱۶۲)

مندرجہ بالا تحریر سے عیاں ہوگیا کہ عبد الستار دہلوی بے شرم ہے۔ عبد الستار دہلوی ہیں کون؟ وہ عنایت اللہ اثری کے شاگرد ہیں۔ اور رفیق خان پسروری کے اُستاد۔ اثری صاحب! پھر قصور تو آپ کا ہی ہوگا۔ کہ آپ کے سامنے شرفِ تلمذ طے کرنے کے بعد بھی وہ بے شرم کا بے شرم ہی رہا۔ عوام اگر آپ کی تحریر پڑھ کر یہ شعر پڑھے تو بجا ہے۔ کہ

بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں
معدن در معدن فولاد بن سکتی نہیں

وہابی مولویوں کے اُستادوں کا حال

قارئین کرام! اس کے ساتھ ہی مولوی عنایت اللہ اثری نے جو عبارت لکھی ہے۔ اُسے دیکھنے سے مزید یہ انکشاف ہوتا ہے کہ عنایت اللہ اثری بھی بڑا بیباک اور

بے شرم ہے کیونکہ ان کی یہ تحریر اس کی شاہد ہے۔

یہ (عبد الستار دہلوی) میرے شاگرد ہیں۔ اور میں ان کے باپ (عبد الوهاب دہلوی) کا شاگرد ہوں۔ اگرچہ اُنہوں (اُستاد عبد الوهاب) نے بھی میرے علم سے بہت کچھ فائدہ اُٹھایا ہے۔

(العطر البلیغ ج۲ ص۱۶۳)

قارئین! جب وہابیوں میں مدرس اور استاد اس قسم ہوں کہ شاگردوں سے اُستاد بہت کچھ علمی فوائد حاصل کرے۔ تو بتایئے اس گروہ کے مولویوں کا مبلغ علم کتنا ہوگا۔ پھر عجب یہ ہے کہ اس حیثیت اور خصلت والے یہ کہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔

رفیق خان پسروری کی اپنے اُستاد کے حق میں گواہی

عنایت اللہ اثری لکھتے ہیں۔ کہ ان (عبد الستار دہلوی) کے ایک اخص مرید مولوی رفیق خان صاحب پسروری (سیالکوٹ) نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اُردو کتب و رسائل سامنے رکھ کر مضامین کا انتخاب کرتا ہے، پھر ان کا حوالہ نہیں دیتا۔ بلکہ اس کا حوالہ دیتا ہے۔ جس کا اُنہوں نے دیا ہوتا ہے۔"

(العطر البلیغ ج۲ ص۱۶۳)

وہابیو! یہ ہے رفیق خان پسروری کی اپنے اُستاد کے حق میں شہادت۔ مکھی پر مکھی مارنا وہابی مولویوں کا شعار ہے۔ اور یہی اپنے اُستاد والی خصلت مولوی رفیق خان پسروری میں بھی ہے۔

عنایت اللہ گجراتی کو حافظ شریف کا محدث اور شیخ الحدیث لکھنا

غیر مقلدین وہابی حضرات کا سیالکوٹ شہر کی جمعیت کے امیر حافظ شریف سیالکوٹی نے سیدنا عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باپ کے قائل وہابی مولوی عنایت اللہ گجراتی کو "شیخ الحدیث اور محدث جیسے معزز القاب اپنی کانفرنس اہلِ حدیث" کے اشتہار پر لکھے ہیں۔

(العطر البلیغ ج۲ ص۱۸۵)

جس جماعت کے شیخ الحدیث اور محدث کے ایسے عقائد باطلہ ہیں۔ اس جماعت کے دیگر

مولویوں اور عوام کا کیا حال ہوگا۔ اور ان کا یہ دعوےٰ کہ ہم عالم بالحدیث ہیں کتنا لغو اور فراڈ ہے۔ یہ حال دیکھ کر لوگ یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وبا سے

عنایت اللہ گجراتی معجزات کا منکر ہے

غیر مقلدین حضرات کے مولوی عبیداللہ صاحب آف راولپنڈی بیان کرتے ہیں کہ غیر مقلدین حضرات کے معروف اور مقتدر مولوی محمد اسماعیل آف گوجرانوالہ نے راولپنڈی میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہا کہ عیون زمزم کے مصنف (عنایت اللہ گجراتی) نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باپ ثابت کیا ہے۔ یہ ۲۵، ۲۶ سال سے معجزات کا منکر چلا آرہا ہے۔ میں اس کے اقتداء میں نماز نہیں پڑھتا۔ (العطر البلیغ ص ۱۸۶/۲)

مولوی اسماعیل کے اس بیان کو نقل کرنے کے بعد مولوی عنایت اللہ گجراتی وہابی حاشیہ میں اپنی جماعت کے مقتدر مولوی اسماعیل کا جھوٹا اور مکارانہ پروپیگنڈہ کو عیاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ الزام ۱۹۴۶ء سے ہوا ہے۔ ورنہ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۸ء میں تو (اسماعیل) نے جمعہ بھی پڑھا ہے۔ اور دیگر نمازیں بھی ادا کی ہیں۔ اور الزام کا زمانہ آج سے ۲۵ - ۲۶ سال پیشتر کا بتایا ہے۔ کیا خوب ہے۔ (العطر البلیغ ص ۱۸۶)

وہابی اکابر کا حال اور وہ بھی عوام سے نہیں بلکہ مولویوں سے عوام ان ہی مولویوں پر برملا لعنت بھیج سکتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

وہابی مولوی کی ڈاڑھی نوچنے کے بارے وہابی شخص کا خیال

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی خود ہی رقمطراز ہیں۔ کہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۳ء کو حاجی شیخ عبدالرحمان صاحب اور شیخ عبیداللہ صاحب کے ہمراہ وزیرآباد پہنچا۔ اور شیخ عبدالرحمن صاحب سے ملاقات کی۔ کہ انہوں نے کسی سے ذکر کیا تھا۔ کہ میں

حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی تو اس کی داڑھی نوچوں گا۔ چنانچہ میں نے سلام کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے کیا۔ تو انہوں نے نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ نبی پاک، صاحب لولاک، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ کی شان مقدس میں گستاخی اور بے ادبی کرنے کا ہی یہ صلہ ہے۔ عارف رومی نے اسی لئے کہا ہے:

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد!
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

وہابی کا وہابی مولوی سے بات کرنے کو دل نہ چاہنا!

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی لکھتے ہیں کہ میں مولوی عبداللہ صاحب (صوفی) کے گھر پہنچا۔ تو انہیں گھر نہ پاکر ان کی دکان پر گیا۔ اور سلام کیا۔ مگر جواب ندارد۔ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو موصوف نے مصافحہ نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا۔ میں تیرے سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ (العطر البلیغ ص ۱۸۶/۲)

توبہ، توبہ! وہابی مولوی اتنا ہی زیادہ برا ہے۔ کہ اپنے بھی مصافحہ کرنے اور بات کرنے کے لئے تیار نہیں۔

وہابیوں کے محدّث عبدالمنان وزیرآبادی سے سوال کا جواب نہ بن سکنا

غیر مقلد وہابی مولوی عنایت اللہ اثری وزیرآبادی نے اپنے استاد عبدالمنان وزیرآبادی سے ایک سوال کیا۔ وہ سوال اور اس کا جواب، پھر اپنے استاد محدث کے جواب کے بارے میں اپنی رائے کو مولوی عنایت اللہ گجراتی نے اس طرح درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"ایک دفعہ میں نے ترجمہ پڑھتے ہوئے اعتراض کیا کہ احیاء موتیٰ اللہ پاک کی خاص صفت ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں کیسے شریک ہوئے۔ فرمایا کہ بار بار

باذن اللہ وارد ہوا ہے۔ اجازت سے شرک نہیں۔

میں نے عرض کی کہ میں بخاری شریف نہیں جانتا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیدیں، تو کیا میں پڑھ سکتا ہوں۔ اجازت کے ساتھ علم بھی ضروری ہے۔ جو کہ عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو حاصل نہیں۔ پھر الوہیت کے کاموں میں اجازت کیا۔ عورت اپنے بس کے کام شوہر کی اجازت سے کر سکتی ہے۔ مگر پھر دوسرے سے اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ بھی تعلق کا کوئی امکان نہیں۔ اللہ پاک نے عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اجازت دیکر اپنے ساتھ کیسے ملا لیا۔

بس پھر کیا تھا۔ موصوف (عبد المنان وزیرآبادی) نے مجھے مارا اور خوب مارا۔ جو کہ میری کامیابی کا موجب ہوا۔ مگر وہ سوال آج تک کسی سے حل نہیں ہوا۔ (الجبر البلیغ ص ۴/۱)

وہی چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی کو جو اُستاد نے مارا وہ یا تو بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے تھا۔ یا کم علمی اور بیوقوفی کی وجہ سے مگر اس کی مکارانہ چال دیکھئے، فوراً لکھ دیا کہ میری کامیابی کا موجب وہ مار ہوئی۔

یہ واقعہ پڑھ کر لوگ ایسا خیال ذہن میں جما سکتے ہیں۔ کہ وہابی مولویوں کی کامیابی مار میں ہے۔ غالباً ابو الکلام آزاد کے والد نے اسی لئے ان کا علاج یہ تجویز فرمایا تھا۔

وہابی بے حیاء جھوٹے ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس مار سے ادب آجاتا۔ اور مولوی عنایت اللہ صاحب کو عبرت حاصل ہوتی۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ اسی لئے یہ گستاخی کا جملہ لکھ دیا۔ "مگر وہ سوال آج تک کسی سے حل نہیں ہوا۔" یہ جملہ پڑھ کر ہر کوئی یہ نظریہ قائم کرنے کا حق رکھتا ہے۔

گدھے کے آگے بین بجانا۔

نیز عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ جس جماعت کے محدث عبد المنان وزیرآبادی (جو کہ ثناء اللہ امرتسری، ابراہیم میر سیالکوٹی، اور اسماعیل گوجرانوالوی جیسے اکابر کے استاد ہیں) سے سوال کا جواب نہ بن سکا۔ جس کا شاگرد ہی تائید کرتا ہے۔ تو دیگر حضرات کا کیا حال ہوگا۔

اُستاد کے فرمان کا استہزاء

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنے استاد کے فرمان کا استہزاء کا واقعہ خود رقمطراز ہیں۔ کہ اُستاد حافظ عبد المنان صاحب نے مجھے صرف ونحو کی طرف توجہ دلائی۔ اسے کچھ نہ کچھ پڑھ لے۔ اعراب درست ہو جایا کریں گے۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں تو اعراب لگائے ہوئے ہیں۔ اور پھر آپ حافظ بھی ہیں۔ میں غلط پڑھتا ہوں آپ اس کی تصحیح فرما دیں۔ فرمایا کہ اچھا پڑھو۔ تو میں نے ویری الذین اوتو العلم الذی انزل الیک من ربک ھو الحقُّ (سبا) کو مرفوع پڑھا۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ غلط ہے۔ دو تین دفعہ سن کر فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ الحق پر فتحہ ہے۔ اور میں نے ضمہ (پیش) پڑھا ہے۔ فرمایا کہ ہاں مجھے ذھول ہوا۔ یہ میری کا مفعول ثانی ہے۔ ھو ضمیر فصل ہے۔ میں نے کہا کہ صرف ونحو پڑھ کر کیا مجھے بھی ایسا ہی ذھول ہوا کرے گا۔
(جبر البلیغ ص ۶/۱۰)

جس جماعت کا مولوی اپنے اُستاد کے حکم کا اس طرح استہزاء کرتے ہوئے بے ادبی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس جماعت کے عوام کے متعلق کیا نظریہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ میاں محمد صاحب علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ:

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہے ڈھوئی

تبرک کی توہین اور اُستاد کے نظریہ کو غلط قرار دینا

مولوی عنایت اللہ صاحب نے اپنے اُستاد عبد المنان وزیرآبادی کے نظریہ کو غلط قرار دیتے ہوئے ایک واقعہ درج کیا ہے کہ مولوی (عبد المنان وزیرآبادی) نے مجھے ایک اچکن عطا فرمائی۔ اور فرمایا کہ یہ سید احمد بریلوی کی ہے۔ یا یوں فرمایا کہ یہ شاہ اسماعیل کی ہے تجھے بطور تحفہ دیتا ہوں۔ میں نے دھویا اور خیال ہوا کہ اسے تراش کر اپنے طور پر کچھ بنا لوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تبرک تھا۔ جسے تو نے ضائع کر دیا ہے۔ چنانچہ موصوف نے ناراض ہو کر اچکن مجھ سے واپس فرمائی، کہ میں نے بطور یادگار دی تھی۔ تو نے اسے یوں کاٹ اپنے پاس کیوں نہیں رہنے

دیا۔ حالانکہ علم وعمل اور مقال سب سے زیادہ بہتر یادگار ہے۔ مگر ان کی توجہ اس طرف تھی۔ الاحاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا الایہ (یوسف)

(الجبر البلیغ صفحہ ۹-۱۰)

یہ ہے وہابی جماعت کے مولویوں کا حال کہ وہ اپنے اُستاد کی بھی غلطیاں نکالتے ہیں۔ دراصل ان میں نیازمندی کا ذرہ بھر بھی مادہ نہیں۔ عارف رومیؒ نے انکے لئے یہ نصیحت کرتے ہوئے دُعا مانگی ہے؛

از خدا خواہم توفیق ادب!
بے ادب محروم گشت از فضلِ ربّ

شیطان جو راندہ درگاہِ رب العالمین ہوا۔ اُس کا موجب بھی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ تو سب نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ کہہ کر فرمایا۔ اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی۔ تو فوراً اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کے الفاظ کہہ کر بے ادبی اور گستاخی کا مرتکب ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بے ادب اور گستاخ کو اس کی سزا دیتے ہوئے فرمایا۔ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ جنت سے نکل جا پس تو مردود ہے۔

قارئینِ کرام! چاہیئے تو یہ تھا کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کی جاتی۔ ابلیس ملائکہ کا اُستاد تھا۔ مگر اس نے جب بے ادبی اور گستاخی کی۔ تو اس کو جنت سے نکال دیا۔ اور جو یہاں دُنیا میں رہ کر بے ادبی اور گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ کیسے جنت میں داخل ہوگا۔ اعلٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے سچ فرمایا؛

تجھ کو اور جنت سے کیا نسبت اے نجدی دُور ہو،
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی!

اللہ تبارک وتعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ہم کو بے ادبوں کے گھر میں پیدا نہیں فرمایا۔

وہابیوں کو بزرگوں کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے اُن کی بددُعا لے ڈوبی ہے

غیر مقلدین کی مقتدر شخصیت مولوی داؤد غزنوی صاحب نے اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہا کرتے تھے۔ جس کا تذکرہ وہابی مولوی محمد اسحاق بھٹی سابق مدیر "الاعتصام" لاہور کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آئمہ کرام کا ان (داؤد غزنوی) کے دل میں انتہائی احترام تھا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بیحد عزت سے لیتے۔ ایک دن میں اُن کی خدمت میں حاضر تھا کہ جماعت اہلحدیث کی تنظیم سے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ بڑے دردناک لہجہ میں فرمایا۔

مولوی اسحاق! جماعت اہلحدیث کو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددُعا لے کر بیٹھ گئی ہے۔ ہر شخص ابو حنیفہ، ابو حنیفہ کہہ رہا ہے۔ کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے۔ تو امام ابو حنیفہ کہہ دیتا ہے۔ پھر اُن کے بارے میں اُن کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ، اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کے عالم گردانتا ہے۔ جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں۔ اُن میں اتحاد و یک جہتی کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے؛

(داؤد غزنوی صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

نذیر حسین دہلوی کا عمامہ عبدالمنان وزیرآبادی کے کفن میں سیا گیا تھا

مولوی عنایت اللہ اثری وزیرآبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالمنان وزیرآبادی کا کفن میں نے سیا۔ اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی کا عمامہ بھی میں نے اُس کے ہمراہ سی دیا، کہ وہ اسی غرض سے مجھے دیا گیا تھا۔ جیسے کہ حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے کفن میں بھی نبوی کُرتا سیا گیا تھا۔ مگر ایسے مواقع پر اپنے خیال اور مقال اور اعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ عمامہ وغیرہ کام نہیں دیتا۔ الاحاجۃ -

(الجبر البلیغ صفحہ ۱۲)

ناظرین! دیکھا کتنی دیدہ دلیری، جرأت اور بے باکی ہے۔ کہ ایک جلیل المرتبت

صحابئ رسول اور کاتب وحی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل اور عقیدہ کی تردید کردی. صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقیدہ کے خلاف تو ان کے عقائد تو ہیں ہی ... اپنے اُستاد نذیر حسین دہلوی کی وصیت پر بھی کس بے باکی سے اعتراض کیا، اور اس کو خلافِ قرآنِ مجید قرار دیا. دوسرے الفاظ میں اگر یوں کہہ دیا جائے. تو بجا ہوگا. کہ مولوی عنایت اللہ گجراتی اپنے اُستاد نذیر حسین دہلوی سے زیادہ قرآن وحدیث کو جانتے تھے. ایسی جرأت جماعت وہابیہ کے مولویوں اور عوام میں ہی ہے۔

گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ

مرزائیوں کو مسلمان جان کر اُن کے پیچھے نماز ادا کرنا

غیر مقلد مولوی عنایت اللہ گجراتی خود اپنی بے غیرتی کا ثبوت اپنے اس واقعہ کو درج کر کے دیتے ہیں کہ رمضان المبارک سے کچھ پیشتر میں نے میاں محمود احمد صاحب سے کہا کہ نماز تراویح مسجد اقصیٰ یا کہ مسجد مبارک (ربوہ) میں میں پڑھاؤں گا، آپ دوستوں میں اعلان فرمادیں، موصوف نے فرمایا کہ آپ کی اقتداء میں کوئی نماز نہیں پڑھے گا. کہ آپ نے بیعت نہیں کی. میں [illegible]ت سوچ سمجھ کہ ہوگی. بے سوچے بیعت کیسے کرلوں، نماز کا تعلق اسلام سے ہے، بیعت سے نہیں. جب میں آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتداء کر رہا ہوں، تو آپ کو میری اقتداء میں سے وہ کونسی چیز مانع ہے. فرمایا. ہمارا تو کوئی ایماء نہیں، تو اپنے طور پر آزادی سے ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے. اور ہمارا آزادانہ خیال ہے کہ تو کافر ہے. اور تیری اقتداء میں نماز نہیں ہو سکتی. (الجبر البلیغ صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۷)

یہ پڑھ کر بس یہی کہا جاسکتا ہے. کہ:

ڈھیٹ اور بے شرم دُنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

وہابیوں کے امام عبدالوہاب دہلوی کی کہانی

مولوی عبدالوہاب دہلوی کی بزدلی

مولوی رفیق خان پسروری کے اُستاد عبدالوہاب دہلوی کی بزدلی کا واقعہ وہابی مولوی عنایت اللہ اس طرح لکھتے ہیں کہ جون ۱۹۱۶ء مطابق شعبان ۱۳۳۵ھ کو حاجی بشیر الدین صاحب، حاجی محمد اسحاق صاحب اور خلیفہ عبداللطیف صاحب المالیان دہلی کی گرفتاری عمل میں آئی. تو مولوی عبدالوہاب صاحب رات کو تقریباً بارہ ایک بجے میرے پاس لرزتے ہوئے تشریف لائے. کہ گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں. بہتر ہے کہ آپ وزیر آباد تشریف لے جائیں. میں نے کہا کہ ان سے میرا کیا واسطہ، فرمایا کہ مولوی فضل الٰہی صاحب کی وجہ سے آپ پر بھی توجہ ہوگی. میں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں مدت سے علیحدہ ہو چکا ہوں. فرمایا کہ کچھ بھی ہے، آپ وزیر آباد چلے جائیں. ایسا نہ ہو کہ ہمارا مدرسہ حکومت کی نگاہ میں مشکوک ہو جائے. (الجبر البلیغ صفحہ ۱۰۵)

یہ ہے وہابیوں کے امام محمد عبدالوہاب دہلوی کی جرأت اور حق گوئی کیا حق کے مقابلہ میں ایسا امام سینہ سپر ہو سکتا ہے؟ جو گرفتاریوں کو دیکھ کر لرزنا شروع کر دے. اور اصرار کرے کہ کچھ بھی ہو، یہاں سے چلے جاؤ. علامہ اقبال کا شعر تو یہ ہے.

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

وہابی مولوی کا احناف کی خاطر رفع یدین ترک کر دینا

مولوی عنایت اللہ گجراتی لکھتے ہیں. کہ مولوی عبدالوہاب دہلوی نے مجھ سے فرمایا کہ مولوی عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی

جب فلاں جگہ جاتے ہیں۔ تو وہاں کے احناف کی خاطر رفع یدین چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی پر مولوی عنایت اللہ کا جواباً کہنا آپ بھی بعض مواقع پر کرتے ہیں۔ (الجبرا البلیغ ص۲۳)

طالب علم کے پیسے ہضم کر جانا

مولوی عنایت اللہ گجراتی اپنے استاد مولوی عبدالوھاب دہلوی کے ساتھ ایک سفر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس سفر میں موصوف کے ہمراہ میرے علاوہ آپ کا چھوٹا صاحبزادہ عبدالرحمٰن اور ایک اور طالب علم تھا۔ مجھے اور عبدالرحمٰن کو جو کچھ ملتا۔ ہم مولوی صاحب کو دے دیا کرتے تھے۔ اور وہ طالب علم اپنے پاس رکھ لیا کرتا تھا کر وہ اپنے خرچ پر ہمارے ساتھ تھا۔ اور میں موصوف کا ملازم تھا۔ اور عبدالرحمٰن لڑکا تھا۔ اور بعض جگہ ایسا بھی ہوا۔ کہ طالب علم موجود نہیں۔ تو موصوف فرما دیتے کہ اس کا حصّہ مجھے دیدو۔ میں اس کو دے دوں گا۔ جب اسے معلوم ہوتا تو میں اُسے تسلی دیتا۔ کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ دے دیں گے۔ پھر جب دہلی پہنچ کر کچھ دنوں بعد اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ کچھ نہیں دیا۔ (الجبرا البلیغ ص۳۶ ج۱)

یہ ہے وہابیوں کے امام مولوی عبدالوھاب دہلوی کا حال، یہی مولوی عبدالوھاب دہلوی ضلع سیالکوٹ کے وہابی مولوی رفیق خان پسروری کے استاد۔ لوگ ان حضرات کو تو یہی کہیں گے۔ جو کہ پنجابی میں مشہور ہے۔

اُتوں میاں تسبی وچوں میاں کسبی۔

وہابیوں کی امامت کا حال

مولوی عنایت اللہ گجراتی اپنے استاد (جو کہ مولوی رفیق خان پسروری کے بھی استاد ہیں) کی امامت کا حال اس طرح لکھتے ہیں کہ ساری امامت ہی درس و وعظ تک محدود ہے۔ اور صرف بیعت بازی پر ہی موقوف ہے۔ کیونکہ زکواۃ خوری پر ہی اس کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعت کے ذی علموں کے مشورہ سے میرا خیال تھا۔ کہ آئندہ عید الاضحیٰ کے موقع پر کھالوں کا انتظام کروں کہ جس طرح فطرہ و زکواۃ و کھال جیسے مال کو جو کہ شریعت کے نام و کام پر وصول کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی اس کے مقرر کردہ نظام و انصرام پر وہ جمع و خرچ

بھی ہوں، اور وہ دہندگان اور جن پر وہ خرچ ہوں۔ اُن کے اسمائے گرامی بھی رجسٹروں میں درج ہوں، مگر موصوف کے صاحبزادے حافظ عبدالستار صاحب نے ایک دو خاص مریدوں کو اپنے ساتھ ملا کر اس کام کو مولوی عبدالوھاب صاحب کی آمد تک ملتوی کروا دیا۔ اور وقت پر انہیں موصوف کی طرح خود وصول اور فروخت کیا۔ اور ان کی قیمت اپنی جیب میں رکھی، اور میرے خیال پریشاں نے اس لئے عمل نہیں ہونے دیا۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گذشتہ راز افشاء ہوں، اور آئندہ اسے چمڑوں کی مالا گلے کا ہار ہو کر ہمیشہ تنگ کیا کرے؛

جب مولوی صاحب موصوف (عبدالوھاب دہلوی) حج سے واپس تشریف لائے، تو یہ سب کچھ سن کر خاموش رہے۔ اور جماعت اور اس کے ذی علموں میں میرے اثر و رسوخ کو دیکھ کر خطرہ بھی محسوس کیا اور ادھر میں خود بھی تو اُن سے بددل ہو چکا تھا جیسے کہ میں ذکر کر آیا ہوں، اس لئے میں نے جول میں فیصلہ کر لیا کہ آئندہ انشاءاللہ میں تدریس کے کام پر ہی اکتفا کروں گا: اور ان کے پیری مریدی کے کاموں میں حصّہ نہیں لوں گا۔ بلکہ اللہ پاک کی عنایت ہوئی تو میں ملازمت بھی کسی دوسری جگہ اختیار کر لوں گا۔ (الجبرا البلیغ ص۳ ج۱)

قارئین! جس جماعت کے مولوی، امام بلکہ اس پر طرہ یہ کہ محدث اور مفسر کا یہ حال اور کردار ہے ایسے شخص کا منشور اور پروگرام، تبلیغ اور اشاعت دین نہیں بلکہ یہ پیٹ پرستی ہے۔ کسی نے ایسے ہی شخص کے بارے میں یہ مقولہ لکھا ہے۔

جی او ہڈا جی، توں ای پتّر توں ای دِھی

اکبرالہ آبادی نے بھی ایسی خصلت والے کے بارے میں خوب کہا ہے:

سیٹھ جی کو فکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے
عزرائیل بھی آن پہنچا حضرت جان واپس کیجئے

مولوی اسماعیل صاحب سلفی کو دُعائے قنوت صحیح نہ آنا!

غیر مقلد وہابی مولوی عنایت اللہ اثری ہی لکھتے ہیں کہ "ایک روز وتروں کے بعد میں نے مولوی (اسماعیل) صاحب کو بلا کر کہا۔ کہ آپ مجھے دُعائے قنوت سنائیں کہ اس میں ایک لفظ،

آپ ہر روز غلط پڑھتے ہیں۔ چنانچہ موصوف (اسماعیل) نے اسی طرح پڑھا۔ جیسے کہ روز پڑھا کرتے تھے۔ یعنی کہ بعض اور جذل کو بضمہ (پیش سے) پڑھا تو میں نے فتحہ (زبر) لگایا۔ جسے آپ نے قبول فرمایا۔ (الجبر البلیغ ص۳۷)

جس جماعت کے شیخ الحدیث اور امیر کا یہ حال ہے تو دوسرے مولویوں کے علم کا کیا حال ہوگا۔

عبدالستار دہلوی کے علم کی مثال

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالستار دہلوی نے حدیث یاکل فی سوادٍ کا ترجمہ کیا۔ کہ وہ رات کو ہی کھاتا اور پیتا ہے۔ اور رات کو ہی دیکھتا بھالتا ہے۔ اور رات کو ہی چلتا پھرتا ہے۔ کیا خوب ہے۔ (الجبر البلیغ ص۳۸ ح۱۰)

مولوی عبدالستار دہلوی بھی وہابیوں کے امام ہیں۔ اور مولوی رفیق خان پسروری وہابی کے استاد اور پیر ہیں۔

جس جماعت کے امام اور پیر کی حدیث دانی کا یہ حال ہے۔ تو اس کے شاگرد مولوی رفیق خان پسروری جو کہ وہابیوں میں نام نہاد مناظر ہیں۔ ان کے علم کی قلعی خود بخود کھل جاتی ہے۔ ان بیچاروں کا تو یہ حال ہے:

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ!

عبدالوہاب دہلوی کی کمینی حرکت

مولوی عنایت اللہ اثری وزیرآبادی اپنے استاد عبدالوہاب صاحب دہلوی کی کمینی حرکت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے دو واقعات بیان کرتے ہیں۔ کہ "میں نے ایک جمعہ مسجد اہلحدیث موری دروازہ دہلی میں اس کے نمازیوں کی درخواست پر پڑھایا۔ تو انہوں نے مجھے ایک روپیہ دیا۔ میں نے ہر چند انکار کیا۔ مگر انہوں نے باصرار تام دے ہی دیا۔ جس کا میں نے مولوی عبدالوہاب صاحب سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی خوشی سے دے تو انکار مناسب نہیں آتا۔ پھر آپ نے وہ روپیہ وصول فرما لیا۔

مولوی عنایت اللہ صاحب اپنا دوسرا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ انہیں

ایام میں فراش خانہ دہلی کے دوستوں نے اپنے یہاں میرے وعظ کا انتظام فرما کر مجھے بلایا تو میں نے تقریر کی۔ جس کے بعد انہوں نے مجھے تین روپے اور کپڑے دیئے۔ مگر میں نے ان کے اصرار تام کے باوجود انکار تام کیا۔ کہ میں ملازم ہوں میرا کوئی حق نہیں۔ دوسرے دن وہ روپیہ اور کپڑے لے کر مولوی عبدالوہاب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سب واقعہ بیان فرما کر موصوف سے عرض کی کہ آپ ہماری سفارش کریں۔ کہ حافظ صاحب اسے قبول فرمائیں۔ موصوف نے مجھے بلا کر فرمایا کہ یہ خوشی سے دے رہے ہیں۔ اور میں بھی سفارش کرتا ہوں کہ آپ وصول کرلیں۔ اگر آپ نے اب بھی انکار کیا۔ تو وہ ناراض ہوں گے۔ اور مجھے بھی رنج ہوگا۔ چنانچہ میں نے وصول کرلئے۔ پھر ماہ ختم پر آپ نے مجھے تنخواہ دیکر فرمایا کہ تین روپے میں نے مجرے کر لئے ہو۔ کہ فراش خانہ والوں سے آپ کو وصول ہوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ کے بڑے صاحبزادے عبدالستار صاحب کو کپڑے دے کر کہا کہ یہ کپڑے والد صاحب کو دیدیں۔ اگر وہ دریافت کریں کہ کیسے ہیں۔ تو عرض کریں کہ یہ حافظ صاحب نے واپس کئے ہیں۔ جو کہ فراش خانہ والوں نے دیئے تھے۔ پھر جو کچھ وہ فرماویں۔ مجھے اطلاع دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ والد صاحب نے کپڑے واپس کر لئے ہیں۔"

مولوی عنایت اللہ اثری یہ واقعہ لکھ کر واضح الفاظ میں اپنے استاد اور وہابیوں کے امام مولوی عبدالوہاب کی ایسی کمینی حرکات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "ایسے واقعات اکثر پیش آتے رہتے تھے۔ مگر موصوف کے مسلک کے مطابق ان میں کوئی خرابی نہیں ہے۔" (الجبر البلیغ ص۴۳ ح۱۰)

جس وہابی مسلک کے علمبرداروں کی یہ کیفیت ہو۔ تو اسلام کے لئے انہوں نے کیا ایثار اور قربانی کی ہوگی۔ اور کیا دے سکتے ہیں۔

مدرسہ کی آمدن سے جائیداد

مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی وہابی اپنے استاد کے بارے میں ہی لکھتے ہیں کہ "میں نے مولوی عبدالوہاب صاحب سے کہا کہ آپ کی بابت لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مدرسہ کے نام آمدہ مال مولوی صاحب خود کھا جاتے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ میں مفت خدمت کرتا ہوں۔

کیوں آپ تنخواہ مقرر نہیں کر لیتے۔ تاکہ شبہات دور ہوں۔ اور آمد و خرچ کا حساب بھی تحریر کریں، اور رقوم آمدہ کسی امین آدمی کے پاس یا کر بنک میں جمع کریں۔ فرمایا کہ اتنی آمدنی ہی کہاں ہے۔ کہ میں تنخواہ لوں۔ اور حساب و کتاب نبوی طریقہ نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کہیے کتنی تنخواہ مناسب ہے۔ فرمایا کہ پانصد روپیہ علاوہ اس کے نکاح، مکان اور سواری ہر سہ کا حق شرع نے امام کو دیا ہوا ہے؛

مگر موصوف نے اپنے فہمیدہ مطلب کی بناء پر کئی ایک مکانات خریدے۔ بلکہ اراضی بھی خریدی اور سب کو اپنے نام رجسٹری کروایا۔ اور زیورات بھی بنوائے۔ ہاں کار، تانگہ، گھوڑا تک نوبت نہیں پہنچی۔

(الجبر البلیغ ص۶ ج۱۰)

وہابی مولویوں پر وہابیوں کے جلسہ میں شرکت کی پابندی

انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ نے حافظ عنایت اللہ اور مولانا عبدالوہاب صاحب کی دعوت کے لئے کانفرنس نے ریزولیشن پاس کر کے گوجرانوالہ کو تحریر کیا کہ مولانا موصوف کو کانفرنس اپنے جلسہ میں شریک کرنا نہیں چاہتی۔

(الجبر البلیغ ص۵ ج۱۰)

معلوم ہوا کہ وہابی مولوی خطرناک بھی ہیں۔ کہ وہابیوں کی "آل اہلحدیث کانفرنس دہلی" نے ریزولیشن پاس کر کے مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اور مولوی عبدالوہاب دہلوی کے داخلہ پر پابندی عائد کر دی۔ اور کانفرنس ان کی شرکت کو گوارا نہیں کرتی۔ عوام وہابی مولویوں سے بدظن نہ ہوں تو کیوں کر نہ ہوں۔

کہیں یہ ریزولیشن پاس ہوا ہے کہ جلسہ میں شریک نہیں کرنا چاہیئے۔ کہیں وہابی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے یہ فتویٰ دیا جا رہا ہے۔ کہ:

کہیں وہابی مولوی محمد حسین بٹالوی یہ فتویٰ دے رہے ہیں کہ اخبار اہلحدیث امرتسر پڑھنے والے احمق ہیں۔ کہیں یہ فتویٰ دیا جا رہا ہے کہ روپڑی سب سے بڑا احمق ہے۔

(اخبار محمدی دہلی صـ)

عوام یقیناً وہابیوں کے ان فتووں کو جو انہوں نے اپنے ہی اکابر پر چسپاں کئے ہیں۔ یہ پڑھ کر کہنے پر مجبور ہیں۔

"اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے؟"

ابراہیم میر اور عنایت اللہ کی بحث

وہابیہ مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنی جماعت کی مایہ ناز شخصیت ابراہیم میر سیالکوٹی سے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ آواز میں پڑھنے کے جواز پر اپنی ایک بحث درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کہ ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء کو میں بھی صاحبہ برکت بی بی کی بیمار پرسی کے لئے سیالکوٹ پہنچا۔ مغرب کی نماز مولانا محمد ابراہیم صاحب کے ارشاد پر میں نے پڑھائی۔ بسملہ اخفاء سے پڑھی تو بعض دوستوں نے لقمہ دیا۔ مگر میں نے لقمہ نہیں لیا۔ خیال تھا کہ نماز کے بعد اس پر ضرور بحث ہوگی۔ مگر سلام کے بعد سب خاموش۔ آخر میں نے کہا کہ معاویہ کے بعد آج یہ دوسرا موقع ہے کہ مجھے بسملہ پر لقمہ دیا گیا ہے۔

مولانا ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ معاویہ تم سے اچھا تھا۔ کہ اس نے لقمہ لیا۔ اور تم نے نہیں لیا۔ میں نے عرض کی کہ یہ کہیں بھی ذکر نہیں کہ معاویہ نے لقمہ لیا۔ فرمایا کہ میں دکھا دوں گا۔ کہ وہ جہر کو مان گئے تھے۔ میں نے کہا کہ جہر کو تو میں بھی مانتا ہوں۔ بلکہ اس پر عامل بھی ہوں۔ اور اسی طرح اخفاء کو بھی مانتا ہوں۔ اور عمل کرتا ہوں۔ عشاء تک اس پر بحث و تکرار ہوتی رہی۔ آخر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اخفاء جائز تو ہے مگر اس کا ثبوت کوئی نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر ثبوت نہیں تو جائز کیسے۔ اگر جائز ہے۔ تو لقمہ کیسے۔ آپ اپنے مسلک پر پھر غور فرمائیں۔

(الجبر البلیغ ص۹۲-۹۳ ج۱۰)

ناظرین! آپ نے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا مسلک پڑھا۔ اور ان کا قاعدہ کلیہ بھی پڑھا۔ کہ جائز ہے مگر ثبوت نہیں۔ اس سے ابراہیم میر کے علم کی قلعی کھل گئی ہے۔ آج وہابی مولوی اکثر اہلسنت و جماعت سے یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ ثبوت

پیش کرو۔ ثبوت پیش کرو، اہلِ سنّت سے ثبوت طلب کرو۔ مگر جب اپنی باری آئے، تو یہ قاعدہ جائز ہے مگر ثبوت نہیں۔

حالانکہ اصول یہ ہے کہ جواز اور عدم جواز دونوں کے لئے دلیل ہونی چاہیئے وہابیوں کا مسلک مسائل میں عدم جواز ہے۔ مگر عدم جواز پر خود کوئی ثبوت مہیا نہیں کرتے۔ اور کریں بھی کیسے جب کہ کوئی ثبوت پاس ہی نہیں۔ انہوں نے تو اپنے مولویوں سے یہی پڑھا ہے کہ ناجائز ہے۔ اسی لیے فوراً ناجائز کہہ دیتے ہیں۔ خود عدم جواز پر ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ مگر اہلِ سنّت و جماعت سے ثبوت طلب کرتے ہیں۔

مولوی عنایت اللہ اثری لکھتے ہیں کہ ۱۳ فروری ۱۹۳۴ء کو مولانا محمد ابراہیم صاحب کے نام پر ایک مفصّل مکتوب روانہ کیا۔ جس میں بسملہ کے جہر و اخفاء کے دلائل لکھ کر موصوف کو ان پر غور کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اپنے مسلک پر نظرِ ثانی فرما کر اس تشدّد کو چھوڑ دیں۔ کہ دونوں طرح درست ہے! (الجبر البلیغ ص ۹۳ ج ۱۰)

وہابی مولویوں کا اپنا نام خدا بخش بدل کر عبدالرحمٰن رکھ لینا

وہابی مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی اپنے ایک شاگرد جس کا نام خدا بخش تھا کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھا ہوا ہے۔ (الجبر البلیغ ص ۹۵ ج ۱۰)

نہ معلوم وہابی مولویوں کو خدا بخش نام کیوں کر اچھا نہ لگا۔ اور بدل دیا۔ ان کے عقیدہ کے مطابق شرکیہ نام تو نہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی بخشش کے بھی منکر ہو رہے ہیں۔ گستاخانِ رسول کا یہی حال ہوتا ہے۔

نہ خدا ہی مِلا۔ نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

وہابی مولویوں کی دُکانداری!

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی اپنی جماعت کے مولوی حکیم ابوالفضل عبدالحنّان

صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث گزٹ دہلی" کی ایک تحریر لکھتے ہیں۔ جس میں رپورٹر "اہلحدیث گزٹ دہلی" نے اثری صاحب اور ان کے اُستاد مولوی عبدالوھاب صاحب دہلوی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ اظہارِ خیال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنی دکان چلانے کے لئے ایک شخص مسمّی حکیم نورالدین مِل گیا تھا۔ اسی طرح مولوی عبدالوھاب کو اپنی دکانداری چلانے کے لئے ایک پنجابی نوجوان حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی ہاتھ آگئے۔ بڑی بات تو یہ تھی کہ حکیم نورالدین مرزا کا شاگرد نہ تھا۔ اور حافظ عنایت اللہ مولوی عبدالوھاب کے شاگرد تھے۔ اس روحانی تعلق کی وجہ سے یہ دونوں ایک جان دو قالب ہو کر قصرِ امامت کی نیو کاٹ بازار کے متصل رجو فواحش و بدکاری کا اڈہ ہے اُستحکم کرنے لگ گئے تھے۔ کچھ دنوں بڑی چہل پہل رہی۔ مخالفین کے ساتھ بحث و مباحثہ کی گرما گرمی رہی۔ لیکن چند دن بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ لاڈلا شاگرد اپنے بوڑھے اُستاد کو گمراہی اور مذمّت کے گڑھے میں ڈال کر خود وزیر آباد چلا آیا۔ لیکن بڑے میاں کے قدمِ استقلال میں کوئی فرق نہ پڑا۔ کیونکہ اس امامت کی بدولت اب ان کے پاس کافی رقمیں اکٹھی ہو چکی تھیں۔ جن سے انہوں نے بڑی بڑی جائیدادیں خرید لیں۔ اگر حافظ صاحب چلے گئے تو اچھا ہوا۔ خس کم جہاں پاک اگر وہ ہوتے تو انہیں بھی کچھ نہ کچھ لاجے شرمے دینا پڑتا۔ (الجبر البلیغ ص ۱۰۲ ج ۱۰)

مندرجہ بالا وہابی مولوی کا اپنے مولویوں کے بارے میں جو انکشاف کیا ہے۔ اظہر من الشمس ہے۔ وہابی مولویوں کا مدارس قائم کرنا اور ان کی امامت وغیرہ سب دُکانداری ہے۔ انہوں نے جو شاگرد وغیرہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ان کے چیلے چانٹے ہیں۔ اور دکانداری کو ترقی بخشنے کے لئے اکٹھے کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی جائیدادیں، قوم اور عوام کا وہ پیسہ جو یتیموں اور مسکینوں کے لئے ہوتا ہے۔ خود ہضم کرتے ہیں۔ اپنا بینک بیلنس بناتے ہیں۔ اور جائیدادیں وغیرہ خریدتے ہیں۔ ان کا پروگرام اور نظریہ صرف اور صرف یہ ہے۔

جی او طیڈا جی، توں ای پُتّر توں ای دِگی

ابراھیم میر سیالکوٹی کا حال

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری مولوی ابراھیم سیالکوٹی کے ایک خط کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ۵ فروری ۳۹ء کو شیخ عبداللہ صاحب کے ہمراہ حکیم عبداللطیف

صاحب کے پاس کئی صفحات کا خط ملاحظہ کیا، جو کہ مولوی ابراھیم میر صاحب کی طرف سے کسی کے نام روانہ ہوا۔ اس خط کی فوٹو میرے پاس تاریخی طور پر محفوظ پڑی ہے۔

ان ایام میں حکیم صاحب مولوی صاحب کے خلاف تھے۔ اس لئے انہوں نے خط کی فوٹو اتروائی تھی۔ شائد وہ اسے شائع کر دیتے یا کوئی دوسرا دشمن اُن سے لے کر شائع کر دیتا۔ لیکن حکیم صاحب سے میرے مراسم دوستانہ ہیں۔ اس لئے میں نے ان سے فوٹو طلب کی تو انہوں نے مجھے دیدی۔ اچھا ہوا کہ میں نے فوٹو کو اپنے قبضہ میں لے کر آئندہ اشاعت کے خطرات کو روک دیا۔

(الجمر البلیغ ص ۱۱۸-۱۱۹ ج ۱۰)

نا معلوم اس خط میں کیا کچھ ہے، اور یہ خط کس کی طرف ہے۔ شائد کسی ... ... جو کہ مولوی ابراھیم میر صاحب ... ... ہو کے نام ہی ہو۔ جو کہ کئی صفحات پر مشتمل ہے اور جس کا اتنا زیادہ خطرہ وہابیوں کو لاحق تھا۔ اور مولوی ابراھیم صاحب کو بھی خطرہ تھا۔ کیونکہ اثری صاحب نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ "مولوی ابراھیم صاحب کو معلوم ہو چکا تھا۔ کہ فوٹو پر دیانتدار ہاتھوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ مطمئن تھے کہ اب کوئی خطرہ نہیں۔"

(الجمر البلیغ ص ۱۱۹ ج ۱۰)

اس تحریر سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے:

داؤد غزنوی ہندو قوم سے مایوس نہیں!

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری اپنی جماعت کے متقدر مولوی داؤد غزنوی کے بارے رقمطراز ہیں کہ مولوی داؤد صاحب اپنی قوم سے سخت مایوس ہیں۔ لیکن ہندو قوم کانگریس سے مایوس نہیں کہ صبح و شام ان کے کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دفتروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور اپنی جماعت کا کوئی کام نہیں، اور درس تک بھی نہیں۔ حالانکہ بورڈ لگا رکھا ہے، کہ یہاں روزانہ درس ہوتا ہے۔ جو کہ خلاف واقع ہے۔

(الجمر البلیغ ص ۱۲۸ ج ۱۰)

قارئین! مولوی داؤد غزنوی وہابیوں کے متقدر مولویوں میں سے ہیں مگر دیکھئے ان کو ہندوؤں اور کانگریسیوں سے کتنا تعلق ہے بلکہ وہابیوں سے مایوس نہیں اور

ہندوؤں سے پُر امید ہیں، اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ وہابیوں کا ہندوؤں، سکھوں سے پرانا تعلق چلا آتا ہے۔ جیسا کہ اسماعیل دہلوی قتیل جو کہ وہابیوں کے مجدد ہیں۔

سید احمد بریلوی کے نزدیک سردار بدھ سنگھ کا مقام

غیر مقلدین وہابیوں کے ناخواندہ (جاہل)[1] امیر المومنین سید احمد کے سکھوں سے تعلقات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سید صاحب نے رنجیت سنگھ کی افواج کے جنرل بدھ سنگھ کو مندرجہ ذیل القاب سے خط تحریر کیا، ملاحظہ ہو۔ یہ القاب وہابیہ نجدیہ کے مشہور مؤرخ مرزا حیرت دہلوی نے نقل کئے ہیں:-

از امیر المومنین سید احمد بہ منیر ابہت تخمیر۔ سپہ سالار جنود و عساکر۔ مالک خزائن و دفاتر، جامع ریاست و سیاست دحاوی امارت و ایالت۔ صاحب شمشیر و جنگ، عظمت نشان سردار بدھ سنگھ۔

(حیات طیبہ ص ۳۰۳، ص ۳۰۴)

سید احمد بریلوی کے توپچی کا نام

مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ "ایک وفادار ہندو (راجہ رام) جو مولانا (اسماعیل) شہید پہ فریفتہ تھا۔ گولا اندازی پر مقرر ہوا۔ (حیات طیبہ ص ۳۲۹)

مجدد الوہابیہ اسماعیل قتیل کے منشی کا نام

وہابیہ نجدیہ کے مؤرخ مرزا حیرت دہلوی رقمطراز ہیں۔ کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے منشی کا نام ہیرالال تھا۔

(حیات طیبہ ص ۵۳۵)

سنا کرتے تھے ذوق! شہرہ جن کی پارسائی کا!
وہ سب رندِ خرابات اپنے نکلے ہمنوا نکلے

---

[1] : مرزا حیرت دہلوی نے سید احمد کو ناخواندہ لکھا ہے (حیات طیبہ ص ۲۶)

مولوی داؤد غزنوی کانگریسی

جو کہ وہابیوں کی جمعیت کے امیر تھے۔ اور وہابیوں میں اپنی جماعت کے ایک عظیم فرد سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بھی تحریکِ پاکستان کے مخالف احرار و کانگریس کے ہمنوا اور ان کے لیڈروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ تحریکِ پاکستان میں جو ان کا کردار ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ تب بھی ایک مؤرخ کی تحریر سے آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھئے اور وہابیوں کی ہندو سکھ دوستی کا بھی اندازہ لگائیے: مؤرخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ:۔

"جو قوم داؤد غزنوی کو بھی تحریکِ پاکستان کا مجاہد کہتی ہے۔ اسے تاریخ لکھنے یا لکھوانے کا کوئی حق نہیں۔ ممکن ہے کہ آپ کہیں کہ مرے ہوؤں کا ذکر اچھے انداز میں کرنا چاہیئے تو جناب تاریخ تو مرے ہوؤں کے اعمال و کردار ہی کے ذکر سے بھری ہوئی ہے۔ اگر ہم نے مرے ہوؤں کے ذکر سے زبان بند کر لی، تو تاریخ نویسی کیسے ہوگی۔ کاش آج حمید نظامی ہوتے تو آپ کو بتاتے کہ داؤد غزنوی کا رول کیا تھا۔

کیسی بتکدے میں کروں بیاں تو کہے صنم بھی ہری ہری

"دیانت و امانت اور کیریکٹر کے اعتبار سے داؤد غزنوی تو خضرِ حیات ٹوانہ کے جوتے سیدھے کرنے کے جوتے سیدھے کرنے کے اہل نہ تھے۔

(روزنامہ نوائے وقت مؤرخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کا اقرار

غیر مقلدین وہابی حضرات کی معتمد شخصیت مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پاکستان کے مرکزی شہر لاہور میں وہابیوں کے ایک جلسۂ عام میں ۲۷ مئی ۱۹۴۹ء کو خطبۂ صدارت دیتے ہوئے ایسی حقیقت کا اعلانیہ اقرار ان الفاظ میں کیا۔

۱۔ بہت سے اہلِ حدیث علماء اور عوام و امراء کانگریس کا ساتھ دیتے تھے۔ اور تقسیم نہیں چاہتے تھے۔

۲۔ ان کے مقابلہ میں بعض علماء اور کثیر التعداد عوام و امراء مسلم لیگ کے حامی تھے، اور تقسیم چاہتے تھے۔

۳۔ بعض اہلِ حدیث علماء اور بہت سے عوام احراری تھے۔ وہ کانگریس کے ساتھی

تھے یا نہ، لیکن بہرحال مسلم لیگ کے موافق نہ تھے۔

۴۔ اسی طرح بہت سے اہلحدیث خاکسار تھے۔ یہ بھی کانگریس کے موافق ہوں یا نہ ہوں، لیکن مسلم لیگ کے مخالف تھے۔

۵۔ بہت سے متوسط درجہ کے اہلحدیث عوام اور بعض علماء اور انگریزی دان وکلاء مودودی تھے۔ جو اپنا نام اسلامی جماعت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ کانگریس کے خلاف آواز اٹھاتے تھے۔ لیکن انہوں نے عملی طور پر مسلمانوں کی عام جماعت مسلم لیگ کو بھی ووٹ نہ دیا۔ جس کا بُرا نتیجہ یہ تھا کہ مسلمانوں کے ووٹوں میں کمی ہونے سے کانگریس کو فائدہ پہنچ سکے۔ گویا انہوں نے مسلمانوں کے عام جماعتی فائدے کو اپنی پارٹی کے مجبوتے پر قربان کر دیا۔ اور لَا اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ۔ کی تصویر بنے رہے۔ (احتفال الجمہور صلا)

پھٹے کپڑوں میں خنداں مثلِ گل ہیں!

شرافت کیا بہارِ بے خزاں ہے!

ناظرین کرام! آپ نے وہابیوں کے اکابر سے ہی وہابیوں کی ہندو سکھ دوستی کے کارنامے ملاحظہ فرمائے۔ یہ سبھی کچھ وہابیوں کی کتب سے ہی پیش کیا ہے۔ جن کو ہر دانشمند پڑھ کر ان کے بارے میں صحیح نظریہ قائم کر سکتا ہے۔

میری وفا کو دیکھ کر!

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

وہابیوں کو ہندوؤں سکھوں سے اتنی عقیدت ہے کہ ان کے پنڈت کے مرنے کی خبر جب شائع کرتے ہیں، تو لفظ انتقال سے شائع کرتے ہیں۔ حالانکہ انتقال کا لفظ بزرگانِ دین کی رخصت کا تذکرہ کرتے ہوئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھئے وہابیہ کے سردار ثناءُ اللہ امرتسری نے ایک پنڈت کی موت کی خبر اس طرح شائع کی ہے۔

پنڈت مالوی جی کا انتقال

۱۳ نومبر کی رات کو ریڈیو کے ذریعہ اور دن کو اخباروں کے ذریعے خبر شائع ہوئی۔ کہ پنڈت مالوی جی عرصے سے بیمار تھے۔ آخر بحکم قرآن مجید كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ انتقال کر گئے۔

(اہلِ حدیث امرتسر صلا۔ ۲۲ نومبر ۱۹۴۶ء)

مولوی اسماعیل سلفی گوجرانوالہ کی اغلاطِ عربیہ کا تذکرہ

مولوی عنایت اللہ اثری صاحب یہی لکھتے ہیں کہ مولوی اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ کی بعض اغلاطِ عربیہ کا ذکر ۱۹۲۲ء میں کر آیا ہوں۔ اور بعض کا ۱۹۵۵ء اور ۱۹۵۵ء میں ذکر آرہا ہے۔ (الجبرالبلیغ صفحہ ۱۳۳/۱۰)

جس جماعت کے شیخ الحدیث کا علمی مقام یہ ہو کہ مولوی عنایت اللہ اثری جیسے لوگ اس کی عربی کی اغلاط نکالیں۔ تو پھر یہی کہنا پڑے گا کہ:

ان لوگوں میں عالم نہیں، بلکہ ۔۔۔۔۔۔

غیر مقلدین وہابی حضرات میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کا بہت مقام ہے۔ کوئی ان کو شیرِ پنجاب کہتا ہے۔ کوئی شیخ الاسلام کہتا ہے۔ کوئی سردار اہلحدیث۔

لیکن ان کی عربی کی اغلاط انہی کی جماعت کے مولوی حافظ عبداللہ روپڑی نے اپنی کتاب درایت تفسیری میں نکالی ہیں۔ جو کہ درج کی جاتی ہیں:

اسی طرح غیر مقلد وہابی مولوی فقیراللہ مدراسی نے بھی ثناء اللہ امرتسری کی عربی کی غلطیاں اپنی کتاب تفسیر اسلاف میں درج ہیں:

وہابی اکابرین کی ایسی ہی علمی بے مائیگی کو جانتے ہوئے مولوی مراد علی سوہدروی وہابی نے دنیائے وہابیت پر ایک طمانچہ رسید کیا ہے۔ جس کا نشان تاقیامت وہابیوں سے دور نہیں ہوگا۔ وہ طمانچہ یہ ہے (مرزائیوں کا علمی میدان میں سبقت لے جانا)

وہابی مولویوں کا جلسہ عام میں اقرار۔ کہ وہابی مولوی غلط تفسیریں کرتے ہیں

مولوی عنایت اللہ اثری وہابی رقمطراز ہیں۔ کہ ۳، ۴، ۵ نومبر ۱۹۲۲ء کو جمعیت

اہلِ حدیث امرتسر کا گول باغ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبداللہ صاحب ثانی کی دعوت پر میں بھی شامل ہوا۔ ۴ نومبر کو بعد نماز ظہر توحید پر میری تقریر ہوئی۔ میرے بعد مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی کھڑے ہوئے۔ اور اثنائے تقریر میں فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن کی نسبت، حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی کی تفسیر آیت الٓمٓ تنزیل زیادہ غلط ہے۔ مگر افسوس کہ علماء کرام مولوی صاحب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور حافظ صاحب کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ (الجبرالبلیغ صفحہ ۱۳۵/۱۰)

عوام بیچارے یہ پڑھ کر یقیناً یہی سوچیں گے۔ کہ وہابی مولوی قرآن پاک کی تفسیر اپنی من مانی سے کرتے ہیں۔ ان کی تفسیروں کے صحیح ہونے پر اُن کے اپنے مولویوں کا اتفاق نہیں اس لئے جس مذہب کے مولوی قرآنِ پاک کی تفسیریں ہی غلط کرتے ہیں۔ یقیناً اُن کا مذہب اور اُن کے عقائد بھی غلط ہیں۔ مولوی وحید الزمان صاحب، جو کہ وہابیوں کے سرخیل ہیں کہ خود اقرار کرتے ہیں:

وہابی مولوی آپس میں مل کر بیٹھنے والے نہیں

مولوی عنایت اللہ اثری وزیرآبادی لکھتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب روپڑی کے پاس مصالحت کے لئے ایک وفد جو تشکیل دیا گیا اس میں مجھے بھی بزور شامل فرمایا۔ مگر افسوس کہ دوستوں کی انتہائی کوشش کے باوجود بھی مصالحت نہ ہو سکی، اور ہم بے نیل و مرام واپس ہوئے۔ (الجبرالبلیغ صفحہ ۱۳۶/۱۰)

مولوی عنایت اللہ صاحب ایک دوسرا واقعہ بھی لکھتے ہیں، کہ ۱۹۱۳ء میں کانفرنس آل انڈیا اہلِ حدیث کا ذکر کر آیا ہوں۔ جو اس تاریخ سے بھی پیشتر کی تعمیر شدہ ہے، جسے مولانا ثناء اللہ صاحب نے بنایا اور مولانا عبدالعزیز صاحب .. .. رحیم آبادی، اور مولانا حافظ عبداللہ صاحب .. .. .. غازی پوری جیسے بزرگوں نے ان کا ساتھ دیا۔ غزنوی بزرگوں نے اُن کا ساتھ نہیں دیا، بلکہ ڈٹ کر مخالفت کی۔ اور

تقسیم ہند تک مخالفت کرتے رہے۔ جس میں مولوی داؤد صاحب غزنوی بھی ان میں شامل رہے، پھر تقسیم ہند کے بعد انہوں نے اپنی کانفرنس جداگانہ تعمیر کر لی، جس کے مولوی اسماعیل صاحب ناظم اعلیٰ اور مولوی سید محمد داؤد صاحب غزنوی صدر (امیر) ٹھہرے۔

(الجبر البلیغ ج ۱ – ص ۱۴۲-۱۴۳)

مندرجہ بالا وہابی مولویوں کی آپس میں کھینچا تانی کو پڑھ کر عوام یہی کہیں گے۔ کہ یہ وہابی مولوی جو وعظ و تبلیغ کرتے ہیں، خود اس پر ان کا عمل نہیں۔ آپس میں تو ان کی اتنی دشمنی ہے۔ جیسے کہ پنجابی مثل مشہور ہے۔

"اِٹ کُتّے دا وَیر"

جس گروہ کے اکابرین آپس میں مل کر بیٹھنا گوارا نہیں کر سکتے۔ وہ یہ کب چاہتے ہیں کہ مسلمان عوام آپس میں اتحاد اور اتفاق سے بیٹھیں۔ اس لئے مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ اختلاف کا اصل مؤجد اور سبب وہابی مولوی ہی ہیں۔

وہابی مولویوں پر مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

وہابیوں کے منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری نے اپنے مجدد اسماعیل دہلوی کا فتویٰ نقل کیا ہے کہ " جماعت میں تفرقہ ڈالنے والوں پر لعنت آئی ہے۔

(تواریخ عجیبہ ص ۱۹۳)

بس اسماعیلی فتوے کے مطابق وہابی مولویوں پر لعنت ہے۔ اسماعیل دہلوی کا فتویٰ جب سے میں نے پڑھا، تب سے ایک عقدہ حل ہو گیا، وہ یہ کہ وہابی مولوی اکثر اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں، اور سر عام جلسوں میں کہتے ہیں کہ کوئی مددگار نہیں، کوئی حاجت روا نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں۔ ایسا یہ کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ مَنْ یَلْعَنِ اللّٰہُ۔ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا۔

(ترجمہ: جس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی مددگار نہیں)

وہابیوں کی کتب اور رسائل بتاتے ہیں کہ انتشار، تفرقہ بازی اور اختلافات، یہ وہابی اکابرین کا محبوب مشغلہ ہے، اور اسماعیلی فتوے کے مطابق ایسا کرنے والے لعنتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ لعنتی کا کوئی مددگار نہیں۔

اسی لئے .. .. .. مولوی کہتے ہیں۔ کوئی مددگار نہیں۔

کانفرنس نام بدعت ہے

مولوی عنایت اللہ صاحب اثری گجراتی کانفرنس نام کے بارے لکھتے ہیں کہ " اس وقت اس نام کو غزنوی بزرگوں نے عموماً اور مولوی عبدالاحد خانپوری نے خصوصاً بدعت ٹھہرایا تھا۔ جیسے کہ ان کے اشتہار سے ظاہر ہے، مگر اب یہ نام مقبول عام ہو رہا ہے

(حاشیہ الجبر البلیغ ج ۱ ص ۱۴۲)

جس نام کو وہابی اکابرین بدعت قرار دیتے تھے۔ آج اسی نام کانفرنس سے ان کی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ غزنوی خاندان نے بھی بدعت کا فتویٰ لگایا۔ مگر اسی خاندان کے چشم و چراغ اور عبدالجبار صاحب غزنوی کے بیٹے مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں ہی کانفرنسیں ہوتی رہیں۔

وہابی مولویوں کے بارے عوام یہی کہیں گے۔ کہ یہ بدعت بدعت کی رٹ لگانے والے وہابی مولوی ہی جس پر بدعت کا فتویٰ لگائیں۔ اگر وہ کام خود کریں۔ تو جائز ہو جاتا ہے۔ جیسے کانفرنس پر فتویٰ بدعت تھا۔ خود کریں تو جائز۔ لہٰذا یہ کہنے میں برملا حق بجانب ہونگے کہ وہابی مولویوں کے فتوے خود ساختہ ہیں، ان کا مذہب خود ساختہ ہے۔

کسی نے ایسے ہی مولویوں کے بارے کیا خوب کہا ہے:

" خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں "

ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی کے لئے بعد از موت دعائے مغفرت

کسی مسلمان کی ایمانی غیرت مرزائی کے نام کے آگے "مرحوم" لفظ لکھنا برداشت نہیں کرتی۔ مگر غیر مقلدین کے سردار اور امام ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی کے مشہور و معروف معتقد، نیاز مند اور مرید ڈاکٹر بشارت احمد کے مرنے کی خبر اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کرتے ہوئے اس کے نام کے آگے مرحوم لکھا ہے!

اصل مضمون درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد رکن جماعت احمدیہ لاہور کافی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ سب کا راستہ یہی ہے۔ متوفی حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان کی طرح خاص فلسفیانہ دماغ رکھتے تھے۔ آئندہ پرچے میں ہم ان دونوں فلسفیوں کی فلسفیانہ تحقیقات کا نمونہ دکھائیں گے۔ انشاءاللہ مرحوم میں ایک خاص وصف تھا۔ کہ میاں محمود خلیفہ قادیان کو کھری کھری سنانے میں باک نہیں محسوس کرتے تھے۔ اسلئے ہمیں بھی ان کے انتقال پر افسوس ہے۔ اور ان کے متعلقین سے ہمدردی ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۶، ۳۰ر اپریل ۱۹۴۳ء)

دیگر وہابی مولویوں کے فتوے

مولوی ثناءاللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اپنی تائید میں اپنی جماعت کے مولوی گل محمد ساکن بڈانوالہ ضلع فیروزپور کا فتویٰ کیا ہے۔ کہ امامت اور اقتداء اہل قبلہ کی سوائے فرقہ اہل سنت والجماعت کے یعنی مرزائی چکڑالوی بدعتی و خارجی کی بخوف فتنہ اور حالتِ اضطراری میں جائز ہے۔

مولوی ثناءاللہ امرتسری اس فتوے کے بعد اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ خاکسار (ثناءاللہ) بھی آپ کی رائے سے متفق ہے۔ مگر حالتِ اضطراری کی تعریف آپ نے نہیں کی۔ جو میں کئے دیتا ہوں۔ غالباً آپ کی مراد بھی یہی ہوگی کہ جہاں پر ایسے لوگ (مرزائی وغیرہ) جماعت کرا رہے ہوں۔

(اہل حدیث امرتسر ص۹ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۶ء)

(حاشیہ صفحہ ۱۴۹ پر)

جب کہ اندھے ہیں سب پیر و مرشد
رہبری کیا کریں اندھے گھرانے والے

وہابیوں کے موجودہ امیر محی الدین لکھوی کا عقیدہ

وہابیہ نجدیہ کے موجودہ امیر مولوی محی الدین لکھوی کے عقیدہ کے متعلق وہابیوں کے موجودہ دور کے محقق مولوی عبد القادر حصاری لکھتے ہیں۔ اور ان کے عقائد کے متعلق یہ انکشاف وہابیہ کے نامنہاد مناظر حافظ عبد القادر صاحب روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہل حدیث روپڑ میں شائع کئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اور اس فرقہ باطلہ کے بطلان کا اندازہ لگا لیجئے۔

میری (عبد القادر حصاری) لاہوری جمعیت میں اس لئے شمولیت نہیں ہو سکتی، کہ اس کے لکھوی امیر صاحب کے عقائد میں مرزائیت سرائیت کر گئی ہے۔ جس شخص کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، خروج دجال اور ظہور مہدی نہیں ہوگا۔ یہ سب افسانے ہیں۔ اور یہ عیسائی عقیدہ ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور بخاری و مسلم میں جعلی اور ناقابل اعتبار حدیثیں ہیں۔ مولوی معین الدین لکھوی اور محی الدین لکھوی ایسے عقائد والے شخص کو کافر نہیں کہتے۔ حالانکہ لکھوی خاندان کے جد بزرگوار عارف باللہ مولانا عبد الرحمن مدفون مدینہ منورہ اور دیگر اکابر علماء اہلحدیث کا فتویٰ

لے مرحوم کا لفظ مسلمان کے لئے لکھا جاتا ہے۔ نہ کہ کافر کے لئے۔ جو مرحوم کا لفظ مرزائی کے نام کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ وہ مرزائیوں کو مسلمان سمجھتا ہے۔ اور مرزائیوں کے کفر میں شک کرتا ہے۔ عوام تو عوام یہ وہابیوں کے سردار ثناءاللہ امرتسری کا کارنامہ اور کرتوت ہے۔ اور دعویٰ یہ کرتا ہے کہ میں مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف ہوں لعنت ہو کروڑ کروڑ ایسے سرداروں پہ (فقیر محمد ضیاءاللہ القادری غفرلہ)

شائع ہو چکا ہے۔ کہ حیاتِ مسیح کا منکر کافر ہے۔ اگر مولوی محمد علی کے دونوں صاحبزادے صرف اپنے والد کی رعایت کے لئے اپنے خاندان کے بزرگ اعلیٰ کے فتوے کا انکار کرتے ہیں، اور مولوی محی الدین تو اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے۔

(تنظیم اہل حدیث لاہور صلا کالم ۱۲۰ ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء)

قارئین کرام! آپ نے وہابیوں کے شرمناک نظریات اور باطل عقائد کا اندازہ لگا لیا کیا ایسے نظریات اور عقائد کے حامل حضرات کو کون عالم دین یا مبلغ اسلام کہہ سکتا ہے؟

مگر حیف ہے ان وہابیوں پر جو ان حضرات کو سردار امیر اور مبلغ کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔ آیئے آپ کے سامنے وہابیت کے امیر، سردار اور شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری کا اور عجیب و غریب مرزائیت کی حمایت میں شائع کردہ فتوے پیش کرتا ہوں۔ جس سے ہر ایک فرد پر روشن ہو جائے گا۔ کہ ثناء اللہ امرتسری مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف نہیں، بلکہ سب سے زیادہ موافقت کرنے والا ہے۔ امرتسری فاتح قادیان نہیں، بلکہ مبلغ قادیان ہے۔ امرتسری سردار اہلحدیث نہیں، بلکہ سردار اہل جہنم ہے۔ ثناء اللہ شیخ الاسلام نہیں، بلکہ شیخ الشیطان ہے۔ وہ فتویٰ مع سوال و جواب پیش ہے

س: باپ بیٹی دونوں مرزائی ہیں، لیکن غیر مرزائی سے نکاح پر دونوں رضامند ہیں۔ نکاح جائز ہے، جبکہ ناکح اور منکوحہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں؟

(شیخ قاسم علی از بہاول پور)

جواب: اگر عورت مرزائی ہے، تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو، میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۳ کالم ۱، ۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

اکثر وہابی مرزائی ہوتے ہیں۔ اس کی تائید بھی وہابیوں کی مقتدر شخصیت مولوی **ابراہیم** صاحب میر سیالکوٹی (جن کو جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ امام العصر لکھتے ہیں) نے لاہور شہر کے مرکزی جلسہ میں خطبۂ صدارت دیتے ہوئے اس طرح کی ہے۔

اس سے پیشتر اسی طرح اختلاط سے جماعت اہل حدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے۔ جس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ ابتداء میں مولانا ابوسعید محمد حسین

صاحب۔۔ بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اُن کو الہامی مان کر ان کی موافقت کی۔ اور ان کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے۔ جس سے جماعت اہلحدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔

(احتفال الجمہور ص۲۳)

غیر مقلدین وہابی حضرات اپنے فرقہ کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو فاتح قادیان وغیرہ القاب سے نوازتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے ان کی زبان خشک نہیں ہوتی۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیان کا ان کے نام لیوا اور معتقدین مرزائیوں کا بہت مقابلہ کیا، اور ان کی تردید کی۔ لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ بلکہ حقیقت ہے۔ مرزا قادیانی کی مخالفت کرنے والوں کو جتنا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جتنا ذلیل کرانے کی کوشش کی شاید ہی کسی نے کی ہو کیونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اعلانیہ فتویٰ تھا۔ کہ مرزائی اگر نماز کرا رہا ہو۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔ تو نماز ہو جاتی ہے۔

کیا کسی مسلمان کی غیرتِ ایمانی اس چیز کی اجازت دیتی ہے۔ کہ مرزائی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ مرزا قادیانی غلام احمد خود مرتد ہے۔ اور اس کو نبی ماننے والے بھی مرتد ہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ امرتسری ہی کی غیرت اس کو جائز قرار دے رہی ہے۔ اصل فتویٰ پیش خدمت ہے۔

مرزائی کو امام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں۔ **اجعلوا ائمتکم خیارکم** اپنے میں سے اچھے لوگوں کو امام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا۔ نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں صَلُّوا خلف کل برٍّ و فاجرٍ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔

(اہلحدیث امرتسر ص۱۱، کالم ۲، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

ثناء اللہ کا مذہب مرزائی کی اقتدا جائز ہے

یہی وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنا مذہب واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ:-

"میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔"

(اہلِ حدیث امرتسر ص۱۱، کالم ۱، ۲۶ر اپریل ۱۹۱۲ء)

ثناء اللہ کا مرزائیوں کو مسلمان سمجھنا اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا

مولوی ثناء اللہ نے مرزائی کے پیچھے نماز پڑھ کر عمل بھی کر دکھایا۔ جس کا تذکرہ غیر مقلد وہابی مولوی عبدالعزیز سیکرٹری مرکزی جمعیت اہلِ حدیث ہند لاہور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی تصنیف "فیصلہ مکہ" میں کیا ہے۔

"آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔" (فیصلہ مکہ ص۳۶)

بلکہ سیکرٹری صاحب نے ثناء اللہ امرتسری کو مرزائیوں کو مسلمان سمجھنا کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ چنانچہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

آپ نے مرزائیوں کو عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔

(فیصلہ مکہ ص۳۶)

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ مرزائیوں کو اسلامی فرقہ تصور کرتے تھے۔ جس کا اظہار ان کی اس تحریر سے ہوتا ہے۔

"اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو۔ مگر آخر کار نقطہ محمدیت پر جو درجہ ہے وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کا سب شریک ہیں۔ اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے۔ مگر اس نقطہ محمدیت کے لحاظ سے ان کو باہمی رحماء ہونا چاہئے۔

مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف[۱] میں ہوں۔ مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔

(اہلِ حدیث امرتسر ص۳۔ ۱۶ر اپریل ۱۹۱۵ء)

---

۱ بالکل جھوٹ ہے، بلکہ مرزائیوں کے سب سے زیادہ حامی اور معاون امرتسری ہی ہے، جو کہ ان کی تحریروں سے عیاں ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہٗ)

وہ قصے اور ہوں گے، جن کو سُن کر نیند آتی ہے۔
تڑپ جاؤ گے، کانپ اُٹھو گے سُن کر داستان اپنی

ثناء اللہ مرزائی ہے۔

وہابیہ کے مجتہد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس بڑے تو اپنے شاگرد رشید امرتسری کو مرزائی قرار دیا ہے۔ دیکھئے (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۵، ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء، اہلحدیث امرتسر ص۳، ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۷ء، اہلحدیث امرتسر ص۱۲، ۱۵/۱۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

امرتسری مرزائیوں سے بھی بُرا ہے

مولوی داؤد غزنوی کے چچا مولوی عبدالواحد غزنوی کا ایک واقعہ وہابیوں کی انجمن اہلحدیث لاہور کے امیر محمد عبداللہ صاحب کرتے ہیں کہ:

"حکیم غلام محمد صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ مولوی عبدالواحد صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ ایک مرزائی کی شادی کے موقعہ پر میری دعوت کرتا ہے۔ کیا میں اس کے گھر جا کر کھانا کھاؤں، میں نے (حکیم صاحب نے) جواب دیا۔ کیا حرج ہے۔ مسلمان ایک یہودی اور نصاریٰ کی دعوت میں کھانا کھا سکتا ہے۔ آپ مرزائی کے گھر جا کر کھانا کھا لیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے مرزائی کے گھر جا کر دعوت تناول فرمائی۔ حکیم صاحب کی خدمت میں میں نے عرض کیا کہ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی دعوت مولوی عبدالواحد صاحب نے قبول نہ کی تھی۔ اب معلوم ہوا کہ مرزائیوں کو مولوی ثناء اللہ سے اچھا سمجھتے ہیں۔

(اہلحدیث امرتسر ص۹، ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء)

ضبط کرتا ہوں، تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رُسوائی ہے

یاد رہے کہ مرزائیوں اور وہابیوں کی نماز بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

مولوی رفیع الدین مدظلہ رانجوری جو کہ مسلک اہلحدیث سے مرزائی ہوتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ کہ میں دہلی سے قادیان گیا۔ وہاں مغرب کی نماز پڑھی۔ ہاتھ سب کے سینہ پر بندھے ہوتے تھے۔ اور امام کے پیچھے الحمد بھی پڑھتے تھے۔ ض کو ضواد ہی پڑھا۔ ولا الضالین کہتے ہی مسجد گونج اٹھی۔ ہاں رفع یدین

بہت کم کرتے تھے۔ مگر مجھ کو رفع یدین سے کسی نے نہیں روکا۔
(اہلحدیث امرتسر ص۱۰ ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء)

غیر اہلحدیث کے پیچھے نماز دُرست نہیں

بریلوی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ گھر میں پڑھ لینا یا مسجد میں علیحدہ پڑھ لینا چاہیے۔
(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۱۹ یکم جون ۱۹۵۷ء، صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۷ ۱۵ ذوالقعدہ ۷۶ھ)

"بدعتی کی اقتدا میں نماز صحیح نہیں۔ تنہا گھر پر ہی نماز پڑھ لینا چاہیے انشاء اللہ آپ کو جماعت کا ثواب مل جائے گا"

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۱ یکم شعبان ۱۳۸۱ھ)

س:۔ ہمارے شہر میں کسی مسجد میں ۸ تراویح نہیں ہوتیں۔ اب کیا ہم ۸ تراویح پڑھ کر چلے جایا کریں یا ۲۰ ہی پوری کریں؟

ج:۔ غیر اہلحدیث کی اقتدار میں نماز صحیح نہیں۔ اس لیے سُنّتِ نبوی کے مطابق ۸ رکعات تراویح علیحدہ ہی پڑھیں۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۱۹ یکم شعبان ۱۳۸۱ھ)

س:۔ گیارہویں دینے والے اور کھانے والے کے پیچھے نماز درست نہیں؟

ج:۔ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے والے مشرک ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲۲ یکم جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ)

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی محفلِ میلاد شریف منانے والے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے والے۔ سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور شہیدِ کربلا۔ شہزادہ گلگوں قبا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ختم شریف اور نیاز دلانے والے۔ امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مگر مرزا قادیانی دجّال کو نبی ماننے والے مرزائی امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔ جیسا کہ وہابیہ کے امام اور مجدد مولوی ثناء اللہ

امرتسری نے لکھا ہے۔
"میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی" (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲۶ ۲ر اپریل ۱۹۱۵ء)

ابو الکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑاتڑ جوتیاں تم ان کو مارو

وہابیہ نجدیہ کے تعصب کی انتہا دیکھئے کہ اہلسنّت وجماعت بریلوی حضرات کو بدعتی قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے رہے ہیں۔ مگر اپنی خبر نہیں۔ وہابی اکابر بھی اپنے ہی مولوی کے فتوے کے مطابق بدعتی گردانے جاتے ہیں۔"

جلسہ کانفرنس کرنا بدعت ہے!

وہابیہ نجدیہ کے مقتدر مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری نے فتوے دیا ہے کہ: "جلسہ۔ کانفرنس کرنا بدعت ہے۔" (الفیصلۃ الحجازیہ ص۱۶)

وہابیو! آپ کے دونوں مولویوں کے فتوے کے مطابق آپ کے جتنے بھی اس دور میں اکابر ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ عبدالقادر روپڑی۔ معین الدین لکھوی۔ محمد صدیق لائل پوری۔ حکیم صادق سیالکوٹی۔ احسان الٰہی ظہیر۔ رفیق خاں پسروری۔ داؤد غزنوی کانگریسی۔ اسمٰعیل کانگریسی سلفی کانفرنس کرتے ہیں۔ لہٰذا بدعتی ہوتے۔ وغیرہم سب حضرات۔ اور بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ پس وہابیوں کو اپنی ان نمازوں کا اعادہ کرنا چاہیئے جو انہوں نے اپنے ان اکابر کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔

ناظرینِ کرام! وہابیہ کے نزدیک عورت، بچہ نابالغ۔ مرزائی وغیرہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے مگر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے جیسا کہ وہابیوں کے

امام عبداللہ روپڑی نے فتوے دیا ہے۔

مقلد کو امام نہیں بنانا چاہیئے

جو شخص تقلیدِ شخصی کو شرعی حکم سمجھتا ہے۔ اُس کو امام نہیں بنانا چاہیئے۔

(اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑی جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ)

وہابیہ نجدیہ کے امام عبدالستار دہلوی کا فتوے ہے۔

"بریلوی ہو یا دیوبندی یہ سب مقلد ہوتے ہیں۔ متبع سُنت نہیں ہوتے۔ ان کی امامت میں نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔ آیت کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔

(فتاوی ستاریہ صفحہ ۴۳ ج ۴)

امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام دارقطنی، امام ابن ماجہ، امام نسائی، اور امام ابوداؤد وغیرہم تمام آئمہ محدثین مقلد تھے۔ ان اکابر محدثین جنہوں نے ہزارہا احادیث حفظ اور جمع کیں، کو یہ سمجھ نہ آئی کہ تقلید بدعت ہے یا گمراہی بلکہ شرک ہے۔ مگر آج کل کے وہابیوں کو ہی اس حقیقت کا پتہ چلا ہے کہ تقلید بدعت گمراہی بلکہ شرک ہے۔

وہابیہ کے امام عبدالجبار غزنوی نے تو تقلید کو جائز قرار دیا ہے۔ مسئلہ بحکم آیہ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ جاہل را تقلید آئمہ اسلام و مجتہدان اُمت بلا تعین امام منفرد و مجتہد واحد واجب است۔

مسئلہ آیہ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے حکم سے جاہل کو آئمہ اسلام و مجتہدین اُمت کی بلا تعین کسی ایک امام اور مجتہد کی تقلید کرنا واجب ہے۔

(مجموعۃ الفتاوی صفحہ ۱۸۳)

صحیح اہلِ سُنت وجماعت کیساتھ نکاح حرام ہے

س:۔ نام کا مسلمان مشرکیہ افعال کرنے والے کا نکاح موحدہ عورت سے جائز ہے

یا ناجائز؟

ج:۔ حرام ہے۔ (فتاوی ستاریہ صفحہ ۱ ج ۱)

س:۔ بریلوی آدمی سے اہلحدیث عورت کا رشتہ جائز ہے؟

ج:۔ بریلوی یعنی بدعتی سے حرام ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی صفحہ ۲۱ یکم ربیع الاول ۱۳۷۴ھ)

س:۔ عنداللہ و عندالرسول نکاح کس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:۔ عورت موحدہ مسلمہ صوم و صلوٰۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی مولود پرست گیارہویں پرست تعزیہ پرست وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا۔ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ الآیۃ۔

(فتاویہ ستاریہ صفحہ ۶۷ ج ۱)

ناظرین کرام! وہابیوں کے امام عبدالستار دہلوی کے نزدیک محفلِ میلاد منعقد کرنے والے، گیارہویں شریف کے جائز قرار دینے والے یا رسول اللہ کہنے والے حضرات بریلوی ہیں۔ حالانکہ اعلیحضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے کوئی نئے دین اور نئے مذہب کی بنا نہیں ڈالی بلکہ اہلسنت وجماعت کے صحیح عقائد کی اکابر اہلسنت سے اشاعت فرمائی ہے۔ انہیں مسائل کو لیجئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی انہیں عقائد پر کاربند تھے۔

شاہ ولی اللہ خود میلاد شریف منعقد کرتے تھے جیسا کہ آپ نے خود اپنی کتاب "انفاس العارفین" اور "دُرالثمین" میں درج کیا ہے۔ نیز دیوبندیوں کے امام اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس کو اپنی کتاب "دعوات عبدیت" میں درج کیا ہے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی ربیع الاول میں کچھ کھانا پکا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو کچھ میسر نہ ہوا تو آپ نے پیسے دو پیسے کے چنے بھنوا کر تقسیم کر دیئے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن چنوں کو تناول فرما رہے ہیں۔

(دعوات عبدیت صفحہ ۹ حصہ چہارم وعظ سوم)

باقی رہا مسئلہ گیارہویں شریف اور بزرگوں کے نام کی فاتحہ تو اس کے جواز کے متعلق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی "ملفوظاتِ عزیزیہ" اور "فتاویٰ عزیزیہ" میں درج ہے۔

"حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح میں قصائد اور منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے۔ اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکرِ جہر کرتے اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی۔ تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔" (ملفوظاتِ عزیزی ص۶۲ فارسی)

حضرات امامین یعنی حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی نیاز کا کھانا جس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھنے سے وہ کھانا متبرک ہو جاتا ہے۔ اور اس نیاز کا کھانا بہت ہی بہتر ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص۷۱ ج ۱)

نبیٔ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو ندا اور لفظ یا سے پکارنے کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے قصیدہ اطیب النغم میں رسالت مآب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ کو ان الفاظ میں پکارا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ
يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبٍ

اسی طرح شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنی کتاب تفسیرِ عزیزی میں یہ رباعی لکھی ہے جس میں امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو اس طرح ندا کی ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(تفسیر عزیزی فارسی ص۲۲۷)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کوئی نیا مذہب (بریلوی) ایجاد نہیں کیا۔ بلکہ مکار لوگوں کی مکاریوں کو بھانپتے ہوئے اور اہلسنت

جماعت کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی سکیموں پر پانی پھیرتے ہوئے انہوں نے اہلِ سنت وجماعت کے صحیح عقائد کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ اور اپنے آپ کو اہلِ سنت وجماعت کہنے والوں پر عیاں کر دیا کہ تمہارے عقائد اہلِ سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف ہیں۔

وہابیوں نے چال چلی کہ بریلی کے شہنشاہ احمد رضا خاں نے تو ہمارا منصوبہ خاک میں ملا دیا ہے۔ اب یارسول اللہ کہنے والوں، محفلِ میلاد والوں، گیارہویں اور العیال کے مسئلہ کے جواز کے قائل لوگوں کو بریلوی کے نام سے پکارا جائے تاکہ عوام سمجھیں کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے۔

وہابیہ کی بے غیرتی کی انتہاء

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک عاشقِ رسول، محفلِ میلاد شریف کرنے والی نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانے والی سرکار غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ اور بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ کی ارواحِ مبارکہ کو ایصالِ ثواب کرنے والی مسلمان عورت سے نکاح جائز نہیں مگر مرزائن جو کہ مرزا قادیانی دجال کو نبی مانتے اور اس کو خدا کا بیٹا ماننے والی ہے سے نکاح درست ہے۔ جیسا کہ وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے فتویٰ دیا ہے

سوال اور جواب دونوں درجِ ذیل ہیں۔

س:۔ باپ بیٹی دونوں مرزائی ہیں۔ لیکن غیر مرزائی مرد سے نکاح پر دونوں رضامند ہیں۔ نکاح جائز ہے یا نہ جبکہ ناکح اور منکوحہ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ (شیخ قاسم علی از بہاولپور)

ج:۔ اگر عورت مرزائن ہے تو اور علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو۔ میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۳ کالم ۲،۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر سب پہ سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی

علمائے اہل حدیث کا متفقہ فیصلہ

دوہہ عظمت ضلع گوجرانوالہ میں مورخہ ۱۹ اکتوبر بروز پیر ۱۹۸۱ء، مولوی شمشاد سلفی آف ناننگ منڈی، حکیم محمد یونس گردیزی، حافظ محمد الیاس اثری گوجرانوالہ اور مولوی عبدالحمید صدر مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہے۔ تحریری طور پر تسلیم کیا ہے۔ تحریر کی فوٹو پیش خدمت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ذاتی نہیں ، بلکہ عطائی ہے ۔

العبد شمشاد سلفی

[illegible] جماعت اہل حدیث

شمشاد سلفی

حافظ محمد الیاس اثری [illegible]

محمد [illegible] خطیب جامع [illegible]

[illegible] گوجرانوالہ

عبدالحمید [illegible] مدرس جامعہ محمدیہ [illegible] گوجرانوالہ

حکیم محمد یونس گردیزی [illegible]

صدر [illegible] اہل حدیث

علامہ الحاج ابوحامد محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی کی محققانہ تصانیف

الانوار المحمدیہ ۲۶ روپے	سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ -/۳۳ روپے	اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ -/۳۳ روپے
گیارہویں شریف -/۳۳ روپے	ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت -/۱۸ روپے	وہابی مذہب -/۶۰ روپے
وہابیت کا پوسٹمارٹم -/۲۴ روپے	ختم غوثیہ کا جواز -/۱۰ روپے	مدلل تقریریں -/۴۰ روپے
تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟ -/۱۰ روپے	الوہابیت -/۳۳ روپے	البرق قادیان برامت دیوبند -/۳۶ روپے

خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں
-/۶ روپے

قہر وہابیت پر بم -/۲۰ روپے	عقائد وہابیہ -/۲۱ روپے	وہابی توحید -/۶ روپے	فرقہ وہابیہ -/۶ روپے
مخالفین پاکستان -/۶ روپے	وہابیت و مرزائیت -/۶ روپے	مرزا قادیانی کی حقیقت -/۳۶ روپے	

قادری کتب خانہ ✡ تحصیل بازار سیالکوٹ